Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ
40

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

14 محرم 1439 ہجری قمری   5 اخاء 1396 ہجری شمسی   5 اکتوبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 ستمبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اُس نے میری محبت بھر دی
بعض نے میرے لئے جان دے دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے
اور دُکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

(۷۱ واں نشان۔ باقی حصہ) سیّد حامد شاہ صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حافظ سلطان سیالکوٹی حضور کا سخت مخالف تھا یہ وہی شخص تھا جس نے ارادہ کیا تھا کہ سیالکوٹ میں آپ کی سواری گزرنے پر آپ پر راکھ ڈالے آخر وہ سخت طاعون سے اسی ۱۹۰۶ء میں ہلاک ہوا اور اُس کے گھر کے نو یا دس آدمی بھی طاعون سے ہلاک ہوئے۔ ایسا ہی شہر سیالکوٹ میں یہ بات سب کو معلوم ہے کہ حکیم محمد شفیع جو بیعت کر کے مرتد ہو گیا تھا جس نے مدرسۃ القرآن کی بنیاد ڈالی تھی آپ کا سخت مخالف تھا یہ بدقسمت اپنی اغراضِ نفسانی کی وجہ سے بیعت پر قائم نہ رہ سکا اور سیالکوٹ کے محلہ لوہاراں کے لوگ جو سخت مخالف تھے عداوت اور مخالفت میں اُن کا شریک ہو گیا۔ آخر وہ بھی طاعون کا شکار ہوا اور اُس کی بیوی اور اُس کی والدہ اور اُس کا بھائی سب یکے بعد دیگرے طاعون سے مرے اور اُس کے مدرسہ کو جو لوگ امداد دیتے تھے وہ بھی ہلاک ہو گئے۔

ایسا ہی مرزا سردار بیگ سیالکوٹی جو اپنی گندہ زبانی اور شوخی میں بہت بڑھ گیا تھا اور ہر وقت استہزا اور ٹھٹھا اس کا کام تھا اور ہر ایک بات طنز اور شوخی سے کرتا تھا وہ بھی سخت طاعون میں گرفتار ہو کر ہلاک ہوا اور ایک دن اُس نے شوخی سے جماعت احمدیہ کے ایک فرد کو کہا کہ کیوں طاعون طاعون کرتے ہو ہم تو تب جانیں کہ ہمیں طاعون ہو پس اس سے دو دن بعد طاعون سے مر گیا۔

۷۲: بہتّرواں نشان۔ بعض سخت مخالف جنہوں نے مباہلہ کے طور پر لعنت اللہ علی الکاذبین کہا تھا وہ خدا تعالیٰ کے عذاب میں مبتلا ہو کر مَرے جیسا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی پہلے اندھا ہوا اور پھر سانپ کے کاٹنے سے مر گیا۔ اور بعض دیوانہ ہو کر مر گئے جیسا کہ مولوی شاہ دین لدھیانوی اور مولوی عبد العزیز اور مولوی محمد اور مولوی عبد اللہ لودھانوی جو اوّل درجہ کے مخالف تھے تینوں فوت ہو گئے۔ ایسا ہی عبد الرحمن محی الدین لکھو کے والے اپنے اس الہام کے بعد کہ کاذب پر خدا کا عذاب نازل ہو گا فوت ہو گئے۔

۷۳: تہتّرواں نشان۔ ایسا ہی مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے طور پر مجھ سے مباہلہ کیا اور اپنی کتاب میں دعا کی کہ جو کاذب ہے خدا اُس کو ہلاک کرے پھر اس دعا سے چند دن بعد آپ ہی ہلاک ہو گیا۔ یہ کس قدر مخالف مولویوں کے لئے نشان تھا اگر وہ سمجھتے۔

۷۴: چوہتّرواں نشان۔ ایسا ہی مولوی محمد حسن بھیں والا میری پیشگوئی کے مطابق مرا جیسا کہ میں نے مفصل اپنی کتاب مواہب الرحمن میں لکھا ہے۔

۷۵: پچھتّرواں نشان۔ میں نے اپنی کتاب نور الحق کے صفحہ ۳۵ سے صفحہ ۳۸ تک یہ پیشگوئی لکھی ہے کہ خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ رمضان میں جو خسوف کسوف ہوا یہ آنے والے عذاب کا ایک مقدمہ ہے چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ملک میں ایسی طاعون پھیلی کہ اب تک تین لاکھ کے قریب لوگ مر گئے۔

۷۶: چھہتّرواں نشان۔ براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے اَلۡقَیۡتُ عَلَیۡکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیۡ وَلِتُصۡنَعَ عَلٰی عَیۡنِیۡ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا۔ اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اُس وقت کا الہام ہے کہ جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اُس نے میری محبت بھر دی بعض نے میرے لئے جان دے دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دُکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں۔☆ اور میں دیکھتا ہوں کہ اُن کے دل محبت سے پُر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دست بردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ تیار ہیں۔ جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا! درحقیقت ذرّہ ذرّہ پر تیرا تصرف ہے تو نے ان دلوں کو ایسے پُر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور اُن کو استقامت بخشی یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 238 تا 240)

☆ حاشیہ: مَیں اپنی تحریر میں اس جگہ تک پہنچا تھا اور یہ فقرہ لکھ چکا تھا کہ اُسی وقت ایک مخلص صادق کا خط آیا جو میرے سلسلہ میں داخل ہے اور چونکہ وہ خط اس فقرہ کے عین لکھنے کے وقت آیا اور اس کے مناسب حال تھا اس لئے ذیل میں اس کو لکھتا ہوں اور وہ یہ ہے۔

میری بڑی تمنا یہ ہے کہ قیامت میں حضور والا کے زیر سایہ جماعت بابرکت میں شامل ہوں جیسا کہ اب ہوں۔ آمین۔ حضور عالی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ خاکسار کو اس قدر محبت ذات والا صفات کی ہے کہ میرا تمام مال و جان آپ پر قربان ہے اور میں ہزار جان سے آپ پر قربان ہوں۔ میرے بھائی اور والدین آپ پر نثار ہوں۔ خدا میرا خاتمہ آپ کی محبت اور اطاعت میں کرے۔ آمین۔ می پریدم سوئے کوئے تو مدام۔ من اگر میداشتم بال و پرے۔ خاکسار سید ناصر شاہ اوورسیئر از مقام بارہ مولا کشمیر ۱۵/اگست ۱۹۰۶ء۔ درحقیقت یہ نوجوان مخلص نہایت درجہ اخلاص رکھتا ہے اور قریب دو ہزار روپیہ کے یا زیادہ اس سے اپنی محبت کے جوش سے دے چکا ہے اس خط کے ساتھ بھی صـ۵۰/ (50 روپئے 1 پیسہ۔ ناقل) پہنچے۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مَیں افریقہ کے لوگوں کو کہتا ہوں کہ اگر آپ ایک خدا کو پہچان جائیں، اس کی عبادات کے تقاضے پورے کریں انسانی اقدار کا احترام کریں، دوسروں کے حقوق کو انصاف کے ساتھ پورا کریں، دنیا کے بیشتر ممالک کے برعکس اللہ تعالیٰ کی یاد کو نظر انداز نہیں کریں تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ افریقہ ایک سچے عالمی راہنما کے طور پر اُبھرے گا

مَیں احباب جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ اور دوسرے اہم مواقع پر تقاریر کو سنیں یہ آپ کے تعلق کو خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ جوڑے رکھنے میں معاون ہوگا

آپ کو اپنے بچوں کو بھی برکات خلافت کے بارہ میں سکھانے کی ضرورت ہے ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ خلیفہ وقت کے ساتھ رابطہ مضبوط کریں

جماعت احمدیہ سیرالیون کے 55ویں جلسہ سالانہ منعقدہ فروری 2017 کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کا جلسہ سالانہ 3 تا 5 فروری 2017ء احمدیہ مسلم سینئر سیکنڈری سکول Bo ٹاؤن کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوکر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ جلسہ کی حاضری تقریباً بیس ہزار تھی۔ مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔ صدر مملکت سیرالیون، نائب صدر مملکت، سابقہ نائب صدر مملکت، وزراء مملکت، ڈپٹی سپیکر پارلیمنٹ، نائب صدر پارلیمنٹ گنی کناکری اور ممبران پارلیمنٹ جلسہ میں شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں 45 پیراماؤنٹ چیفس اور نمائندگان، چیفڈم سپیکرز اور سیکشن چیفس، متعدد قبائلی سردار، اعلیٰ حکومتی عہدیداران وغیر از جماعت ائمہ کرام نے بھی شرکت کی اور جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی۔ اس موقع پر Bo شہر میں جہاں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے ایک نئے احمدیہ ریڈیو اسٹیشن کا بھی باقاعدہ افتتاح ہوا۔ اس ریڈیو اسٹیشن نے بھی جلسہ کی کارروائی براہ راست نشر کی۔ جلسہ کی وسیع پیمانے پر الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا نے تشہیر کی۔ شاملین جلسہ کیلئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت اپنا خصوصی پیغام انگریزی میں ارسال فرمایا جو الفضل انٹرنیشنل 25 اگست 2017 کے شکریہ کے ساتھ قارئین اخبار بدر کیلئے پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سیرالیون کے ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنا 55واں جلسہ سالانہ 3، 4، 5 فروری کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے اور تمام شاملین جلسہ کو اعلیٰ روحانی فوائد و برکات مرحمت فرمائے۔

دنیا کی موجودہ حالت اس بات کی متقاضی ہے کہ انسان، خدا جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے، کی طرف توجہ کرے۔ اور انسان بحیثیت مجموعی ایک دوسرے کے ساتھ احترام، امن، بھائی چارے اور برداشت کا برتاؤ کرے اور ہر ایک کے حقوق کی ادائیگی کے لیے کوشاں ہو۔ یہ عظیم مقصد صرف خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہ کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہی خلافت اس دَور میں حضرت مسیح موعودؑ کا مشن جاری رکھنے کے لیے جاری کی گئی ہے جو کہ انسان کی اس دَور میں راہنمائی کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کے دو بنیادی مقاصد بیان فرمائے ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث فرمایا۔ پہلا یہ کہ انہیں انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق کو قائم کرنے کیلئے بھیجا گیا۔ یہ انکا مقصد تھا کہ انسان کو احساس دلائیں کہ اس کا خالق ایک خدا ہے جو تمام جہانوں کا رب اور تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تمام زندگی لوگوں کو اس بات کا احساس دلانے میں گزاری کہ انہیں تمام طاقتوں کے مالک رب کے سامنے جھکنا چاہیے اور اسی کی اطاعت کرنی چاہیے۔ وہ دنیا کے رہنے والوں کو مطلع کرنے آئے کہ انکو یہ احساس ہونا چاہیے کہ کائنات کی تمام تر قوتیں اللہ عزّوجل کی قوت اور طاقت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہیں۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ لوگ ایک دوسرے کے حقوق کے بارہ میں آگاہی حاصل کریں اور یہ وہ مقصد تھا جس پر انہوں نے اپنی ساری زندگی زور دیا۔ درحقیقت حضرت مسیح موعودؑ نے احسن رنگ میں ہمیں یہ سکھایا کہ اگر ایک انسان اپنے ساتھی انسان کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھتا ہے تو یہ قدرتی طور پر انسانی اقدار کے استحکام پر منتج ہوتا ہے۔ اگر انسانی اقدار مستحکم ہو جائیں تو انسان اپنے ساتھی انسان پر ظلم کرنا بند کر دے گا۔ لہٰذا حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات سچے امن کی بنیاد رکھتی ہیں اور موجودہ بحران جو دنیا کو درپیش ہے اس کے حل کے لیے ضروری ہیں۔

اس لیے مَیں افریقہ کے لوگوں کو کہتا ہوں کہ اگر آپ ایک خدا کو پہچان جائیں، اس کی عبادات کے تقاضے پورے کریں، انسانی اقدار کا احترام کریں، دوسروں کے حقوق کو انصاف کے ساتھ پورا کریں، دنیا کے بیشتر ممالک کے برعکس اللہ تعالیٰ کی یاد کو نظر انداز نہیں کریں تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ افریقہ ایک سچے عالمی راہنما کے طور پر اُبھرے گا۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ امنِ عالَم خلافت احمدیہ سے وابستہ ہے اس لیے مَیں احباب جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ اور دوسرے اہم مواقع پر تقاریر کو سنیں۔ یہ آپ کے تعلق کو خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ جوڑے رکھنے میں معاون ہوگا۔ آپ کو اپنے بچوں کو بھی برکات خلافت کے بارہ میں سکھانے کی ضرورت ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ خلیفہ وقت کے ساتھ رابطہ مضبوط کریں۔ آج اسلام کی بحالی اور عالمی قیام امن کا کام صرف نظام خلافت سے جڑ کر ہی انجام دیا جا سکتا ہے۔ اس لیے آپ کو اس عظیم ادارے کے تحفظ اور استحکام کے لیے مسلسل کوشش اور دعا کرنی چاہیے کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت احمدیہ کی بابرکت راہنمائی اور پناہ میں رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے اور آپ سب کو تقویٰ اور روحانیت میں ترقی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیوں میں حقیقی انقلاب لانے کی توفیق دے کہ آپ نیکی، تقویٰ، اچھے برتاؤ، ملک و قوم اور تمام انسانیت کی خدمت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو برکات سے نوازے۔ آمین۔ ☆

خطبہ جمعہ

آجکل مغربی پریس اور میڈیا یہ سوال کرتا ہے کہ تم اسلام کی امن پسند تعلیم کی باتیں کرتے ہو لیکن مسلمانوں کی اکثریت یہ باتیں نہیں کرتی اور نہ ہی وہ تمہیں مسلمان سمجھتی ہے احمدیوں کی تعداد بھی دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑی ہے۔ جب یہ صورتحال ہے تو پھر احمدی کس طرح اسلام کی حقیقی تعلیم پر چلنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر تم کہتے ہو کہ یہی اسلام ہے تو باقی مسلمانوں کو تم کس طرح اس تعلیم پر چلنے کے لئے قائل کروگے

ہمارا جواب ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ ہم اسلام کی جس تعلیم کی بات کرتے ہیں اسے قرآن کریم سے، حدیث سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت سے ثابت کرتے ہیں ہماری کوئی ہوائی باتیں نہیں ہیں کہ غیروں کو متاثر کرنے کے لئے، ان کے اعتراضات دور کرنے کے لئے ہم کہتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم ہرگز شدت پسندی کی تعلیم نہیں ہے یا کوئی آجکل کے حالات دیکھ کر ہم نے اپنا یہ مؤقف اختیار نہیں کیا ہوا۔ ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم ہمیشہ سے ہی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی تعلیم ہے

جہاں تک یہ سوال ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو اس تعلیم کے مطابق ہم کس طرح قائل کریں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں کی ایسی بگڑی ہوئی حالت کے زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود نے آنا تھا اور مسلمانوں کی بھی اصلاح کرنی تھی اور دوسری دنیا کو بھی اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانا تھا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی اور جب یہ حالات تھے تو ایسے وقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور اس نے آکر ہمیں اسلام اور قرآن کی حقیقی تعلیم کا اِدراک دیا اور اسلام کے ہر حکم کی حکمت بیان کی اور ہم احمدی مسلمان جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اس کے مطابق اسلام کی تعلیم کو مسلمانوں کو بھی اور غیر مسلموں کو بھی بتا رہے ہیں۔ ہمارا کام تبلیغ کا کام ہے۔ مشنری کام ہے سو یہ ہم کر رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے

تم یہ کہتے ہو کہ دوسرے مسلمانوں کو کس طرح اس تعلیم پر چلاؤ گے تو جماعت احمدیہ جو اَب کروڑوں میں پھیل چکی ہے اس میں اکثریت مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے ہی آکر شامل ہوئی ہے جو پیغام سمجھتے ہیں اور جوں جوں لوگوں پر حقیقی تعلیم واضح ہوتی چلی جاتی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا پتا چلتا چلا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی پیشگوئیوں کو سمجھنے لگتے ہیں۔ مسلمانوں میں سے بھی یہ لوگ اکثریت میں ہم میں شامل ہو رہے ہیں اور دوسرے مذاہب میں سے بھی لوگ ہم میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں اور انشاء اللہ یہی اقلیت ایک دن اکثریت میں بدل جائے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس کے نمونے ہم ہر روز دیکھتے ہیں

ہر سال لاکھوں کی تعداد میں جو لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں ان میں سے اکثریت مسلمانوں میں سے ہی ہے اس بات کے باوجود کہ ہمارے پاس وسائل کم ہیں، مبلغین کی تعداد بہت تھوڑی ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ غیر معمولی نتائج پیدا فرما رہا ہے بلکہ بہت سے تو ایسے ہیں جو جماعت میں شامل ہوتے ہیں کہ جن کی خود اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ چنانچہ خوابوں کے ذریعہ سے بہت سوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کا تعارف ہوا اور آپ کی صداقت ان پر واضح ہوئی بعض کو پہلے تعارف ہوتا ہے اور پھر وہ استخارے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے جماعت میں شمولیت اختیار کر لیتے ہیں بعض تبلیغ سنتے ہیں جس میں اب مبلغین، معلمین یا داعیان کے علاوہ ہمارے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے چینل بھی شامل ہو گئے ہیں، تو یہ پیغام سن کر ان کے دل اللہ تعالیٰ کھولتا ہے بعض ایسے ہیں جو جماعت کے مخالفین کی مخالفت اور ان کے انجام کو دیکھ کر احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ بعض کو اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے

خوابوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی کے مختلف واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

بعض دفعہ بعض نشان لوگوں کیلئے ہدایت کا اور بیعت کا ذریعہ بن جاتے ہیں بعض دفعہ خود مخالفین بھی سعید فطرت لوگوں کیلئے تحقیق حق کے راستے کھول دیتے ہیں

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے روح پرور واقعات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم کی طرف لا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی حقیقی اسلام دنیا پر غالب آئے گا اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق بھی دے کہ وہ اس برکت سے حصہ لینے کے لئے مستقل دعوت الی اللہ کرنے والا ہو اور اس طرف توجہ دے

مکرمہ خورشید رقیہ صاحبہ (اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب گھنو کے مرحوم درویش قادیان) اور مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نیوجرسی امریکہ کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15 ستمبر 2017ء بمطابق 15 تبوک 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آجکل مغربی پریس اور میڈیا یہ سوال کرتا ہے کہ تم اسلام کی امن پسند تعلیم کی باتیں کرتے ہو لیکن مسلمانوں کی اکثریت یہ باتیں نہیں کرتی اور نہ ہی وہ تمہیں مسلمان سمجھتی ہے۔ اکثریت مسلمان نہیں سمجھتی اور احمدیوں کی تعداد بھی دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑی ہے۔ جب یہ صورتحال ہے تو پھر احمدی کس طرح اسلام کی حقیقی تعلیم پر چلنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ جرمنی میں بھی گزشتہ دورہ میں یہی سوال مجھ سے کیا گیا۔ اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر تم کہتے ہو کہ یہی اسلام ہے تو باقی مسلمانوں کو تم کس طرح اس تعلیم پر چلنے کے لئے قائل کروگے۔

ہمارا جواب ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ ہم اسلام کی جس تعلیم کی بات کرتے ہیں اسے قرآن کریم سے، حدیث سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت سے ثابت کرتے ہیں۔ ہماری کوئی ہوائی باتیں نہیں ہیں کہ غیروں کو متاثر کرنے کے لئے، ان کے اعتراضات دور کرنے کے لئے ہم کہتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم ہرگز شدت پسندی کی تعلیم نہیں ہے یا کوئی آجکل کے حالات دیکھ کر ہم نے اپنا یہ مؤقف اختیار نہیں کیا ہوا۔ ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم ہمیشہ سے ہی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی تعلیم ہے۔

جہاں تک یہ سوال ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو اس تعلیم کے مطابق ہم کس طرح قائل کریں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں کی ایسی بگڑی ہوئی حالت کے زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود نے آنا تھا اور مسلمانوں کی بھی اصلاح کرنی تھی اور دوسری دنیا کو بھی اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانا تھا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی اور جب یہ حالات تھے تو ایسے وقت میں مسیح موعود

اور مہدی معہود کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور اس نے آ کر ہمیں اسلام اور قرآن کی حقیقی تعلیم کا اِدراک دیا اور اسلام کے ہر حکم کی حکمت بیان کی اور ہم احمدی مسلمان جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اس کے مطابق اسلام کی تعلیم کو مسلمانوں کو بھی اور غیر مسلموں کو بھی بتا رہے ہیں۔ ہمارا کام تبلیغ کا کام ہے۔ مشنری کام ہے سو یہ ہم کر رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔ الٰہی جماعتیں اور انبیاء کی جماعتیں دنوں میں ترقی نہیں کر جایا کرتیں یا پھیل جایا کرتیں بلکہ آہستہ آہستہ پھیلتی اور بڑھتی ہیں۔

ہم انہیں یہی کہتے ہیں کہ تم یہ کہتے ہو کہ دوسرے مسلمانوں کو کس طرح اس تعلیم پر چلاؤ گے تو جماعت احمدیہ جو اَب کروڑوں میں پھیل چکی ہے اس میں اکثریت مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے ہی آ کر شامل ہوئی ہے جو پیغام سمجھتے ہیں اور جوں جوں لوگوں پر حقیقی تعلیم واضح ہوتی چلی جاتی ہے حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کا پتا چلتا چلا جاتا ہے آنحضرت ﷺ کے ارشادات اور آپ کی پیشگوئیوں کو سمجھنے لگتے ہیں مسلمانوں میں سے بھی یہ لوگ اکثریت میں ہم میں شامل ہو رہے ہیں اور دوسرے مذاہب میں سے بھی لوگ ہم میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں اور انشاء اللہ یہی اقلیت ایک دن اکثریت میں بدل جائے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس کے نمونے ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔

ہر سال لاکھوں کی تعداد میں جو لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں ان میں سے اکثریت مسلمانوں میں سے ہی ہے۔ اس بات کے باوجود کہ ہمارے پاس وسائل کم ہیں، مبلغین کی تعداد بہت تھوڑی ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ غیر معمولی نتائج پیدا فرما رہا ہے۔ بلکہ بہت سے تو ایسے ہیں جو جماعت میں شامل ہوتے ہیں کہ جن کی خود اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ چنانچہ خوابوں کے ذریعہ سے بہت سوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کا تعارف ہوا اور آپ کی صداقت ان پر واضح ہوئی اور پھر ایک عرصے کے بعد کسی وجہ سے ان کو اپنی خوابیں یاد آتی ہیں۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ بچپن میں خوابیں دیکھیں یا بہت جوانی میں دیکھیں یا بہت عرصہ پہلے دیکھیں اور پھر کچھ عرصہ کے بعد انہیں کسی نہ کسی وجہ سے وہ خواب یاد آ جاتی ہے تو پھر وہ بیعت بھی کر لیتے ہیں۔ بعض کو پہلے تعارف ہوتا ہے اور پھر وہ استخارے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے جماعت میں شمولیت اختیار کر لیتے ہیں۔ بعض تبلیغ سنتے ہیں جس میں اب مبلغین، معلمین یا داعیان کے علاوہ ہمارے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے چینل بھی شامل ہو گئے ہیں، تو یہ پیغام سن کر ان کے دل اللہ تعالیٰ کھولتا ہے۔ بعض ایسے ہیں جو جماعت کے مخالفین کی مخالفت اور ان کے انجام کو دیکھ کر احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ بعض کو اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی فرمایا کہ میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا۔ پھر 1883ء میں جب آپ کی جماعت کا کوئی باقاعدہ قیام بھی نہیں تھا بلکہ آپ نے دعویٰ بھی نہیں کیا تھا بہت کم لوگ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بہت کم لوگ آپ سے واقف تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ کہ خدا نے لکھ دیا ہے کہ غلبہ میرا اور میرے رسول کا ہے۔ اس وقت تو آپ کا مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کوئی نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ کہ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ آپ کی جماعت کے بڑھنے اور جماعتی ترقی کے اور بھی بہت سارے الہامات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ترقی دوں گا۔ تیرے محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا۔ پس آج اس اکیلے شخص کی جماعت جس سے اللہ تعالیٰ نے ترقی کا وعدہ کیا تھا، تمام دنیا میں پھیل چکی ہے اور ہر روز بڑھ رہی ہے۔ ہر روز نئے نئے لوگ شامل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کس طرح راستے کھولتا ہے۔ کس طرح یہ شامل ہونے والوں کی رہنمائی کرتا ہے ان کے چند واقعات اس وقت میں پیش کروں گا۔

خوابوں کے ذریعہ سے احمدی ہونے والوں کے بعض واقعات ہیں۔

قازان سے ہمارے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک دوست سنت سفیلوئیف کے ساتھ تبلیغی رابطہ قائم ہوا۔ ان کے ساتھ سوال و جواب ہوتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے بیعت کر لی۔ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے وہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خواب میں دکھایا کہ شام کے علاقے میں ہوں اور دو گروہ آپس میں لڑ رہے ہیں۔ ان کی لڑائی کے وقت ایک تیسرا گروہ آتا ہے اور ان دونوں کو سمجھاتا ہے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کر کے ظلم کر رہے ہو یہ لڑائی ختم کرو اور آپس میں صلح کرو۔ تو وہ اس تیسرے گروہ کے کہنے پر اپنے ہتھیار پھینک دیتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو گلے لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس پر یہ روسی دوست کہتے ہیں کہ میں کسی سے پوچھتا ہوں کہ یہ تیسری جماعت کون ہے جس نے ان دونوں گروپوں کی صلح کروائی ہے تو مجھے بتایا جاتا ہے کہ یہ جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔ اسی طرح ایک دوسری خواب میں یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھایا کہ بارش کا موسم بنا ہوا ہے اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے اور مجھے آواز آئی کہ احمدیت ہی صحیح عقیدہ ہے۔ کہتے ہیں ان خوابوں کے بعد مَیں نے بیعت کر لی۔

فرانس سے ایک خاتون مالکہ صاحبہ ہیں۔ وہ اپنی قبولیت احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ میرے سارے خاندان میں احمدیت کا پیغام پہنچ چکا تھا اور اس حوالے سے اکثر ہمارے گھر میں بات بھی ہوتی رہتی تھی کہ فلاں شخص کی اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ رہنمائی کی اور وہ جماعت میں شامل ہو گیا۔ میں یہ باتیں سنتی رہتی تھی لیکن خود میں نے کبھی کوئی بات نہیں کی۔ کہتی ہیں کہ ایک دن میں نے خدا کے حضور دعا کی کہ تُو مجھے بھی بتا کہ احمدیت سیدھا راستہ ہے یا غلط۔ کہتی ہیں کہ اگلی تین راتوں میں خدا تعالیٰ نے مجھے یکے بعد دیگرے تین خوابیں دکھائیں۔ پہلی خواب میں مَیں نے دیکھا کہ جیسے قیامت آ گئی ہے اور ہر طرف افراتفری ہے۔ لیکن میرے بہن بھائی جو احمدی ہو چکے ہیں وہ بالکل افراتفری میں نہیں بلکہ نہایت خوش ہیں جبکہ میں چیخ و پکار کر رہی ہوں کہ حالات بہت خطرناک ہیں لیکن وہ بالکل پریشان نہیں بلکہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے جماعت احمدیہ کے اجلاس میں جانا ہے۔ میں خواب میں خوف کی حالت میں ہی ان کے ساتھ چمٹ جاتی ہوں۔ پھر ایک خواب میں دیکھا کہ میری بہن جو احمدی ہو چکی ہے وہ مجھ سے کہہ رہی ہے کہ نماز پڑھو۔ یہی ایک راہ ہے۔ اسی طرح تیسری رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہوں اور میں نے محسوس کیا جیسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر کچھ لکھا ہے۔ چنانچہ ان خوابوں کے بعد کہتی ہیں میرے دل میں شرح صدر پیدا ہوا کہ یہ جماعت کی سچائی کے بارے میں ہی خوابیں ہیں اور میں نے بیعت کر لی اور اب پورا خاندان احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔

عبدالعزیز تراوڑے صاحب جو آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں شیپو (Chiepo) میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک معمّر شخص وامارا تراوڑے (Wamara Traore) صاحب نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ ان کے گاؤں میں عرب لوگ آئے ہیں۔ خواب میں ہی ان کے آنے پر بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ یہ لوگ اصلی عرب نہیں ہیں۔ ان سے دور رہیں۔ یہ کہتے ہیں اسی دوران مجھے خواب میں آواز آئی کہ اگر تم خدا تعالیٰ کو پانا چاہتے ہو تو انہی لوگوں کے ذریعہ خدا کو پاؤ گے۔ کہتے ہیں کہ اس کے چند دن بعد احمدیوں کے مبلغ ہمارے گاؤں آئے تو بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ ان کو پتا تھا کہ احمدی مبلغ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں اور ان لوگوں سے دُور رہا جائے۔ یہی ہمارے مولویوں کا فتویٰ ہے۔ موصوف نے جب یہ دیکھا تو انہیں اپنی خواب یاد آ گئی۔ اس کے چند روز بعد ہی انہوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ میں بھی یہ شامل ہوئے اور بڑے جوش اور ولولے سے شامل ہوئے۔

کانگو برازاویل سے بشیر ساکلہ (Basheer Ntsakala) صاحب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مجھے پہلی دفعہ 2014ء کے وہاں کے مقامی جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع ملا۔ جہاں معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں اور اب وہ آسمان سے زندہ نہیں اتریں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ مسلمان فرقوں میں بٹ جائیں گے اور اسلام صرف نام کا باقی رہ جائے گا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئیں گے اور صرف ان کی جماعت ہدایت پر ہو گی۔ کہتے ہیں کہ پھر میں نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر اور کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا جس سے مجھے احمدیت کی سچائی کو سمجھنے کا موقع ملا۔ اسی دوران ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے سفید اور گلابی رنگ کا خوشنما لباس دیا ہے۔ اور پھر ماہ رمضان میں ایک روز خواب دیکھا کہ میں بہت اعلیٰ بس میں سفر کر رہا ہوں۔ اس خواب کے بعد میری تسلی ہو گئی کہ بس چونکہ سفر کا ذریعہ ہے اس لئے میں جس راستے پر جا رہا ہوں وہ بہت اعلیٰ ہے۔ پس اس خواب کے بعد میں نے احمدیت قبول کر لی۔

قرغزستان جماعت کے نومبائع اِشلن رامیل (Ishalin Rameel) صاحب اپنا قبول احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں ایک مسلمان خاندان میں پیدا ہوا۔ اس لئے اسلام میرے لئے اجنبی مذہب نہیں تھا۔ لیکن میں نے مذہب کی غرض و غایت کے بارے میں کبھی نہیں سوچا تھا۔ جہاں میں کام کرتا ہوں وہاں قرغزستان جماعت کے صدر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ مذہب کے حوالے سے جب گفتگو کی تو ان کی باتوں سے آہستہ آہستہ اسلام کی حقیقت مجھ پر کھلنی شروع ہو گئی اور مجھے اس بات کا علم ہوا کہ موجودہ دور کے مسلمان حقیقی اسلام پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ ان سے بات کر کے مجھے میرے سوالات کے جوابات ملنے شروع ہو گئے جو کہ قرآن کریم کے حوالہ جات، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، احادیث کی مستند کتابیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور میرے جو مختلف خطبات تھے ان کی روشنی میں تھے۔ کہتے ہیں میں نے دیکھنا شروع کیا۔ اس طرح میں نے پہلی دفعہ قرآن کریم پڑھنا شروع کیا۔ پھر کہتے ہیں ایک دن مَیں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے والد صاحب کے دوست نے مجھے ایک طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس جگہ پر ایک نشان ہے لیکن اس نشان کے بارے میں کسی کو مت بتانا کیونکہ دہشتگرد آ کر اس نشان کو تباہ کر دیں گے۔ چنانچہ میں نے جا کر اس نشان کو دیکھا۔ وہ ایک بہت بڑا باغ ہے۔ اس باغ میں تتلیوں کی طرح کی مخلوق اڑ رہی تھی۔ چنانچہ میں سوچنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کے اس نشان کو ہم کیسے چھپا سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اسی دوران مَیں خواب میں پرندے کی طرح اڑنے لگ جاتا ہوں۔ اور میں اڑ کر اپنے والد صاحب کے دوستوں کے گھر گیا وہ چائے پی رہے ہوتے ہیں لیکن مجھے دیکھ کر محض ایک پرندہ تصور کرتے ہیں۔ لیکن مَیں انہیں تین دفعہ اللہ اکبر کہتا ہوں تو وہ گھبرا جاتے ہیں کہ یہ پرندہ کیسے بول سکتا ہے۔ کہتے ہیں چنانچہ میں آسمان کی طرف اڑ جاتا ہوں۔ پھر آسمان کی طرف اڑتے وقت میں پرندے سے ایک فرشتے میں تبدیل ہو جاتا ہوں۔ پھر میں زمین کی طرف دیکھتا ہوں کہ سب لوگ مر چکے ہیں اور کوئی بھی زندہ نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد خواب میں ہی مَیں اپنے گھر کی طرف اڑ کر آتا ہوں اور گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے میں بیدار ہو جاتا ہوں۔ اس خواب کے بعد کہتے ہیں کہ میں نے فیصلہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ روحانی طاقت دی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد پھر میں نے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

حمدی محمد عبدالہادی صاحب مصر کے ہیں۔ کہتے ہیں کہ احمدیت کے بارے میں جاننے سے کافی عرصہ پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ویران اور سنسان راستے پر ایک گمنام منزل کی طرف چل رہا ہوں۔ ایسے میں ایک

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

صالح شخص آتا ہے اور مجھے اس راستے سے ہٹا کر ایک نئے راستے پر ڈال دیتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ میں کوئی مزاحمت کئے بغیر بخوشی اس راستے پر چلنا شروع کر دیتا ہوں جس پر وہ صالح شخص مجھے لا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ہمدردانہ رویّے سے مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے اس نے مجھے بد انجام سے بچا کر حسن عاقبت اور خیر کثیر کی راہ پر ڈال دیا ہے۔ اس راستے پر چلتے چلتے کچھ دیر کے بعد ایک بلند جگہ پر پہنچ کر اپنے پرانے راستے کی طرف دیکھتا ہوں تو وہاں پر ایک جابر شخص کو بعض لوگوں سے جبری مشقت کرواتے ہوئے پاتا ہوں تو میں سوچتا ہوں کہ اگر صالح شخص مجھے اس راستے سے نہ ہٹاتا تو آج میں بھی دیگر کئی لوگوں کی طرح اسی ظلم کا شکار ہو جاتا۔ خواب میں ہی مجھے خیال آتا ہے کہ شاید یہ صالح انسان خدا کا نبی موسیٰ علیہ السلام ہے۔ کہتے ہیں کافی عرصہ کے بعد جب میرا جماعت سے تعارف ہوا تو سمجھ میں آیا کہ جس راستے پر میں گامزن تھا وہ تباہی اور بربادی کی طرف جاتا تھا اور جس صالح انسان نے مجھے اس راستے سے اٹھا کر نئے راستے پر ڈال دیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے جبکہ نیا راستہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام تھا۔

یہ چند نمونے مَیں نے پیش کئے۔ کوئی روس کی سابقہ ریاستوں قازان، قرغزستان سے ہے تو کوئی یورپ کے ملک کا ہے۔ کوئی مغربی افریقہ میں سے ہے تو کوئی سینٹرل افریقہ میں سے ہے اور کوئی عرب ملک کا ہے۔ مختلف قوموں کے مختلف زبانیں بولنے والے لوگ لیکن ایک ہی طرح کی رہنمائی ان سب کی ہو رہی ہے۔ یہ رہنمائی کون کر رہا ہے؟ یقیناً خدا تعالیٰ ان کی (راہنمائی) فرما رہا ہے جس نے آپ کو فرمایا تھا کہ مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا۔

پھر مراکش سے ایک احمدی علی اشکور صاحب اپنی بیعت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ احمدیت کے تعارف کے ابتدائی ایام میں جب میں ''لقاء مع العرب'' باقاعدگی سے دیکھا کرتا تھا تو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ایک پہاڑی کی چوٹی کی جانب جانے والے ایک راستے پر چل رہے ہیں۔ آپ نے سفید رنگ کا پاکستانی لباس زیب تن کیا ہے۔ کہتے ہیں مَیں حضور کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے پہاڑی کی چوٹی کے قریب پہنچ جاتا ہوں۔ اس جگہ سے ہمیں پہاڑی کی چوٹی کے پیچھے سے ایک تیز روشنی نظر آتی ہے جو اُفق پر پھیل جاتی ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ طلوعِ فجر کی سفیدی ہے۔ کہتے ہیں مجھے کسی قدر خوف محسوس ہوتا ہے اور میرے قدم سست ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس بات کو، (میرے خوف کو) محسوس کرتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں تو آپ کا پُرنور چہرہ دیکھ کر عجیب کیفیت سے دوچار ہو جاتا ہوں اور کہتا ہوں نامعلوم اس پہاڑ کے دوسری جانب کیا ہے جس سے اس قسم کی روشنی نکل رہی ہے۔ تو آپ مسکرا کر فرماتے ہیں میرے پیچھے پیچھے چلتے رہو اور ڈرو نہیں۔ کہتے ہیں الحمد للہ کہ باوجود خوف اور خطرات کے مَیں اس رؤیا کے مطابق لقاء مع العرب دیکھتے ہوئے حضور کے پیچھے پیچھے ہی چلتا رہا یہاں تک کہ قبول احمدیت کی منزل آ گئی۔ کہتے ہیں کہ یوں تو مَیں نے احمدیت کے بارے میں جاننے کے بعد ہی بیعت کا فیصلہ کر لیا تھا اور ایم ٹی اے کے ذریعہ ایک عالمی بیعت میں شامل ہو کر بیعت کے الفاظ بھی دہرا لئے تھے لیکن دل مطمئن نہیں تھا کیونکہ بیعت کے الفاظ انگریزی میں تھے جن کی مجھے کوئی سمجھ نہ آئی تھی۔ مجھے اس طرح بیعت کرنے سے تسلی نہ تھی۔ تاہم میرے نزدیک اصل بیعت مسیح موعودؑ کی صداقت پر ایمان اور شرائط بیعت پر عمل پیرا ہونے کی کوشش ہے اور میں اسی پر کاربند تھا۔ پھر جب جماعت سے رابطے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے میری بیوی کو بھی قبول حق کی توفیق عطا فرمائی اور پھر ہم دونوں نے 2010ء کے شروع میں باقاعدہ طور پر بیعت فارم ارسال کر کے بیعت کر لی۔

پھر الجزائر کے ایک دوست ڈاکٹر حجاز کریم صاحب ہیں وہ اپنی بیعت کا واقعہ لکھتے ہیں۔ یہ وہاں جماعت کے عاملہ کے ممبر بھی ہیں۔ جنرل سیکرٹری بھی ہیں اور گذشتہ دنوں حالات کی وجہ سے اسیر راہ مولیٰ بھی رہ چکے ہیں۔ اب بھی ان کے سخت حالات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو بھی دُور فرمائے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں مسخ شدہ اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کی غلط تفاسیر سے بالکل مایوس ہو چکا تھا۔ علماء کی تشریحات سن کر سوچتا تھا کہ کیا یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے یہاں تک کہ اردن کے ایک احمدی دوست کے ذریعہ احمدیت اور بانیٔ سلسلہ کی تحریرات سے آگاہی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کی تفسیر پڑھنے سے قبل نوافل پڑھ کر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ راہ راست کی طرف رہنمائی فرما دے۔ جیسے جیسے پڑھتا گیا سینہ کھلتا گیا اور اس کلام کی ہیبت سے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی اور یقین ہو گیا یہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ یہ الٰہی وحی ہے۔ لیکن بیعت کا فیصلہ کرنے سے قبل استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو شہر سے گزر رہا ہوں اور ایک نور ہمارے ساتھ چل رہا ہے۔ اسی دوران فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کا فون نمبر آ رہا ہے۔ دل میں فیصلہ کیا کہ مَیں ان کو واپس کال کرتا ہوں اگر تو انہوں نے فون کا جواب نہ دیا تو وہ سچے نبی ہوں گے ورنہ نہیں۔ نہ جانے کیوں خواب میں ہی مجھے یہ خیال آتا ہے کہ نبی فون کا جواب نہیں دیا کرتے۔ چنانچہ میں نے فون کیا۔ دیر تک گھنٹی بجتی رہی لیکن انہوں نے فون نہ اٹھایا۔ اس کے بعد آپ نے میرے سامنے پُرہیبت تجلّی فرمائی۔ میں نے قرآن کریم کی آیات اور اَعُوذُ بِاللہ پڑھنا شروع کر دیا تا کہ کہیں شیطان مجھ پر مہدی کا معاملہ مشتبہ نہ کر دے۔ اس کے بعد شدت خوف سے جاگ اٹھا۔ یہ نماز فجر کا وقت تھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ خواب سچی ہے اور پھر میں نے بیعت کر لی۔

لوگوں کے لئے کس طرح نشان ظاہر ہوتے ہیں اور بیعت کا ذریعہ بن جاتے ہیں، اس کے بارے میں مبلغ انچارج صاحب سینیگال ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سینیگال کے ریجن کازاماس (Cazamass) میں تین گاؤں میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ان دیہاتوں میں جماعتی ترقی کو دیکھ کر وہاں جماعت مخالف مولویوں اور چیف نے مل کر جماعت کے خلاف بددعا کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ سارے مسلمان تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت کر کے زمین پر ہاتھ مار مار کر کہتے کہ اللہ تعالیٰ جماعت اور اس کے مبلغ کو ہلاک کر دے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس بددعا کے کچھ دن بعد ہی ان کے سب سے بڑے امام کو سانپ نے کاٹ لیا۔ سارے امام پھر اکٹھے ہوئے اور دوبارہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ امام کو بچا دے۔ مگر ان کا یہ جو بڑا امام تھا خون کی الٹیوں کے بعد فوت ہو گیا۔ پھر چند دن بعد اس چیف کو بھی سانپ نے کاٹ لیا جو جماعت کے خلاف بددعا میں شامل ہوا تھا۔ اس کو بھی بچانے کے لئے مولویوں نے مل کر دعائیں کیں مگر ہلاکت سے نہ بچا سکے۔ یہ دیکھ کر لوگوں پر خوف طاری ہوا اور خود ہی کہنے لگ گئے کہ احمدیت اور احمدی مبلغ کے خلاف بددعا کرنے کے نتیجہ میں ایسا ہو رہا ہے۔ لیکن مولویوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ سب اللہ نہیں کر رہا بلکہ جنّوں نے سانپ چھوڑا ہوا ہے جو لوگوں کو ہلاک کر رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ ابھی کچھ دن گزر رہے تھے کہ نائب چیف کو بھی سانپ نے کاٹ لیا اور وہ بھی اسی حالت سے گزر کر ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد لوگ ہمارے مبلغ کے پاس آئے اور ہمارے مبلغ کو پتا نہیں تھا کہ اس طرح ان لوگوں نے جماعت کے خلاف بددعا کی ہے۔ لیکن گاؤں والوں نے خود یہ سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ہمیں بچاؤ۔ ہماری بددعا نے ہمیں پکڑ لیا ہے۔ ہمارے لئے کچھ کرو۔ چنانچہ مبلغ ان کے گاؤں گئے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحدّی کے بارے میں بتایا کہ خدا دشمنوں کی بددعاؤں کو ان کی طرف ہی الٹا دے گا اور جماعت کو ترقی دے گا۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں دیہات کے سات سو سے زائد افراد بیعت کر کے احمدیت کی آغوش میں آ گئے ہیں۔

مخالفین خود بھی بعض دفعہ سعید فطرت لوگوں کیلئے تحقیقِ حق کے راستے کھول دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے برکینا فاسو کے ریجن بورومو سے معلم سلسلہ لکھتے ہیں کہ ہماری ایک جماعت پورا (Poura) کے وہابی امام کے بیٹے نے ایک تبلیغی نشست میں شرکت کی جس میں اس نے دیکھا کہ غیر احمدی مولوی جنہوں نے پی ایچ ڈی بھی کر رکھی تھی دلائل دینے کی بجائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں۔ اس بات کا اس لڑکے پر بڑا گہرا اثر ہوا اور اس نے جماعت کے بارے میں تحقیقات شروع کر دیں۔ ریڈیو پر جماعت کی تبلیغ باقاعدہ سنتا رہا۔ ایک دن اپنے والد (جو کہ وہابی امام ہیں) سے جماعت کے بارے میں پوچھا تو والد نے جواب دیا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ تم ان کے قریب بھی نہ جانا۔ لیکن موصوف باقاعدگی سے ریڈیو سنتے رہے۔ پھر اس نے ہمارے معلم کے ساتھ رابطہ کیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔ جب والد کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے اپنے بیٹے کو گالیاں دیتے ہوئے گھر سے نکال دیا۔ چند دن بعد اس لڑکے کو اپنی والدہ کا فون آیا کہ تمہارے جانے کے بعد گھر کا امن و سکون برباد ہو گیا ہے تم واپس آ جاؤ اور اپنے والد سے صلح کر لو۔ ماں کے کہنے پر جب وہ گھر واپس آیا تو دیکھا کہ والد نے سارے گاؤں والوں کو جمع کیا اور کہا کہ یہ میرا بیٹا نہیں ہے۔ یہ کافر ہو گیا۔ افریقن رواج کے مطابق والد کا ناراض ہونا بہت برا جانا جاتا ہے۔ اس پر اس نو احمدی بیٹے کو کافی پریشانی ہوئی۔ وہ دعا میں لگ گیا۔ پھر ایک دن خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اگر نجات چاہتے ہو تو احمدیت پر قائم رہو۔ اس خواب سے موصوف کو مزید ثبات قدم عطا ہوا اور اپنے والد سے کہا کہ آپ جو مرضی کر لیں اب مَیں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ پس ہزاروں میل دور رہنے والوں کے دلوں میں بھی جب اللہ تعالیٰ احمدیت راسخ کر دیتا ہے تو پھر انکو ثبات قدم بھی عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حقیقی تعلیم کے ذریعہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے محبّوں کا گروہ پیدا کیا ہے وہاں آپس کی محبت بھی دلوں میں پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ اس محبت کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ پاراکو ریجن کا ایک قصبہ ہے کالے (Kale) پاراکو شہر سے 114 کلومیٹر دور ہے۔ کچے راستے ہیں ان سے گزرتے ہوئے اور جنگلوں میں سے گزرتے ہوئے بالکل جنگل میں یہ واقع ہے۔ گزشتہ سال ہم وہاں اس گاؤں میں گئے تھے۔ کہتے ہیں گزشتہ سال اس گاؤں میں بیعتیں بھی ہوئیں تھیں۔ اس سال اس گاؤں میں درختوں کی چھاؤں تلے جلسہ منعقد کیا گیا جہاں اردگرد کی جماعتوں سے بھی نومبائعین کو بلایا گیا۔ جب مرکزی وفد ایک طویل اور دشوار سفر کر کے اس گاؤں پہنچا تو گاؤں کے لوگوں نے نعرے لگاتے ہوئے اس قدر والہانہ استقبال کیا کہ گاؤں والوں کا اخلاص دیکھ کر سارے سفر کی تھکان دور ہو گئی۔

کہتے ہیں کہ ایک جماعت مکارا (Makara) کے نومبائع صدر نے وہاں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ لوگو! یہ حق کا راستہ ہے جس نے ہمیں زندگی دی۔ یہی اصل مذہب اسلام ہے جس نے ہمیں محبت سکھائی۔ غیر احمدی امام نے ہمارے درمیان فساد ڈال کر محبت ختم کرنے کی کوشش کی تھی مگر احمدیت نے ہم سب کو یکجا کر دیا ہے۔

اسی طرح ایک اور نومبائع جماعت ڈورو (Dorou) کے صدر نے کہا کہ احمدیت نے ہی ہمیں صحیح اسلام سکھایا۔ جب ہم جلسہ سالانہ پر گئے تو کسی نے کوئی فرق نہ کیا۔ سب گاؤں اور شہر والے ایک ہی جگہ جمع تھے۔ نہ کوئی لڑائی تھی نہ جھگڑا۔ احمدیت نے ہمیں دین کی سمجھ بوجھ دی اور اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ ہم لوگ نمازیں پڑھنے لگ گئے۔ پھر ایک نومبائع نے کہا کہ ہم احمدیت کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہم جنگل والوں کو انسان بنا دیا۔ یہاں بیٹا باپ کو سلام نہیں کرتا تھا لیکن احمدی معلمین اور مبلغین نے ہماری ایسی تربیت کی ہے کہ ہر طرف سے سلام کی آوازیں آتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں سے بھی اور غیر مسلموں میں سے بھی کس طرح سعید فطرتوں کو احمدیت قبول کرنے کے

کلامُ الامام

''تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بعد پھر ایمان پر مضبوطی عطا فرماتا ہے۔

سیرالیون کے امیر لکھتے ہیں کہ بو (Bo) ریجن سیرالیون کی ایک جماعت سیلو (Sellu) میں گزشتہ سال ایک نومبائع جماعت قائم ہوئی تھی لیکن وہاں کے امام نے اس وقت بیعت نہیں کی تھی۔ کچھ عرصہ قبل جب اس امام نے بھی جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کیا تو کچھ شرپسند عناصر فتنہ پھیلانے کی غرض سے وہاں پہنچ گئے۔ ان افراد نے وہاں جا کر امام سے کہا کہ چونکہ یہ مسجد جس کی تم امامت کرتے ہو مالکیہ فرقے کی ہے اس لئے یا تو احمدیت چھوڑ دو یا پھر اس مسجد کی امامت ترک کر دو۔ اس پر امام صاحب نے جواب دیا کہ میں نے ایک لمبے عرصے کی ذاتی تحقیق اور مطالعہ کے بعد احمدیت قبول کی ہے اور چونکہ میں امام ہوں اور ان باتوں کو آپ لوگوں سے زیادہ بہتر سمجھ سکتا ہوں اس لئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور میں آپ کی مسجد اور امامت آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ لیکن احمدیت کو چھوڑنا میرے لئے ممکن نہیں۔

ایسے امام بھی ہیں، علماء بھی ہیں جنہیں سچائی کو سمجھنے اور پرکھنے کی اللہ تعالیٰ نے فراست بھی دی ہوئی ہے۔ اس کے مقابلے میں ایک پاکستانی علماء ہیں جن کو صرف اپنی غرض ہے اور اپنا پیٹ بھرنے کی طرف توجہ ہے۔

بینن سے ایک لوکل معلّم توفیق صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست بامیسورو (Bamesoro) کریم صاحب کو عیسائیت سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ موصوف نے ہمیں اپنے گاؤں ہیٹی (Heti) میں تبلیغ کے لئے آنے کی دعوت دی اور کہا کہ چاہے پورے گاؤں میں سے کوئی بھی قبول نہ کرے اور چاہے لوگ میری کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کریں میں احمدی ہوں اور احمدی ہی رہوں گا اور اکیلا ہی تبلیغ کرتا رہوں گا۔ یہ ان لوگوں کا، نئے آنے والوں کا تبلیغ کے بارے میں جوش ہے جو ہم پرانوں کے لئے بھی سبق ہے۔ جب ان کے گاؤں میں تبلیغ کی گئی تو بیس افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ کچھ عرصہ بعد جامعہ احمدیہ نائیجیریا کے ایک طالبعلم بشیر صاحب کو وہاں تربیت کے لئے بھیجا گیا تو مزید ایک سو افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ احمدیت کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھ کر امام مسجد نے جماعت کی مخالفت شروع کر دی اور روزانہ علی الصبح جماعت کے خلاف وعظ کرنا شروع کر دیا لیکن احمدی ثابت قدم رہے اور گاؤں کے پہلے احمدی بامیسورا (Bamesoro) کریم نے کہا کہ جب تک اس گاؤں میں جماعت کو مسجد کے لئے جگہ نہیں مل جاتی اس وقت تک میرا گھر جماعت کے لئے حاضر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں نے وہاں پر جمعہ کی نماز بھی ادا کی۔ عید کی نماز بھی ادا کی۔ امام مسجد نے دیکھا کہ احمدیت روز بروز ترقی کر رہی ہے تو وہ بامیسورو کریم صاحب کے گھر چلا گیا اور اسے کافر کہنا شروع کر دیا۔ اس پر کریم صاحب نے کہا کہ جب میں عیسائی تھا تو تم لوگوں میں سے کسی نے مجھے اسلام کا پیغام نہیں دیا۔ اب جبکہ میں جماعت احمدیہ کی وجہ سے احمدی مسلمان ہوں تو تم نے مجھے کافر کہنا شروع کر دیا۔ میں احمدی ہوں اور احمدی ہی مروں گا۔ چنانچہ مولوی کو وہاں سے رسوا ہو کر نکلنا پڑا اور کریم صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک فعّال داعی الی اللہ بن چکے ہیں۔ انہیں تبلیغ کا بھی بڑا شوق ہے۔ باوجود امام مسجد کی مخالفت کے بڑے جوش اور جذبے سے تبلیغ کر رہے ہیں اور نئی بیعتوں کے حصول کا ذریعہ بھی بن رہے ہیں۔

برکینا فاسو سے لوکل معلم کوناتے عبدالحئی صاحب کہتے ہیں کہ ایک نومبائع جیالو (Dialo) ابراہیم نے بتایا کہ وہ مسلمان ہونے کے باوجود کثرت سے شراب پیا کرتا تھا اور اتنی زیادہ پیتا تھا کہ لوگ ان کو پاگل سمجھتے تھے اور کوئی بھی ان کے قریب نہ جاتا تھا۔ ایک دن وہ بیمار ہو گیا اور کوئی بھی ان سے ملنے نہیں آیا۔ اس کے بعد انہوں نے احمدیہ ریڈیو سننا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت سے نوازا۔ جماعت میں داخل ہو گئے اور شراب پینی چھوڑ دی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد دوبارہ بیمار ہو گئے اور اس دفعہ اس قدر بیمار ہوئے کہ انہوں نے سمجھ لیا کہ میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ چنانچہ موصوف نے دعا کی کہ اے اللہ اگر امام مہدی جن کو میں نے مانا ہے سچے ہیں تو اپنی جناب سے مجھے لمبی عمر دے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سنی۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو نہ صرف بیماری سے نجات دی بلکہ ان کو اتنی صحت دی کہ اس کے بعد وہ جلسہ میں بھی شامل ہوئے۔ ان کا کہنا تھا یہ سب امام مہدی علیہ السلام کو ماننے کی برکت ہے۔ اگر آج وہ زندہ ہیں تو صرف اس لئے کہ انہوں نے سچائی کو مانا۔

آئیوری کوسٹ سے ایک دوست دامیلے (Dembele) صاحب اپنی قبولیت احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مَیں بتوں کی پوجا کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت مجھے ایک لوٹا اور جائے نماز دیتی ہے اور کہتی ہے کہ نماز پڑھا کرو۔ مجھے اس خواب کی سمجھ نہیں آئی۔ خواب کی تعبیر کے لئے میں ایک مسلمان عالم کے پاس گیا۔ اس نے کہا کہ اس کا سیدھا مطلب ہے کہ تم نماز پڑھا کرو۔ چنانچہ میں نے غیر احمدیوں کی مسجد میں نماز پڑھنی شروع کر دی لیکن ابھی بھی میری توجہ بت پرستی کی طرف تھی۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے پھر وہی خواب دیکھا۔ اس عورت نے پھر مجھے یہی کہا کہ نماز پڑھا کرو۔ کہتے ہیں میں پریشان ہوا کہ میں نے تو نماز پڑھنی شروع کر دی ہے پھر اس خواب کا کیا مطلب ہے؟ اس پر کہتے ہیں میں اپنے بڑے بھائی کے پاس گیا جو احمدی ہے اور اس سے خواب بیان کی۔ بڑے بھائی نے مجھے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں احمدیت قبول کرنی چاہئے۔ چنانچہ ان کے مشورے پہ میں نے جماعت کے مبلغ سے رابطہ قائم کر کے جماعت کے بارے میں معلومات لے کر بیعت کر لی۔ بیعت سے پہلے بھی میں نماز پڑھتا تھا لیکن اس کے باوجود میرا دل بت پرستی کی طرف مائل رہتا تھا لیکن احمدیت قبول کرنے کی برکت تھی کہ میرے دل سے بُت پرستی کا خیال بالکل ہی نکل گیا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد ہی مجھے حقیقی نماز میسر آئی اور حقیقی خدا کا پتا چلا۔ احمدیت کی برکت ہی سے مجھے حقیقی خدا ملا۔ پس نئے احمدیوں کے یہ واقعات پرانوں کے لئے بھی سبق ہیں۔

قازان سے مبلغ لکھتے ہیں کہ جون 2014ء سے قازان جماعت نے فرید ابراہیم صاحب کی دکان پر حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر لگائی۔ تصویر کے نیچے یہ تحریر رشین میں لکھی کہ وہ امام مہدی جس کا بہت دیر سے انتظار تھا وہ آ چکا ہے اور ساتھ میں جماعت کی ویب سائٹ کا ایڈریس بھی لکھا ہوا تھا۔ ان کی دکان شہر کے مین بازار میں ہے اور ایک اندازے کے مطابق روزانہ دس ہزار کے قریب لوگ ان کی دوکان کے پاس سے گزرتے ہیں۔ اس تصویر کو دیکھ کر لوگ رابطہ کرتے ہیں اور تبلیغ کیلئے راہ نکلتی ہے۔ اس طرح بھی لوگوں نے تبلیغ کے راستے کھولنے شروع کئے ہیں۔ گزشتہ دنوں ہمارے ایک پاکستانی احمدی اپنے بزنس کے سلسلہ میں یہاں گئے ہوئے تھے۔ میرا خیال ہے یہی جگہ ہوگی۔ انہوں نے مجھے ایک تصویر بھیجی ہے جو ایک دوکان پہ حضرت مسیح موعودؑ کی بڑی ساری لگی ہوئی تھی اور کہتے ہیں مَیں وہاں کھڑا تھا۔ تصویر دیکھ رہا تھا تو اتنے میں دو پاکستانی غیر احمدی وہاں سے گزرے اور وہاں کھڑے ہو کے تصویر دیکھنے لگے تو ایک دوسرے کو کہنے لگا کہ لگتا ہے کہ یہ قادیان والے مرزا صاحب ہیں ان کی تصویر ہے۔ ایک عورت جو اس دکان پہ تھی اس نے صرف اتنا سنا۔ تو تصویر کی طرف اشارہ کر کے وہ کہتی ہے کہ یہ امام مہدی علیہ السلام ہیں جو آ گئے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے اتنا ہی سنا تھا۔ پھر وہاں سے چلا گیا۔ تو تبلیغ کے یہ رستے اس طرح بھی لوگ کھولتے ہیں۔

امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک نومبائع دوست پارے (Pare) ادریس نے بیان کیا کہ میں نے بیعت کرنے کے بعد ایک دن خواب میں دیکھا کہ جس جگہ میں پہلے ہوتا تھا وہاں اندھیرا ہو گیا ہے اور جس جگہ اب ہوں وہاں نور ہی نور ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ موصوف قبول احمدیت سے پہلے وہابی تھے۔ چنانچہ اس خواب کے بعد انہوں نے اپنے دوستوں کو کہنا شروع کر دیا کہ اگر آج تم نور کی تلاش چاہتے ہو تو حقیقی نور صرف احمدیت میں ہی ہے کیونکہ اس میں خلافت کا نظام جاری ہے اور خلافت کے ساتھ ہی ہماری فتح ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پارے (Pare) صاحب مستقل داعی الی اللہ بن چکے ہیں، بڑی تبلیغ کرتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم کی طرف لا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی حقیقی اسلام دنیا پر غالب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق بھی دے کہ وہ اس برکت سے حصہ لینے کے لئے مستقل دعوت الی اللہ کرنے والا ہو اور اس طرف توجہ دے۔

نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ ہے مکرمہ خورشید رقیہ صاحبہ کا جو مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے مرحوم درویش قادیان کی اہلیہ تھیں۔ یکم ستمبر 2017ء کو جمعہ اور حج اکبر کے دن بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مرزا کبیر الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑنواسی تھیں۔ ان کے میاں دیہاتی مبلغ تھے جن کے ساتھ آپ کی شادی 1956ء میں ہوئی۔ میدان عمل میں ہر قسم کی تنگی ترشی اور نامساعد حالات میں اپنے شوہر کا پورا ساتھ دیا۔ نہایت صبر و شکر کے ساتھ زندگی گزاری۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، خلافت کی فدائی، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ ایم ٹی اے پر باقاعدہ میرے خطبات سنتی تھیں اور اپنی اولاد کو بھی تلقین کرتی تھیں کہ ان کے خطبے ضرور سنا کرو۔ طویل عرصہ تک یہ بیمار بھی رہیں۔ اور جماعت کی طرف سے علاج کی سہولت مہیا ہونے کے باوجود مدد نہیں لیتی تھیں۔ آخری وقت تک بچوں کو یہی کہا کہ اپنے وسائل سے ہی زیادہ سے زیادہ علاج کروانے کی کوشش کرو۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ انکے ایک داماد جو ہیں وہ فرانس میں رہتے ہیں اور مراکو کے رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور انکی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نیوجرسی امریکہ کا ہے جو مکرم مولوی امام الدین صاحب مبلغ سلسلہ انڈونیشیا کے بیٹے تھے۔ 10/ستمبر 2017ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے کسی سائنس کے مضمون میں وہاں پی۔ ایچ۔ ڈی کیا تھا۔ چھٹیوں میں لندن بھی آ جاتے رہے۔ خلافت رابعہ میں زیادہ آیا کرتے تھے اور دفتر پی ایس کے علاوہ عملہ حفاظت میں ڈیوٹیاں دیتے تھے۔ دفتر کا کام ہو یا حفاظت کی ڈیوٹی ہمیشہ بڑی ذمہ داری سے اپنی ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ ان کی شخصیت ایسی پُروقار، نمایاں اور مقبول تھی کہ جلد جلد لوگوں میں اپنی جگہ بھی بنا لیتے تھے۔ ہر دلعزیز بھی ہو جاتے تھے۔ قد کاٹھ بھی ان کا لمبا تھا۔ پھر علم و دانش بھی کافی تھی۔ پی ایچ ڈی کیا ہوا تھا اور اپنے علم سے خوب واقفیت تھی۔ اس کے علاوہ بھی علم رکھتے تھے۔ ان خوبیوں کے باوجود نہایت عاجز اور طبیعت میں مسکینی تھی۔ ہر طرح کے آدمی سے گفتگو کرنے کا ملکہ تھا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ خلافت رابعہ میں تو خاص طور پر کافی لمبا عرصہ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں خدمت کی توفیق پائی۔ پھر عملہ حفاظت کی ڈیوٹیوں میں بھی کافی چستی سے ڈیوٹی دیتے رہے۔ امیر صاحب امریکہ ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نیوجرسی جماعت کے ممبر تھے۔ کئی دہائیوں سے جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگر خانے میں رضاکاروں کی ٹیم کی نگرانی کر رہے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کی بےلوث اور اَنتھک خدمت ہم سب کے لئے ایک نمونہ تھی۔ نمایاں ہو کر کام کرنے کی بجائے بےنفس ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی پُرجوش خدمت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ مجھے عہدہ نہیں چاہئے۔ صرف خدمت میرے سے جو لینی ہے لے لیں۔ خلافت سے بھی انتہائی وفا کا تعلق تھا۔ میں ان کو بچپن سے ربوہ سے جانتا ہوں۔ اور خلافت کے بعد بھی مَیں نے ان میں خلافت کے لئے پیار اور محبت اور ان کا ایک خاص وفا کا تعلق دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ ان کی جو بہنیں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور حوصلہ دے اور مولوی امام دین صاحب کی جو اولاد ہے ان میں ان کی نیکیوں کو بھی جاری فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

”مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

”زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرم ہانی غریب محمود صاحب

مکرم ہانی غریب محمود الجندی صاحب کا تعلق مصر سے ہے جس کے ضلع اسماعیلیہ میں 1984ء میں ان کی پیدائش ہوئی، اور پھر خدا کے فضل سے انہیں 2010ء میں قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ احمدیت سے تعارف محرومیوں اور معاشرے کی بے رحمیوں سے بھری ان کی زندگی میں دردوں کا مداوا اور زخموں کا مرہم ثابت ہوا۔ وہ اپنے اس ایمان افروز سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

مَیں ایک سنّی مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا۔ میرے دادا جان غیر معمولی شخصیت کے مالک تھے۔ وہ حافظِ قرآن اور محلے کی مسجد کے امام تھے۔ انہیں قرآن سے عشق تھا، وہ اس قدر کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرتے کہ بسا اوقات سونے کی حالت میں بھی ان کی زبان پر آیات قرآنیہ جاری ہوتی تھیں۔ وہ تنہائی میں رہ کر ذکر الٰہی میں مشغول رہتے، مساکین اور فقراء کا خیال رکھتے تھے، رقیق القلب اور کثیر البکاء تھے۔ گو ان کی وفات کے وقت میری عمر محض 9 سال تھی لیکن مَیں ان کی شخصیت سے بہت متأثر تھا اور ان کے خصال اپنانے کی کوشش کرتا تھا۔

انکی وفات کے ایک سال بعد مَیں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ ایک غار کے منہ پر کھڑے ہیں اور وہاں سے روشن نور کی لپٹیں نکل رہی ہیں۔

مظلومانہ ابتدا

دادا جان کی طرح میرے والد صاحب بھی حافظ قرآن ہیں۔ میں والدین کی آخری اولاد ہوں۔ میری پیدائش سے قبل دوران حمل والدہ صاحبہ کو آئرن کی شدید کمی کا سامنا تھا، اس پر مستزاد یہ کہ والدہ صاحبہ کی عمر بھی تقریباً 45 سال تھی اور ان کا مزید اولاد پیدا کرنے کا کوئی ارادہ بھی نہ تھا اس لئے سب نے مل کر اس حمل کے اسقاط کیلئے بھرپور کوشش کی، کیونکہ مذکورہ اسباب کی وجہ سے سب کے نزدیک اس حمل کو پیدائش تک جاری رکھنے میں والدہ صاحبہ کی زندگی کو خطرہ تھا۔ چنانچہ میری والدہ کے گھر والوں نے اس حمل کو گرانے کا فیصلہ کیا اور اسکے لئے علاقے کی دائی کو بلوا لیا جس نے پہلے تو والدہ صاحبہ کی کمر پر شدید ضربیں لگائیں، جب یہ نسخہ کامیاب نہ ہوا تو دائی نے والدہ صاحبہ کو پیٹ کے بل لٹا کر ان کی کمر پر جمپ لگائے، لیکن پھر بھی اسقاطِ حمل نہ ہوا، یوں خدا تعالیٰ کی مشیت کے آگے کسی کی نہ چلی اور بالآخر مَیں پیدا ہو گیا۔ دوران حمل آئرن کی کمی اور عدم احتیاط کی وجہ سے مجھے پیدائشی طور پر کئی قسم کے وٹامنز اور آئرن کی شدید کمی کا سامنا تھا۔ پھر وقت کے ساتھ ساتھ یہ کمی بڑھتی گئی اور اس سے مزید مزمن امراض جنم لیتی رہیں۔ ان امراض میں بولنے میں شدید ہکلاہٹ نمایاں ہے اور میرا نُطق ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ مرض کی شدت کے وقت تو میرے لئے منہ کھولنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ میرے والدین کو اس بیماری کا پتا اس وقت چلا جب وہ اپنی جڑیں مضبوط کر چکی تھی۔

معاشرے کی بے رحمی

میرے جیسا مریض معاشرے کی طرف سے معنوی مدد کا محتاج ہوتا ہے۔ اور اگر ایسی بیماری کا شکار کوئی بچہ ہو تو اسے بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے بصورت دیگر اس کی شخصیت ہمیشہ کے لئے مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔ معاشرے کا مثبت رویّہ ایسی بیماریوں کے شکار افراد کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے میں بہت ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارا معاشرہ ابھی ان اقدار سے بہت دور ہے۔ ہمارے ہاں کسی معذوری کے شکار شخص کا نام بھی اسی معذوری سے منسوب کر کے رکھ دیا جاتا ہے جو کہ اس معذور کی شخصیت کو کچلنے کے مترادف ہے۔

مجھے بچپن میں سکول میں پڑھائی کے دوران معذوری کی بناء پر اپنے ساتھیوں کے تمسخر او راستہزاء کا نشانہ بننا پڑتا تھا۔ ان میں سے کئی مجھ سے صرف میری معذوری کی بناء پر اس طرح علیحدہ ہو جاتے تھے جیسے میں کوئی اچھوت ہوں۔ حالانکہ میری معذوری میری کسی کوتاہی کا نتیجہ تو نہ تھی، نہ ہی اس پر میرا کوئی اختیار تھا۔ مجھے اپنے ساتھیوں کے اس رویہ سے سخت صدمہ پہنچتا اور میں اندر سے ٹوٹ پھوٹ جاتا۔ اکثر ایسی ہی سوچوں میں اکیلا ہی ایک طرف ہو کر بیٹھ جاتا اور بڑی حسرت سے دیگر بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتا رہتا تھا کیونکہ کوئی بھی میرے پاس بھی بیٹھنے کو تیار نہ تھا۔ اس سلوک کی وجہ سے تنہائی میری عادت بلکہ زندگی کا اہم حصہ بن گئی۔ اس تنہائی کے کس قدر دکھ تھے؟ اس کا حساب شاید میرے خدا کے علاوہ کسی کو نہ تھا۔ لیکن یہ خدا کا فضل ہے کہ میں نے سوائے خدا کے آگے رونے کے اپنی اس حالت کا کبھی کسی شخص کے سامنے شکوہ نہ کیا۔ میری اس مرض سے کئی اور بیماریاں جنم لیتی گئیں جن میں سے ایک مزمن سر درد ہے جس کے ساتھ میرا زندگی بھر کا ساتھ ہے۔ اسی طرح ہڈیوں کے بعض امراض، سست روی اور لوگ سے ملنے جلنے سے خوف قابلِ ذکر ہیں۔ میرے ساتھیوں کے امتیازی سلوک کا نتیجہ ہے کہ میں ابھی تک اپنی ضرورت کی چیزیں خریدنے کے لئے بھی تنہا نہیں جاسکتا بلکہ ایسے کاموں میں کسی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

انجینئرنگ سے ٹیچنگ تک

سیکنڈری سکول کا امتحان پاس کرنے کے بعد انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرنا میرا خواب تھا۔ لیکن محض ایک نمبر کی کمی سے میں اس شعبہ میں تعلیم سے محروم رہ گیا اور مجھے ٹیچنگ کے شعبہ میں داخلہ ملا۔ میں حیران تھا کہ ٹیچر کا تو کام ہی بولنے اور لیکچر دینے سے عبارت ہے اور مجھے سب سے زیادہ مشکل بولنے میں ہی ہے، پھر نجانے میرے جیسا انسان ٹیچر کیسے بن سکے گا؟ بالآخر میں نے سب معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا اور کالج میں داخلہ کے لئے انٹرویو کا انتظار کرنے لگا۔ یہ انٹرویو دراصل مختلف عربی حروف کے صحیح نطق کے بارہ میں تھا۔ میں شدید کرب کی کیفیت میں تھا کیونکہ میری تو زبان لڑکھڑاتی تھی اور جملہ پوری طرح ادا نہیں ہوسکتا تھا کجا یہ کہ نطقِ صحیح پر توجہ دی جاتی۔ بہر حال میں خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جب انٹرویو کے لئے گیا تو انٹرویو لینے والے پروفیسر نے خلاف توقع مجھے کہا کہ آپ سورۃ الکوثر سنا دیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے ایسی غیبی قوت سے نوازا کہ میں نے بسم اللہ سے شروع کر کے تمام سورت آخر تک پڑھی اور میری زبان کہیں بھی ہکلاہٹ یا لڑکھڑاہٹ کا شکار نہ ہوئی۔ خدا کے فضل سے میں نے اتنا اچھا پڑھا کہ پروفیسر صاحب اور ان کے ساتھیوں نے تالی بجا کر میری حوصلہ افزائی کی۔ آخر پر انہوں نے مجھے انٹرویو میں کامیابی کی نوید بھی سنا دی حالانکہ وہ میری حالت سے ناواقف تھے اور یہ میری ان کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔

بی اے کرنے تک مجھے کن دکھوں کے دریا پاٹنے پڑے اس کا علم تو مجھے ہے یا میرے خدا کو۔ مجھے خوف وکرب، مختلف قسم کے دردوں، خفقان قلب اور ضِیق تنفّس جیسے عوارض کا سامنا رہا۔ ان تمام امور نے مجھے عاجزی وانکساری میں بڑھایا اور اپنے جیسے لوگوں کے دکھوں کا احساس کر کے ان کے لئے دعائیں کرنے کی طرف مائل کیا، دنیا سے بے رغبتی اور خدا تعالیٰ کی ملاقات کا شوق میرے اندر بڑھتا چلا گیا۔

2001ء میں مجھے سانس کی تکلیف کے ساتھ الرجی شروع ہوگئی جس کے بعد انٹی بائیوٹکس اور دردوں سے رہائی کے لئے دواؤں کے بکثرت استعمال کی وجہ سے مدافعتی نظام تدریجاً کمزور ہونے لگا، لیکن میں یہ سب کچھ صبر کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے برداشت کرتا چلا جا رہا ہوں، اور مجھے خدا تعالیٰ سے عفو وکرم کی بڑی امید ہے۔

پڑھائی مکمل کرنے پر میں نے جاب کی تلاش کی تو میری صحت کی صورتحال کی بناء پر کہیں نوکری نہ ملی بالآخر 2011ء میں ایک نسبتاً کم تنخواہ کی نوکری مل گئی جو خدا کے فضل وکرم سے ابھی تک جاری ہے۔

ایم ٹی اے سے تعارف

اپنی صحت کے حالات کے پیش نظر میری خواہش تھی کہ میں ہر جگہ سے اچھائی کو اخذ کر کے اسے اپنی زندگی کا حصہ بناؤں۔ اس کے لئے 2010ء میں مَیں نے مختلف ٹی وی چینلز کا رخ کیا۔ میں نے تقریباً ہر فرقہ سے ہی معتدل اور نسبتاً رواداری والی تشریحات اخذ کرنے کی کوشش کی، لیکن اس سفر میں مجھے احساس ہوا کہ ہر فرقہ کے عقائد میں کہیں نہ کہیں کوئی ایسا نقص پایا جاتا ہے جس کو دور کرنے کا اس فرقہ کے لوگوں کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ یا بعض سوالوں کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں۔ شاید خدا تعالیٰ کو میری ہدایت منظور تھی اور صحیح اسلامی تعلیمات کی حامل جماعت سے میرا تعارف کروانا مقصود تھا اس لئے ایک روز دینی چینلز کی تلاش کے دوران ایک چینل پر پاکستانی بھائی میری توجہ کا مرکز بنے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے ہمیشہ سے اہل ہند کے ساتھ ایک عجیب سا تعلق رہا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں 9 سال کی عمر سے خوابوں میں اکثر ایک شخص کی بڑی باوقار آواز سنتا تھا۔ اس کی آواز میں ایک جلال ہوتا تھا اور اسکی بازگشت تھی جو اکثر خواب سے بیداری کے بعد بھی میرے کانوں میں سنائی دیتی تھی۔ میں اس کی زبان تو نہ سمجھ سکتا تھا لیکن اس کی آواز سے مجھے ایک خاص مانوسیت ہوگئی تھی۔ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ یہ اہل ہند میں سے کوئی شخص ہے جس کی زبان میری سمجھ سے باہر ہے۔ اسی بناء پر میرے دل میں اہل ہند سے ایک خاص نسبت اور تعلق قائم ہو گیا تھا۔

اس ٹی وی چینل پر پاکستانی احباب کو عربی بولتے دیکھ کر مَیں ٹھہر گیا اور اس کے پروگرام دیکھنے لگ گیا۔ کچھ دیر کے بعد اس چینل پر حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات پیش کئے گئے جو مکرم محمد شریف عودہ صاحب اور مکرم اسعد موسیٰ عودہ صاحب نے پڑھے تھے۔ نہایت پرتاثیر کلمات کو باوقار آواز میں پڑھا گیا تھا جس کے ساتھ کسی قدر بازگشت بھی سنائی دیتی تھی۔ میں نے جب یہ سنا تو اقتباسات کے الفاظ کی طرف دھیان دینے کی بجائے میری توجہ الفاظ کی ادائیگی اور بازگشت کی طرف رہی کیونکہ یہ بعینہٖ وہی نغمگی تھی جو میں 9 سال کی عمر سے خواب میں سن رہا تھا اور بعینہٖ وہی بازگشت تھی جو ایک طویل عرصہ سے میرے کانوں میں گونج رہی تھی۔ اس کے بعد میں نے مزید شغف کے ساتھ ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا۔

تاثیرِ کلامِ مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام اور آپ کے قصائد مسحور کن اور دل پر گہرا اثر چھوڑنے والے تھے۔

ان ایام میں جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کو یاد کر کے آپؐ کے حلیہ مبارک کا تصور کرتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میری آنکھوں کے سامنے آجاتی۔

ایک ہفتہ تک میں نے دن رات اس چینل کے جملہ پروگرامز دیکھے۔ اس دوران جماعت کے عقائد اور افکار سے آگاہی حاصل ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور صداقت کے دلائل کو بھی سنا اور ہر بات میرے دل میں اترتی چلی گئی۔ اس کے باوجود تصدیق کا مرحلہ عبور کرنے سے قاصر رہا۔

اِنِّیْ مِنَ اللّٰہِ!

ایک روز مَیں ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا اور اس وقت اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر آ رہی تھی۔ مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی اور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مخاطب ہو کر بھرّائی ہوئی آواز میں کہا کہ: میں تجھے خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ مجھے بتاؤ کہ کیا تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو یا نہیں؟!!

یہ ایک بے ساختہ کلام تھا جو اس وقت میری زبان پر جاری ہوا اور مجھے اس کے نتائج کے بارہ میں علم نہ تھا۔ اس کے بعد میں کام پر چلا گیا۔ شام کو جب واپس آیا اور حسب معمول ٹی وی آن کر کے ایم ٹی اے لگایا تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پڑھا جا رہا تھا:

یَا قَوْمِ اِنِّیْ مِنَ اللّٰہِ۔ اِنِّیْ مِنَ اللّٰہِ۔ اِنِّیْ مِنَ اللّٰہِ۔ وَاُشْھِدُ رَبِّیْ اَنِّیْ مِنَ اللّٰہِ......

یعنی: اے میری قوم میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور میں اپنے رب کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ میں خدا کی طرف سے ہوں (یہ الفاظ حضور علیہ السلام کی عربی کتاب اتمام الحجۃ کے ایک لمبے اقتباس کا ابتدائی حصہ ہیں)

یہ میرے سوال کا نہایت پُرجلال اور پُرتاثیر جواب تھا۔ مجھے ایسے لگا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھ سے مخاطب ہیں اور مجھے یقین دلانے کیلئے چار مرتبہ خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہہ رہے ہیں کہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔

کیا یہ محض اتفاق تھا؟ ہرگز نہیں۔ یقیناً خدا تعالیٰ نے میری ہدایت کے لئے یہ نشان دکھایا تھا۔

میرے پاس سوائے اس امام الزمان کو قبول کرنے کے اور کوئی راستہ نہ بچا تھا۔ میں اپنے گھٹنوں کے بل گر گیا اور بے اختیاری کے عالم میں ٹی وی پر سے ہی حضور علیہ السلام کی تصویر کے بوسے لیتے ہوئے ’’علیک السلام۔ علیک السلام‘‘ کہنا شروع کر دیا۔ یوں محض ایک لمحے میں احمدیت ہی میرا سب کچھ بن گئی۔ اور ایک ہی لمحے میں ایم ٹی اے میری آنکھ کا تارا اور میرا مربی بن گیا۔

اور پھر میں نے جلد ہی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

بیعت کے بعد خدا تعالیٰ نے مجھ پر رؤیائے صالحہ اور کشوف کا ایک عجیب باب کھول دیا۔ کئی بار بوضاحت بعض کلمات اور جملے سنے جن میں مختلف امور کے بارہ میں

میری راہنمائی کی گئی تھی۔ مجھے ہر وقت خدا تعالیٰ سے قربت کا احساس ہونے لگا۔

مصری فسادات کے بارہ میں خبر

2009ء میں مَیں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ اس وقت کے مصر کے صدر حسنی مبارک کی وفات ہوگئی ہے اور ملک میں افراتفری پھیل گئی ہے اور میں اس صورتحال کو دیکھ کر سخت رنجیدہ ہوں۔ پھر 2010ء میں مَیں نے یہی رؤیا دوبارہ دیکھا۔ اسی سال کے آخر پر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آیا جسکے ایک ماہ بعد یعنی 25 جنوری 2011ء میں مصر میں فسادات شروع ہوئے۔ اس میں فوج، صدر حسنی مبارک اور عوام کے مابین مذاکرات ہوئے اور بہت مظاہرے ہوئے۔ ان ایام میں میں نے دوبارہ رؤیا میں دیکھا کہ میں بعض انڈین اور پاکستانی احمدیوں کے ہمراہ بیٹھا ہوں۔ انہوں نے احمد نصر اللہ نامی ہمارے ایک دوست کو تحریر اسکوائر میں بھیجا ہے جہاں مظاہرین جمع تھے اور حسنی مبارک سے استعفیٰ مانگ رہے تھے۔ میں نے برادران سے پوچھا کہ تم نے احمد نصر اللہ کو تحریر اسکوائر کیوں بھیجا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہمیں حسنی مبارک اور اسکے ساتھیوں کی طرف سے ظلم کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

اس رؤیا کے اگلے روز حسنی مبارک نے اپنے منصب سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اس وقت میرا جماعت سے رابطہ نہیں ہوا تھا اور مجھے اس رؤیا کی صحیح طور پر سمجھ نہ آئی تھی۔ تقریباً ایک ماہ کے بعد مجھے پروگرام ’الحوار المباشر‘ کے ذریعہ معلوم ہوا کہ نائل ساٹ سے ہمارے چینل ایم ٹی اے العربیہ کو بند کروانے کا آخری فیصلہ حسنی مبارک کی طرف سے صادر ہوا تھا اور اسی کے دور حکومت میں متعدد مصری احمدیوں کو بغیر کسی جرم کے پکڑ کر جیل میں بند کر دیا گیا تھا۔ یہ سب کچھ جان کر میرے ایمان میں مزید اضافہ ہوا۔

ایک ایمان افروز رؤیا

جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا کہ قبول احمدیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سے ایمان افروز رؤیائے صالحہ سے نوازا۔

ایک رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ میں ایک لائبریری میں ہوں جس میں بہت سی قدیم اور تاریخی کتب موجود ہیں۔ میں ان میں سے ایک کتاب اٹھا کر اس میں سے ایک بلیک اینڈ وائٹ تصویر نکالتا ہوں جس کے نیچے یہ عبارت لکھی ہے ”ھذا نبیّ اللہ داؤد“ یعنی یہ خدا کے نبی داؤد علیہ السلام کی تصویر ہے۔

میں یہ تصویر اپنے پاس رکھ لیتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد دیکھتا ہوں کہ اہل کتاب میں سے چار پانچ اشخاص میرا پیچھا کرتے ہیں اور مجھ سے تصویر چھیننا چاہتے ہیں۔ میں تصویر کو مزید مضبوطی سے تھامتے ہوئے انہیں کہتا ہوں کہ ہم تم سے زیادہ حضرت داؤد علیہ السلام کے قریب اور ان کی تصویر اپنے پاس رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

بعد میں مجھے اس رؤیا کی یہ تفہیم ہوئی کہ حضرت داؤد اور حضرت مسیح موعود علیہما السلام میں بہت زیادہ مشابہت ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام موسوی شریعت کے تابع نبی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام محمدی شریعت کے تابع نبی ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام عطا فرمایا تھا جو ان کی طرح بادشاہ اور ان کے دور کا ہی امتداد تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود رضی اللہ عنہ عطا فرمایا جو حسن واحسان میں اپنے والد کا نظیر اور مسیح موعود علیہ السلام کے دَور کا امتداد تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مزامیر اور تضرعات اور شعری زبان میں کلام کرنے کا ملکہ عطا فرمایا تھا اور ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو بھی اس نعمت سے حصہ عطا فرمایا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان سے زیادہ مؤثر اور بلیغ شعر کہنے کا ملکہ عطا فرمایا تھا اور آپ کے بیٹے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر بھی معارف کے دروازے کھولے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک الہام میں داؤد کے نام سے مخاطب کرے ہوئے فرمایا ہے کہ ”یَادَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَاِحْسَانًا“ یعنی اے داؤد! خلق اللہ کے ساتھ رفق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ (تذکرہ، صفحہ 82)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی زبان میں ایک الہامی شعر کچھ یوں ہے کہ:

طریقِ زہد وتعبّد ندانم اے زاہد
خدائے من قدمم راند بر رہِ داؤد

یعنی: اے زاہد! میں تو کوئی زہد وتعبد کا طریق نہیں جانتا۔ میرے خدا نے خود ہی میرے قدم کو داؤد کے راستہ پر ڈال دیا ہے۔ (تذکرہ، صفحہ 93)

شادی اور اولاد

میری منگنی ہوچکی تھی لیکن قبول احمدیت کے بعد لڑکی نے شادی سے انکار کر دیا۔ پھر میری ایک اور جگہ منگنی ہوئی وہ بھی ٹوٹ گئی۔ پھر تیسری جگہ بات چلی اور منگنی ہوگئی لیکن اس کا بھی نتیجہ وہی ہوا۔ ہر بار میری معذوری یعنی بات کرنے میں مشکل وہکلاہٹ آڑے آجاتی تھی اور اسی سبب سے ہر لڑکی میرے ساتھ زندگی بتانے سے انکار کر دیتی تھی۔

میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ خدایا میرا حال تیرے سامنے ہے۔ تُو ایسی لڑکی کے ساتھ میری شادی کروادے جو میری معذوری کے ساتھ ہی مجھے قبول کر لے اور میرے لئے مودّت وسکینت کا باعث ٹھہرے اور اس سے مجھے نیک وصالح اولاد بھی عطا ہو۔

اس کے بعد ”رضا“ نامی ایک لڑکی کا رشتہ آیا اور میں سابقہ تجربہ کی بناء پر متذبذب تھا۔ یہ جلسہ سالانہ کے دن تھے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خطاب فرما رہے تھے۔ اس وقت معًا میرے دل میں خیال آیا کہ میں اس کے بارہ میں حضور انور سے دعا کی درخواست کر کے راہنمائی کی درخواست کرتا ہوں۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اس میں تو بہت وقت درکار ہوگا اور مجھے جلدی فیصلہ کر کے بتانا ہے۔ میں ٹی وی کے سامنے انہی خیالات میں گم تھا کہ اچانک ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی اور مجھے ایسے محسوس ہوا کہ میں حضور انور سے مخاطب ہوسکتا ہوں۔ چنانچہ میں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ سیدی! اس رشتہ کے بارہ میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ اسی کیفیت میں مَیں نے دیکھا کہ حضور انور نے فورًا میری بات کا جواب دیتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: عَلٰی بَرَکَۃِ اللہِ۔ پھر یہ کیفیت جاتی رہی اور میں نے بلاتردد اس رشتہ کے بارہ میں ہاں کر دی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ مزید میری تسلی کرادی۔ میں نے نیم خوابی کے عالم میں یہ آواز سنی کہ: اِنَّہٗ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا یُرْضِیْکَ۔ یعنی آسمان سے تیرے لئے جو کچھ اترنے والا ہے وہ تجھے راضی کر دے گا۔

اس لڑکی کا نام ”رضا“ تھا اور اس سنائی دینے والے جملے میں یُرْضِیْکَ کے الفاظ تھے جس سے میں یہی سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ صبر ورضا کی پیکر ہوگی۔

میں نے ہاں کر دی اور اس لڑکی سے میری شادی ہوگئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ”رضا“ میرے لئے میرے تصور سے بھی بہتر بیوی ثابت ہوئی۔

اس کی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھتے ہی اس کے دل میں حضور علیہ السلام کی محبت جاگزیں ہوگئی اور پھر جلد ہی اس نے بیعت کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے ڈھیروں خوشیاں، سکینت، محبت اور دو بچے احمد اور مریم عطا فرمائے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

تبلیغ اور بیعتیں

جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا کہ مجھے اپنی اہلیہ کو احمدیت کی سچائی کے بارہ میں قائل کرنے کی زیادہ ضرورت نہیں پڑی۔ خدا تعالیٰ نے خود ہی حق کی محبت اس کے دل میں ڈال دی اور اس نے خود ہی بیعت کا فیصلہ کیا۔ اب وہ احمد اور مریم کو لازمی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ خلافت سے محبت کا درس بھی دیتی ہے تو میری روح خدا کے حضور شکر کے سجدے کرنے لگتی ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل سے مجھے ایسی نیک اور سلیقہ مند بیوی عطا فرمائی ہے۔

باوجود نُطق کی صعوبت کے میں نے اپنے والدین اور بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کو تبلیغ کرنی شروع کی۔ کچھ عرصہ کے بعد میرے بڑے بھائی نے حضرت امام مہدیؑ کی تصدیق کرنے کی سعادت حاصل کی۔ میرا یہ بھائی بچپن میں پولیو کا شکار ہوگیا تھا۔ تاہم پڑھ لکھ کر وہ اب جاب کرتا ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہے۔

میرے والدین احمدیت کے مخالف اور حضرت امام مہدی کی تکذیب کرنے والے تھے۔ لیکن حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خصوصی دعا سے میرے والدین کا دل آہستہ آہستہ احمدیت کی طرف مائل ہونے لگا تا آنکہ انہوں نے 2016ء میں بیعت کر لی۔

خلیفۂ وقت سے تعلق

خدا تعالیٰ نے میرے دل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص محبت ڈالی ہے۔ مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ حضور انور کے ساتھ میرا ایک قلبی تعلق قائم ہے۔ حضور انور میرے لئے دعا کرتے ہیں اور پھر جب میں ان دعاؤں کی قبولیت کے نظارے اپنی روزمرہ زندگی میں دیکھتا ہوں تو میرے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

2013ء کے آخر کی بات ہے کہ میں صحت کے اعتبار سے بھی اور مالی ومعاشرتی اعتبار سے بھی بڑے ابتلاء سے گزر رہا تھا۔ میری نیند ختم ہوگئی تھی۔ بستر پر لمبا عرصہ رہنے کی وجہ سے یہی احساس دامنگیر رہتا تھا کہ شاید میں مستقبل قریب میں فوت ہوجاؤں گا۔ ایسے حالات میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک کلاس روم میں ہوں جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لاتے ہیں تو تمام طلاب حضور انور سے مصافحہ کرنے کے لئے صف بنا کر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ گو میں بھی اس کلاس روم میں ہوں لیکن میں بیماری اور کمزوری کی وجہ سے بستر پر ہوں اور اٹھنے سے قاصر ہوں۔ میں مصافحہ کے لئے اپنی طاقت جمع کر کے بستر سے اٹھنے کی بھرپور کوشش کرتا ہوں لیکن کمزوری اس قدر ہے کہ میں بستر سے ہل بھی نہیں سکتا۔ لیکن جب مصافحہ کے لئے میری باری قریب آتی ہے تو نہ جانے میرے جسم میں اتنی قوت کہاں سے آجاتی ہے کہ میں بستر سے اٹھ کر طلباء کی لائن میں جا کھڑا ہوتا ہوں۔ پھر جب حضور انور سے مصافحہ ہوتا ہے تو میں حضور انور کے دستِ مبارک کو بوسہ دیتا ہوں اور پیارے آقا کے سینے سے لگ جاتا ہوں۔ حضور انور بھی مجھے اپنے سینے سے لگا کر پیار کرتے ہیں، اس لطف وکرم کو دیکھ کر میں جذبات سے مغلوب ہوکر رونا شروع کر دیتا ہوں۔ اور یہاں رؤیا تو ختم ہوجاتا ہے۔ بیدار ہوا تو میری کمزوری دور ہوچکی تھی اور طبیعت بہتری کی طرف مائل تھی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

گو معذوری اور بیماری کی وجہ سے میری زندگی لمحہ لمحہ درد والم سے عبارت رہی ہے، لیکن احمدیت سے تعارف نے اس کا دھارا یکسر بدل کے رکھ دیا ہے۔ اب پریشانی اور خوف وکرب کی جگہ تسکین، راضی بہ رضا، صبر اور قناعت نے لے لی ہے۔

اب بجائے شکوہ کے شکر کرتے ہوئے میری زبان نہیں تھکتی۔ خدا تعالیٰ نے اس قدر دعائیں سنی ہیں اور اس قدر رؤیائے صالحہ سے نوازا ہے کہ ہر وقت اس کی قربت کا احساس رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے دیگر انعامات کے علاوہ مجھے رؤیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی عطا فرمایا ہے۔ یہ سب کچھ امام الزمان کی بیعت کرنے سے ملا ہے اور آج یہ مائدہ خلافت کے دسترخوان سے تمام عالم میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ کاش کہ لوگ اس طرف توجہ دیں۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 28/ جولائی 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام
”اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔“
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)
طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام
”پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)
طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا اُس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے دیکھتا ہے، ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2/جون 2017 بطرز سوال وجواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت کریمہ تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے درج ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔(البقرۃ:184)

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔‘‘

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رمضان کی فضیلت کے بارہ میں کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری اُمّت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

سوال آپؐ نے رمضان کے کیا فضائل بیان فرمائے؟

جواب آپؐ نے فرمایا: یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزیّن کیا جاتا ہے۔ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

سوال آپؐ نے ماہ رمضان کی کیا اہمیت بیان فرمائی ہے؟

جواب آپؐ نے فرمایا: اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں کی جانے والی آیت کریمہ کی حضور انور نے کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے روزے رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آؤ گے تو تبھی شیطان سے بچ سکتا ہے ورنہ شیطان کا یہ کھلا چیلنج ہے کہ ذرا انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ سے دُور ہوا تو فوراً اسے شیطان نے دبوچا، اپنے قابو میں کر لیا۔ پس ایمان میں ترقی اور نفس کا محاسبہ ہی انسان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ کا مورد بناتا ہے اور یہ تبھی ہوسکتا ہے جب انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو۔

سوال انسان ایمان کی حالت کب حاصل کرسکتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں بتایا کہ ایمان کی حالت اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ خدا تعالیٰ کی پہچان نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ بھاری مرحلہ جو ہم نے طے کرنا ہے وہ خدا شناسی ہے۔ اس کو پہچاننا ہے اور اگر ہماری خدا شناسی ہی ناقص اور مشتبہ اور دھندلی ہے تو ہمارا ایمان ہرگز منور اور چمکیلا نہیں ہوسکتا۔

سوال خدا شناسی کس طرح حاصل ہوسکتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خدا شناسی اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے جلوے سے ہوگی۔ خدا کی پہچان اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ظاہر ہونے سے ہوتی ہے۔ ایسا تعلق پیدا کرنے سے ہوگی جس میں خدا تعالیٰ کی رحیمیت اور فضل اور قدرت کی صفات ہمارے تجربے میں آئیں گی۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس قول کا کہ ’’اپنا محاسبہ کرتے ہوئے روزے رکھو‘‘ حضور انور نے کیا مطلب بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے ایمان کو اس کسوٹی پر رکھ کر پرکھنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کی کسوٹی ہے۔ اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کسوٹی ہے۔ پس یہ دیکھنا ہے کہ ہم اس پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایمان کی کتنی اقسام بیان فرمائی ہیں؟

جواب حضورؑ فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ پر ایمان دو قسم کا ہے۔ ایک وہ ایمان ہے جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں۔ دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں۔

سوال ایمان کی حالت کو درست کرنے کا حضرت مسیح موعودؑ نے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جب تک یہ دوسری قسم کا ایمان پیدا نہ ہو مَیں نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی خدا کو مانتا ہے۔ اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے۔ پس پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ پر رکھتا ہے یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھائے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔

سوال حضور انور نے رمضان کے مہینے میں کس طریق پر احباب جماعت کو عبادتوں اور نیکیوں کے بجالانے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رمضان کے مہینے میں ایک خاص ماحول بنا ہوتا ہے۔ ایسے ماحول میں عبادتوں، نیکیوں اور اپنے اعمال کی طرف توجہ کرتے ہوئے ہمیں اپنے خدا کے آگے جھکتے ہوئے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنی چاہیئے اور پھر اس رمضان کی عبادتوں کو اور اس میں تبدیلیوں کو آئندہ زندگی کا مستقل حصہ بنالینا چاہیئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ میں ترقی کے لیے ہمیں کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: بغیر تقویٰ کے نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہیں۔ ایمان کی جڑ تقویٰ اور طہارت ہے۔ اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اسکی آبپاشی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبتے ہیں۔

سوال اسلام کے نام پر دہشت گردی کرنے والوں کو حضور انور نے کیا تنبیہ فرمائی؟

جواب اسلام کے نام پر جو دہشت گردی ہو رہی ہے، یہ اس لئے ہے کہ تقویٰ نہیں رہا۔ دو دن پہلے افغانستان میں بھی بڑے ظالمانہ طور پر سو کے قریب لوگوں کو قتل کر دیا گیا۔ کیا ان لوگوں کو رمضان کوئی فائدہ دے گا؟ یقیناً نہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ کبھی رمضان سے فیض اٹھانے والے نہیں ہوسکتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آنے والے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اصل تقویٰ کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ فرماتے ہیں: اصل تقویٰ جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیاء آتے ہیں وہ دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ کوئی ہوگا جو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا کا مصداق ہوگا۔ انسان پاک اور مطہّر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذّات کی ہر ایک شئے حلال ذرائع سے ان کو ملے۔‘‘

سوال صغائر اور کبائر سے بچنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا راہ بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے، جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے۔ بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔

سوال جو انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا قرار دیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا اُس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے مراد بھی تقویٰ ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرأت نہیں کرتا کہ اسے اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پھر اسی سے آئندہ کیلئے استعانت طلب کرتا ہے۔

سوال ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کی حضور علیہ السلام نے کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: دوسری سورت بھی ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ سے شروع ہوتی ہے۔ نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو۔ اس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اٹھا دیتا ہے۔ بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے۔ دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے۔ جس شئے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہیں ہوتی۔

سوال اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا کی حضورؑ نے کیا وضاحت بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اس سے بھی مراد متقی ہیں ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔ یعنی ان پر زلزلے آئے، ابتلاء آئے، آندھیاں چلیں مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے نہ پھرے۔ جب انہوں نے ایسا کیا اور صدق اور وفا دکھلائی تو اس کا اجر یہ ملا کہ ان پر فرشتے اترے اور کہا کہ خوف اور حُزن مت کرو تمہارا خدا متولّی ہے۔

سوال آیت کریمہ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ سے کون سی جنت مراد ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اس جنّت سے یہاں مراد دنیا کی جنت ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ۔

سوال تقویٰ اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا خوشخبری عطا فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ۔ جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ نکال دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس رزق کا خیال بھی نہیں آتا۔

سوال متقی بننے کیلئے حضور علیہ السلام نے کن کن امور کو ضروری قرار دیا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلفِ حقوق، رِیا، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکّا ہو۔ تو اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہئے۔ نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ۔ یہ حرام ہے۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔

سوال صرف ظاہری بیعت کرنے والوں کو حضور علیہ السلام نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ ان کو نفس نے دھوکہ دیا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے۔ اس حد تک صفائی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا؟

جواب نماز کے بعد ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان کا ہے جو مکرم محمد حسین صاحب کے بیٹے تھے۔ 31/مئی 2017 کو 92 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست 2017ء

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

● میں جماعت احمدیہ کا انتہائی شکر گزار ہوں جس نے مجھے سچے، حقیقی اور مطہر اسلام کی راہ دکھائی جو میں نے کہیں اور نہیں پائی

میں نے احمدیت میں سچی اخوت اور مل جل کر کام کرنے کی روح دیکھی جو شاذ و نادر ہی کہیں نظر آتی ہے

● آج اس جلسے میں آپ کی جماعت کے اجتماعی اور انفرادی امن و محبت اور باہمی یگانگت کو دیکھ کر اور آپ کے افراد میں خلیفہ کے لیے محبت اور اطاعت کا مشاہدہ کر کے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے کہ میں نے ایک ایسی جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے جس کے افراد پر امن ہیں۔ جن کا اجتماع منظم ہے اور جن کا لیڈر خدا رسیدہ وجود ہے

● میں جلسہ میں شامل ہو کر اور آپ کے اس پُر امن ماحول کو دیکھ کر آپ کے امن کے دعوے کی تصدیق کرتا ہوں

● مجھے آپ لوگوں میں شامل ہو کر ایک دلی اطمینان ملا ہے

● حضور کے خطاب کے ہر لفظ کی میرا دل اور دماغ تصدیق کرتا ہے اور جب دل اور دماغ میں اس قدر اتفاق ہو تو پھر بیعت کر لینی چاہئے

● یہ جماعت اور اس کے جلسے دیگر مسلمانوں کیلئے نمونہ ہیں اور ایسی پُر امن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہے کہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے

● میرا یقین ہے کہ یہ جماعت اور اس جماعت کے خلیفہ دیگر مسلمانوں سے بالکل مختلف وجود ہیں اور میں اس فرق کو اپنی روح میں محسوس کر سکتی ہوں

● آپ لوگ حقیقت میں بہت سچے ہیں اور آپ کے پاس ہی حقیقی تقویٰ اور ایمان ہے۔ میں نے آپ لوگوں میں محبت اور امن پایا اور ہمیں یہاں بہت محبت اور احترام ملا

● میں کہہ سکتا ہوں کہ زندگی میں مَیں نے پہلی مرتبہ حقیقی اسلام دیکھا اور نماز کی پابندی پہلے سے زیادہ کرنے لگا ہوں اور اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی پاتا ہوں۔

● یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان کے ہر قول اور فعل میں وہ سچائی نظر آئی جو ہم بہت سے اسلامی فرقوں میں معدوم پاتے ہیں

میں احمدی تو نہیں لیکن آپ لوگوں کے تمام کاموں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا

● امام جماعت احمدیہ کا یہ خطاب سننے کا بھی موقع ملا، ان کی روشن خیالی، فراست اور دور بینی نے میرا دل مرعوب کر دیا ہے

حقیقی اخوت اور اخلاص سے بھرپور امن پسند مسلمانوں کے اجتماع میں شمولیت میں کبھی نہیں بھول سکتی

● ہم نے مسلمانوں کے بہت سے فرقے دیکھے ہیں لیکن جماعت احمدیہ سے بہتر اور اچھا کوئی فرقہ نہیں ہے۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والے مہمانوں اور نو مبائع دوستوں کے تاثرات

{ رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن }

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 27/اگست 2017 کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

عالمی بیعت

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو mta انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست لائیو نشر ہوئی اور دُنیا کے تمام ممالک میں آباد احمدی احباب نے اس مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر البانیا، گیمبیا، غانا، جرمنی، عراق، یمن، مراکش، جورڈن، سیریا، ترکی اور لتھوانیا سے تعلق رکھنے والے 33/افراد نے بیعت کا شرف پایا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

اختتامی اجلاس۔ جلسہ سالانہ جرمنی

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اور احباب جماعت نے بڑے پُر جوش انداز میں نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے کی اور بعد ازاں اس کا اُردو ترجمہ پیش کیا اور جرمن ترجمہ مکرم ارباب احمد صاحب مبلغ جرمنی نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان طالب علم جامعہ احمدیہ جرمنی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے۔

عبیدہ رشید رانا صاحب پی. ایچ. ڈی. اِن میڈیکل۔ ڈاکٹر سلطان محمد صاحب پی. ایچ. ڈی. اِن بایو کیمیکل انجینئرنگ۔ اسامہ احمد صاحب اسٹیٹ ایگزامنیشن اِن ٹیچنگ۔ عاصم احمد صاحب اسٹیٹ ایگزامنیشن اِن میڈیکل۔ نوید علی منصور صاحب مجسٹر اِن انٹرنیشنل لاء اینڈ ماسٹرز آف انٹرنیشنل لاء۔ سجاول احمد صاحب ایم. ایس. سی اِن کمپیوٹر سائنس۔ بصیر احمد شیخ صاحب ماسٹرز اِن سول انجینئرنگ۔ عرفان احمد صاحب ایم. ایس. سی. اِن کمپیوٹیشنل انجینئرنگ۔ مومن احمد بھٹی صاحب ایم. ایس. سی. اِن فزکس۔ بابر محی الدین بٹ صاحب ماسٹر آف انجینئرنگ اِن اسٹرکچرل انجینئرنگ۔ عبدالمتعال احمد صاحب ایم. ایس. سی. اِن الیکٹریکل اینڈ کمپیوٹر انجینئرنگ۔ منور احمد خلیل صاحب ماسٹر آف آرٹس اِن یوروپین ماسٹر اِن پراجیکٹ مینجمنٹ۔ عرفان احمد منان صاحب ایم. ایس. سی. اِن سول انجینئرنگ۔ رافع احمد پال صاحب ماسٹر آف انجینئرنگ اِن الیکٹریکل انجینئرنگ۔ ابراہیم احمد خلیل صاحب ماسٹر آف انجینئرنگ اِن پریسیزن انجینئرنگ۔ فرہان احمد صاحب ایم. ایس. سی. اِن میکینِکل انجینئرنگ۔ فرخ قیوم صاحب ایم. ایس. سی اِن میکینکل انجینئرنگ۔ ڈاکٹر ابرار احمد صاحب ماسٹر آف پبلک ہیلتھ۔ عامر سعید خان صاحب ایم. ایس. سی. اِن مالیکیولر لائف سائنس۔ توقیر سہیل احمد صاحب ایم. ایس. سی. اِن میڈیکل انجینئرنگ۔ اسماعیل طاہر صاحب ایم بی اے اِن انٹرنیشنل ریئل اِسٹیٹ مینجمنٹ۔ نعمان ناصر صاحب ماسٹر آف آرٹس اِن پالیٹیکل سائنس۔ رانا ضیاء اللہ صاحب ایم. ایس. سی. اِن الیکٹریکل انجینئرنگ۔ شاہد کلیم صاحب ایم. ایس. سی. اِن پاوَر انجینئرنگ۔ رضوان ملک صاحب ایم. ایس. سی. اِن انفارمیشن مینجمنٹ۔ عمران منیر ملک صاحب ایم. ایس. سی اِن انٹرنیشنل فائنانس۔ عطاء الوحید خان صاحب ایم. ایس. سی. اِن اکنامکس اینڈ کمپیوٹر سائنس۔ یاسر ایاز صاحب ایم. ایس. سی. اِن ایگرو بایو ٹیکنالوجی۔ مبارز الیاس صاحب ایم. ایس. سی. اِن بزنس ایڈمنسٹریشن۔ عدنان خان صاحب ماسٹر آف انجینئرنگ اِن پراڈکشن اینڈ آٹوموبائل انجینئرنگ۔ عثمان ہادی احمد صاحب ڈپلوما ماسٹرز اِن اَیروناٹیکل انجینئرنگ۔ دل خان صاحب بی اے اِن آرکیٹکچر۔ محمد طٰہٰ اعجاز صاحب بی ایس سی اِن اِکنامکس کمپیوٹر سائنس۔ رفاقت احمد صاحب بی اے اِن بزنس ایڈمنسٹریشن۔ لبید محمود صاحب بی اے اِن بزنس ایڈمنسٹریشن۔ عادل احمد انور صاحب بی اے اِن میڈیا سائنس۔ طیب احمد قیصر صاحب بی اے اِن انٹرنیشنل بزنس ایڈمنسٹریشن۔ سفیر احمد صاحب بی ایس سی اِن میڈیسن اِنفارمیشن۔ Jacinto Munoz Nunez صاحب بی اے اِکنامکس اینڈ مینجمنٹ۔ واحد علی مجید وڑائچ صاحب بی ایس سی اِن بائیولوجی۔ نبیل احمد قاضی صاحب بیچلر آف انجینئرنگ اِن ٹیکنیکل انفارمیشن۔ شافی احمد پال صاحب بی اے اِن اسلامک اِسٹڈیز۔ مدبر احمد خان صاحب بی اے اِن لِنگوئسٹکس اینڈ فلاسفی۔ لبید احمد سولنکی صاحب اے لیول ابی ٹور۔ علی فراز چوہدری صاحب اے لیول ابی ٹور۔ وحید احمد صاحب پی ایچ ڈی اِن گرین کمپیوٹنگ۔ منیب ادریس احمد صاحب پی ایچ ڈی

اِن میڈیکل سائنس۔ عدیل حسین صاحب پی ایچ ڈی اِن انٹرنیشنل لاء فرام یُو.کے۔ عبدالعظیم احمد صاحب ایم اے اِن عربک لینگوئج اینڈ لٹریچر۔ محمود احمد انجم صاحب ایم اے اِن انٹرنیشنل جرنلزم۔ محمد مقصود صاحب ایم ایس سی اِن ٹیکسٹائل اِنجینئرنگ۔ طلحہ رشید صاحب ایم ایس سی اِن بائیومیڈیکل ریسرچ۔ حبیب النبی ہلوی صاحب ایم ایس سی اِن اپلائڈ کمپیوٹر سائنس۔ شکیل احمد صاحب ایم ایس سی اِن سافٹ ویئر انجینئرنگ فرام پاکستان۔ ڈاکٹر طلحہ بٹ صاحب بیچلر آف میڈیسن، بیچلر آف سرجری ایم بی بی ایس۔ شہباز احمد صاحب بی.ایس.سی اِن جیولوجی۔ بابر احمد نعیم صاحب بیچلر آف انجینئرنگ اِن اَیروناٹیکل انجینئرنگ۔ انعام الحق علوی صاحب بیچلر آف انٹرنیشنل ٹیکنالوجی اِن اِنٹرپرائز اِنفارمیشن سسٹم۔ باسل احمد صاحب بی اے اِن آرکیٹکچر۔ ناصر احمد مغل صاحب بیچلر اِن رشین لینگوئج اینڈ لٹریچر۔ ثمین رحمٰن صاحب انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ۔ اریب احمد صاحب ٹاپ اِن اِنوائرنمنٹل مینجمنٹ۔ مبارز احمد صاحب ٹاپ اِن باتھ میٹکس اینڈ اکاؤنٹنگ۔ ینیب نیازی صاحب سیکنڈری اسکول نوّے فیصد۔ تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد 4 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دُنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں ان کی مخالفت ان کی ابتدا میں ہوئی اور ایک وقت تک یہ مخالفت کا دَور چلتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ وہ مخالفت کا دَور اس طرح نہیں رہا۔ اس زمانے میں سوائے اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس کی مذہب کے حوالے سے مخالفت ہو رہی ہو۔ مشرکین مکہ نے اسلام کو پھیلنے سے روکنے اور ختم کرنے کی اور مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچانے اور ختم کرنے کی اپنے وسائل اور اپنی طاقت اور اپنے طریقے سے کوشش کی اور پھر مختلف دَوروں میں یہ کوششیں ہوتی رہیں۔ جب زمانہ کتابیں لکھنے اور پریس کا آیا تو مستشرقین نے اسلام کی مخالفت میں تاریخی حقائق کو غلط رنگ میں لکھ کر اور قرآن کریم کی غلط تشریح کر کے اس کی مخالفت کی اور آج تک جیسا کہ مَیں نے کہا یہ مخالفت کا سلسلہ جاری ہے اور بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک طبقہ جن میں شدت پسند اور نام نہاد جہادی گروہ بھی شامل ہیں اور مسلمان علماء کا ایک طبقہ جنہیں نام نہاد علماء کہنا چاہئے جن کو نہ قرآنی تعلیم پر غور کرنے اور اسے سمجھنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی تاریخ کا صحیح تجزیہ کرنے کی صلاحیت اور علم ہے، انہوں نے اسلام کے مخالفین کو اپنے خیالات پھیلانے اور اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے کا موقع دیا ہوا ہے۔ بلکہ بہت سے تاریخی حقائق جن کا ان کو علم نہیں مستشرقین کی تاریخ کو دیکھ کر وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تاریخ ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اب اور پہلے بھی مسلمان حکومتوں نے اپنی حکومتوں کے غلط نظام چلا کر اپنی رعایا پر ظلم کر کے مزید مخالفین اسلام کے خیالات کو ہوا دی اور ان کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ دیکھو جو لوگ جو حکومتیں، جو لیڈر اپنے عوام کو ظالمانہ طریق پر مار سکتے ہیں ان سے دوسروں پر، غیر مذاہب پر ظلم نہ کرنے کی کیا توقع رکھی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ سب باتیں بھی اسلام اور آنحضرت ﷺ کے سچا ہونے کی دلیل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو اسلام مخالف طاقتوں کے بیانات اور کتابیں لکھنا اور اس کے تاریخی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں خطرہ ہے اور دل میں یہ فکر ہے کہ، کیونکہ ابھی بھی مسلمانوں کا ایک طبقہ اپنی دینی تعلیم پر قائم ہے اور ابھی بھی قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہنا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک وقت میں اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب بن جائے اور اس کے ماننے والے سب دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے زیادہ ہو جائیں۔ اس لئے وہ اپنی پوری کوشش اسلام کی مخالفت میں کر رہے ہیں کہ کس طرح اس کو ختم کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرے جہاں تک مسلمان علماء اور بادشاہوں کا سوال ہے تو اس کی پیشگوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی تھی کہ ایک وقت کے بعد نہ انصاف پسند بادشاہ مسلمانوں میں رہیں گے اور نہ ہی علم وعمل والے علماء رہیں گے۔ قرآن کریم کی سمجھ ان کو نہیں ہوگی بلکہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ایسے حالات میں پھر خدا تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجے گا جو دین اسلام کی حقیقت دنیا کو بتائے گا، مسلمانوں کی بھی صحیح رہنمائی کرے گا اور دنیا کو بھی بتائے گا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور اسلام کی تعلیم پر جو الزام لگائے جاتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو آپ کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے، اعتراض کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس کی حقیقت کیا ہے، وہ دنیا کو بتائے گا کہ تم جس نبی اور جس دین کو دنیا کے لئے تباہ کن تصور کرتے ہو وہی اصل میں دنیا کی بقا کا ضامن اور نجات دہندہ بھی ہے۔ گھریلو، عائلی معاملات اور بچوں کی تربیت سے لیکر آپس کے معاشرتی تعلقات، رشتوں کے حقوق اور معاشرے کے حقوق تک اور تجارتی لین دین اور حکومت چلانے کے طریق سے لیکر بین الاقوامی تعلقات اور حکومتوں کے آپس کے تعلقات اور دنیا کے امن کی ضمانت اور بین المذاہب تعلقات تک اسلام کی حقیقی تعلیم وہ آنے والا مسیح و مہدی بتائے گا۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے اسلام پر اس اعتراض کو بھی بڑی شدت سے پیش کرتے ہیں کہ اسلام جنگجو مذہب ہے وہ یہ بھی بتائے گا اور اس اعتراض کو بھی ردّ کرے گا کہ اسلام جنگوں کے ذریعہ پھیلا اور یہ نہ ہی جنگجو مذہب ہے اور یہ سب کچھ قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے ثابت کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی اس بات کے گواہ ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح ومہدی نے آنا تھا وہ آیا اور اس نے اپنے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ مسیح ومہدی کی آمد سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ نشانیاں اور خدا تعالیٰ کے اپنی کتاب میں بیان کردہ حالات ونشانات جو اس آنے والے مسیح ومہدی کے زمانے سے متعلق تھے ہم نے پورا ہوتے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں، چاند سورج گرہن کی رمضان کے مہینے اور خاص تاریخوں میں لگنے کی نشانی کو مشرق ومغرب کے اخبارات نے آپ کے دعوے کے بعد پورا ہونے کی خبر کے ساتھ آج سے تقریباً 120 سال پہلے محفوظ کرلیا۔ بہرحال ان پیشگوئیوں اور نشانات کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں اور جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اعتراضات ہیں ان میں سب سے بڑا اعتراض جسے آج کل دنیا میں پیش کیا جاتا ہے اور بڑی شدت سے مغربی میڈیا بھی اور اسلام مخالف طاقتیں بھی پیش کر رہی ہیں وہ اسلام کی جنگجوانہ تعلیم اور اسلام کا شدت پسند اور دہشتگرد مذہب ہونا ہے۔ حقیقت میں یہ ایسا اعتراض ہے جس کا اسلامی تعلیم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعتراض کو ردّ کر کے اسلامی جنگوں اور جہاد کی حقیقت کھول کر بتائی ہے۔ پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ہی ہیں جو صحیح رنگ میں اس حقیقت کو جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ اس حقیقت کو بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں: ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اسلامی جنگ بالکل دفاعی جنگ تھے۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خادموں کو مکہ والوں نے برابر تیرہ سال تک خطرناک ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور طرح طرح کے دکھ ان ظالموں نے دیئے۔ چنانچہ ان میں سے کئی قتل کئے گئے اور بعض برے برے عذابوں سے مارے گئے۔ چنانچہ تاریخ پڑھنے والے پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ بیچاری عورتوں کو سخت شرمناک ایذاؤں کے ساتھ مار دیا یہاں تک کہ ایک عورت کو دو اونٹوں سے باندھ دیا اور پھر ان کو مخالف جہات میں دوڑا دیا اور اس بیچاری کو چیر ڈالا۔ اس قسم کی ایذا رسانیوں اور تکلیفوں کو برابر تیرہ سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاک جماعت نے بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ برداشت کیا۔ اس پر بھی انہوں نے اپنے ظلم کو نہ روکا اور آخر کار خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ کیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے ان کی شرارت کی اطلاع پا کر مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی پھر بھی انہوں نے تعاقب کیا اور آخر جب یہ لوگ پھر مدینہ پر چڑھائی کر کے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے حملوں کو روکنے کا حکم دیا کیونکہ اب وہ وقت آ گیا تھا کہ اہل مکہ اپنی شرارتوں اور شوخیوں کی پاداش میں عذاب الٰہی کا مزہ چکھیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے جو پہلے وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں گے تو عذاب الٰہی سے ہلاک کئے جائیں گے وہ پورا ہوا۔ خود قرآن شریف میں ان لڑائیوں کی وجہ صاف لکھی ہے فرمایا: اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُ ۙ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ بِغَیۡرِ حَقٍّ یعنی ان لوگوں کو مقابلے کی اجازت دی گئی جن کے قتل کے لئے مخالفوں نے چڑھائی کی۔ اس لئے اجازت دی گئی کہ ان پر ظلم ہوا اور خدا تعالیٰ مظلوم کی حمایت کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ مظلوم ہیں جو ناحق اپنے وطنوں سے نکالے گئے ان کا گناہ بجز اس کے اور کوئی نہ تھا کہ انہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے۔

فرماتے ہیں: یہ وہ آیت ہے جس سے اسلامی جنگوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں جنگ کی اجازت دی گئی۔ پھر جس قدر رعایتیں اسلامی جنگوں میں دیکھو گے، جنگ کی اجازت کے بعد بھی بعض شرطیں ہیں۔ فرمایا: یہ رعایتیں جنگوں میں دیکھو گے ممکن نہیں کہ موسوی یا یشوعی لڑائیوں میں اس کی نظیر مل سکے۔ موسوی لڑائیوں میں لاکھوں بے گناہ بچوں کا مارا جانا بوڑھوں اور عورتوں کا قتل باغات اور درختوں کا جلا کر خاک سیاہ کر دینا تورات سے ثابت ہے مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود اس کے کہ ان شریروں سے وہ سختیاں اور تکلیفیں دیکھی تھیں جو پہلے کسی نے نہ دیکھی تھیں پھر ان دفاعی جنگوں میں بھی بچوں کو قتل نہ کرتے، عورتوں اور بوڑھوں کو نہ مارتے، راہبوں سے تعلق نہ رکھنے اور کھیتوں اور ثمر دار درختوں کو نہ جلانے اور عبادتگاہوں کے مسمار نہ کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

آپ فرماتے ہیں: اسرائیلی نبیوں کے زمانے میں جیسا شریر اپنی شرارتوں سے باز نہ آتے تھے اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی مخالفت میں بھی حد سے نکل گئے تھے۔ پس اسی خدا نے جو رؤف ورحیم بھی ہے، پھر شریروں کیلئے اس میں غضب بھی ہے، ان کو ان جنگوں کے ذریعہ جو انہوں نے ہی پیدا کی تھیں سزا دے دی۔

فرمایا کہ لوط کی قوم سے کیا سلوک ہوا۔ نوح کے مخالفوں کا کیا انجام ہوا۔ پھر مکہ والوں کو اگر اس رنگ میں سزا دی تو کیوں اعتراض کرتے ہو؟ کیا کوئی عذاب مخصوص ہے کہ طاعون ہی ہو یا پتھر برسائے جائیں۔ خدا جس طرح چاہے عذاب دے دے۔

فرماتے ہیں: سنت قدیمہ اس طرح پر جاری رہی ہے اگر ناعاقبت اندیش اعتراض کرے تو اسے موسیٰ کے زمانہ اور جنگوں پر اعتراض کا موقع مل سکتا ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی رعایت روا نہیں رکھی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ آج کل عقل کا زمانہ ہے اور اب یہ اعتراض کوئی وقعت نہیں رکھ سکتے کیونکہ جب کوئی مذاہب سے الگ ہو کر دیکھے گا تو اسے صاف نظر آ جائے گا کہ اسلامی جنگوں میں اوّل سے آخر تک دفاعی رنگ مقصود ہے اور ہر قسم کی رعایتیں روا رکھی ہیں۔ پس عقل کی آنکھ سے دیکھنا ضروری ہے اور ہمیں ان کو دکھانا ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں مجھ سے جب کوئی آریہ یا ہندو اسلامی جنگوں کی نسبت دریافت کرتا ہے تو اسے میں نرمی اور ملاطفت سے یہی سمجھاتا ہوں کہ جو کفار مارے گئے وہ اپنی ہی تلوار سے مارے گئے جب ان کے مظالم کی انتہا ہو گئی تو آخر ان کو سزا دی گئی اور ان کے حملوں کو روکا گیا۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ اس کی یہی تعلیم ہے کہ کسی سے تعرض نہ کرو جنہوں نے سبقت نہیں کی ان سے احسان کرو۔ بلاوجہ لڑو نہیں۔ جو پہلے لڑائی شروع نہیں کرتے ان سے نہ صرف صَرفِ نظر کرنا ہے بلکہ ان سے احسان کا سلوک کرو اور ابتدا کرنے والوں اور ظالموں کے مقابلہ میں بھی دفاع کا لحاظ رکھو حد سے نہ بڑھو۔ اسلام کی ابتدا میں ایسی مشکلات درپیش تھیں کہ ان کی نظیر نہیں ملتی۔ ایک کے مسلمان ہونے پر مرنے مارنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ کفار میں سے جب کوئی مسلمان ہوتا تھا تو مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے تھے اور ہزاروں فتنے بپا ہوتے تھے اور فتنہ تو قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ پس امن عامہ کے قیام کے لئے مقابلہ کرنا پڑا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: پھر منجملہ اور جزئیات کے غلامی کے مسئلہ پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے غلاموں کے آزاد کرنے کی تعلیم دی ہے اور تاکید کی ہے اور جو اور کسی کتاب میں نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب مکہ والوں نے آپ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپ کو پہنچاتے رہے آپ کے صحابہ کو سخت سخت تکلیفیں دیں جن کے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ اس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپ نے کام لیا وہ ظاہر بات ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکہ کا موقع ملا تو اس وقت ان تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکہ والوں نے تیرہ سال تک آپ پر اور آپ کی جماعت پر کی تھیں آپ کو حق پہنچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپ پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ان تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے اس لئے اگر آپ میں قوت غضبی ہوتی یعنی غصہ سے صرف کام لینا

ہوتا آپ نے اور بدلے لینے ہوتے اور کینے رکھنے ہوتے تو وہ فتح مکہ کا بڑا عجیب موقع انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے مگر آپ نے کیا کیا، آپ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کہا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

پس اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایسے حالات میں رحم اور شفقت کا سلوک فرماتے ہیں تو آج کل جبکہ اسلام کو بحیثیت دین تلوار کے زور سے ختم کرنے کی کوئی حکومت اور کوئی طاقت کوشش نہیں کر رہی پھر کس طرح یہ جائز ہے کہ غیر مسلموں کو ظلم سے مارا جائے جن میں معصوم بچے بھی ہیں عورتیں بھی ہیں بوڑھے بھی ہیں اور پادری بھی ہیں اور مذہبی رہنما بھی ہیں۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا اور حقیقی اسلام کو پہچانا۔ دوسرے مسلمان اس انتظار میں ہیں کہ کوئی خونی مہدی آئے گا اور پھر جنگوں کا اجراء کرے گا لیکن وہ اپنے اس خیال میں ہیں جس نے آنا تھا وہ آ گیا اور امن اور پیار اور محبت سے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کے لئے ایک جماعت قائم کر گیا۔ پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ غیر مسلموں کے منہ بھی اسلام کی حقیقی تعلیم بتا کر بند کریں اور مسلمانوں کو بھی بتا دیں کہ اب اگر تم اسلام کی ترقی دیکھنا چاہتے ہو اور اس کا حصہ بننا چاہتے ہو تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر ہی کر سکتے ہو یہ، اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ کسی خونی مہدی نے نہیں آنا۔ اب اسلام نے پھیلنا ہے اور یقیناً پھیلنا ہے اور اپنی امن پسند تعلیم سے پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

اور اب دنیا کی بقا ہے تو اس میں کہ اسلام کو قبول کرے اب مسلمانوں نے اپنی ترقی کو دیکھنا ہے تو صرف اس مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ کر دیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اور وہی مسیح و مہدی جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آیا اور جس نے جماعت کا ایک سلسلہ قائم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر اسلام کی عظمت کو قائم کرنے کے لیے اپنی تمام تر طاقتوں اور اپنی صلاحیتوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کو کرنے والے ہوں اور دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے والے ہوں حقیقی پیغام کو پھیلانے والے ہوں اور دنیا کو بتائیں کہ آج اگر تمہاری بقا ہے تو اسلام میں ہے ورنہ دنیا تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ یہ تباہ ہو جائے گی اور اس کو بچانے والا کوئی دین نہیں اور صرف دین اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو عقل بھی عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجے تک جاری رہا بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: امسال جلسہ سالانہ کی مجموعی حاضری 41073 ہے۔ جس میں سے مستورات کی حاضری 20455 اور مرد حضرات کی حاضری 20618 ہے۔ اس کے علاوہ جو تبلیغی مہمان شامل ہوئے ہیں ان کی تعداد 1055 ہے۔

اس جلسہ میں 88 ممالک کی نمائندگی ہوئی اور 6118 مہمان مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کیے۔ سب سے پہلے افریقن احباب پر مشتمل گروپ نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔ پھر ملک میسیڈونیا سے آئے ہوئے نومبائعین نے میسیڈونین زبان میں ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔ اس نظم کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”مجھے ایک ایسی جگہ کا علم ہوا ہے جہاں اللہ کے سب سے پیارے بندے کی آرام گاہ ہے۔ اے پرندو! اگر تم مدینہ کے اوپر سے پرواز کرو تو ہمارے پیارے رسول کو ہمارا سلام کہنا۔ ہمارا دل ان کے لیے بے قرار ہے۔ مجھے ایک ایسی جگہ کا علم ہوا ہے جہاں اللہ کا ایک پیارا بندہ آرام کر رہا ہے۔ اے پرندو! اگر تم قادیان کے اوپر سے پرواز کرو تو ہمارے امام کو ہمارا سلام کہنا۔ میرا دل آپ کے لیے بے قرار ہے۔

مجھے ایک ایسی جگہ کا علم ہوا ہے جس کے بارہ میں سب کہتے ہیں کہ وہاں اللہ کا ایک پیارا بندہ آتا ہے۔ اے پرندو! اگر تم جلسہ سالانہ کے اوپر سے پرواز کرو تو ہمارے پیارے حضور کو ہمارا سلام کہنا۔ میرا دل آپ کیلئے بے قرار ہے۔

اسکے بعد سپینش زبان میں ترنم کے ساتھ ایک دعائیہ نظم پیش کی گئی۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق جرمن زبان میں خدام نے ایک ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد ملک کوسووو سے آنے والے احمدی احباب اور نوجوانوں نے اپنی مقامی زبان میں ترانہ پیش کیا۔ آخر پر جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء نے خلافت کے ساتھ عہد و وفا کا تعلق باندھنے کے مضمون پر مشتمل دعائیہ نظم پیش کی۔ بڑے روح پرور ماحول میں یہ سب نظمیں اور ترانے پیش کیے جا رہے تھے۔ جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کیے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اُٹھا۔ ہر چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی محبت، عقیدت اور فدائیت کا اظہار بڑے جوش سے کر رہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل عشق و محبت کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے اور آنکھیں پرنم تھیں۔

اس ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے عشاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لیے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نومبائعات کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق 7 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبائعات نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان نومبائعات کی تعداد 38 تھی اور 14 بچے بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔ ان خواتین کا تعلق جرمنی، ناروے، ترکی، کردستان، عراق، کوسووو، افغانستان، شام، فرانس اور ہالینڈ سے تھا۔ ان میں سے 9 ایسی خواتین تھیں جنہوں نے جلسہ کے دنوں کے دوران بیعت کی توفیق پائی تھی۔

حضور انور کے استفسار پر کہ یہ نومبائعات کہاں سے ہیں؟ نیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعات نے بتایا کہ یہ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والی نومبائعات بہنیں ہیں۔ صرف جرمنی سے نہیں بلکہ دوسرے مختلف ممالک سے بھی آئی ہیں۔

☆ فرانس سے آنے والی ایک خاتون نے عرض کیا میں نے آج ہی بیعت کی سعادت حاصل کی ہے۔ موصوفہ نے اپنے خاوند اور بچوں کے لیے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ ان کے خاوند کا تعلق مراکش سے ہے اور یہ خود فرانس سے ہیں۔

☆ ایک ترک خاتون جو دو ماہ قبل احمدی ہوئی ہیں، موصوفہ نے اپنے والد کے لیے دعا کی درخواست کی۔ ان کے والد احمدیت کے بہت زیادہ مخالف ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کیا آپ مخالفت کا یہ بوجھ اُٹھانے کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے آج کے اختتامی خطاب میں صحابہ رضوان اللہ علیھم کی قربانیوں کے واقعات سنے ہوں گے۔

☆ ایک جرمن نومبائع خاتون نے بتایا کہ اسکا تعلق گیزن کے علاقہ سے ہے اور اس نے ابھی بیعت کی ہے۔ وہ گیزن کی مسجد بیت الصمد کے افتتاح کے پروگرام میں شامل ہوئی تھی۔ اور وہاں اس نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنائی تھی۔

☆ ایک ترک خاتون نے بتایا کہ اس نے دس ماہ قبل بیعت کی تھی اور اس کے والدین ترکی میں ہیں اور احمدیت کے خلاف ہیں لیکن وہ احمدیت کے پیغام کو آگے پہنچانے کے مشن کے لیے تیار ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ابھی فی الحال بتانے کی ضرورت نہیں ہے اگر وہ مخالفت کریں گے تو بے شک ابھی نہ بتائیں۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا نام sibel ہے حضور انور میرا عربی نام رکھ دیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ ترک مسلم ہیں نام تو آپ کا ٹھیک ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے عائشہ نام تجویز فرمایا۔

☆ ایک افغانی نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ اس نے گیارہ دن قبل بیعت کی ہے۔ اس پر حضور انور نے تبسم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے ٹھیک دن یاد رکھے ہوئے ہیں۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں اپنے والدین کی قبول احمدیت کے لیے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ حضور انور نے موصوفہ سے دریافت فرمایا کہ کونسی زبان بولتی ہیں۔ پشتو یا فارسی، اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہ فارسی بولتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظمیں پڑھتی ہیں؟

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

کیا آپ یہ سمجھتی ہیں؟ بعد ازاں حضور انور نے سادہ کاغذ پر فارسی زبان میں یہی شعر لکھ کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ کیا موصوفہ اسے پڑھ سکتی ہیں؟ چنانچہ موصوفہ نے فارسی زبان میں وہ تحریر پڑھی اور حضور انور کو جزاک اللہ کہا۔

☆ کرد (عراق) سے تعلق رکھنے والی ایک نومبائع خاتون نے جو کہ اس وقت ہالینڈ میں مقیم ہے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور بتایا کہ اس کے خاوند احمدی نہیں ہیں اور اس کے احمدیوں سے روابط بھی نہیں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جب تک خاوند کی رائے نہیں بدلتی تو ان حالات میں فی الحال اسے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اپنے حسن اخلاق سے ان سے ایسا برتاؤ کریں کہ وہ خود بخود اس طرف مائل ہو جائیں۔ حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے عرض کیا کہ اس کی ایک بیٹی بھی ہے اور اس کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ گیمبیا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ ان کے خاوند نے انہیں طلاق دے دی ہے اور ان کے تین لڑکے ہیں اور وہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی ہیں۔ حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا اس کے خاوند نے احمدی ہونے کی وجہ سے طلاق دی ہے اور کیا بچے اس کے ساتھ رہتے ہیں؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ اس کے خاوند نے احمدی ہونے کی وجہ سے طلاق نہیں دی اور بچے کبھی اس کے پاس ہوتے ہیں اور کبھی باپ کے پاس۔ موصوفہ نے دوبارہ شادی کے لیے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ ایک نومبائعہ خاتون نے بتایا کہ اس کا نام رقیہ ہے اور ان کا تعلق ملک مالی سے ہے۔ 18 سال قبل بیعت کی تھی اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اس کی فیملی احمدیت قبول نہیں کر رہی۔ بہت زیادہ مخالفت ہے۔ تین بھائیوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ والد کی عمر 78 سال ہے اور وہ احمدی نہیں ہیں۔ وہ اپنے باپ کے لیے کیا کر سکتی ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا انہیں اپنے والد کے لیے دعا کرنی چاہئے۔ موصوفہ نے اپنی بیٹی صفیہ جس کی عمر نو سال ہے اور وہ بیمار ہے اس کی صحت کے لیے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ ایک خاتون نے اپنی بیمار والدہ کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہوئے بتایا کہ وہ خود بھی امید سے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اور بیمار بچی کو پیار دیا۔ نومبائعات خواتین کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بج کر 32 منٹ پر ختم ہوا۔

فلسطین سے آنے والی تین احمدی بہنوں کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں فلسطین سے آنے والی تین احمدی بہنوں سماح عبدالجلیل صاحبہ، امل عبدالجلیل صاحبہ اور سحر محمود صاحبہ نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

امل عبدالجلیل صاحبہ اور سحر محمود صاحبہ کو احمدی ہونے کی بنا پر طلاق دے دی گئی۔ ان دونوں بہنوں کی 1/3 کی وصیت بھی ہے۔ گزشتہ دو سالوں سے جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شامل ہو رہی ہیں اور اس سال جرمنی کے جلسہ میں بھی شامل ہونے کی توفیق ملی۔ ان کے اس سفر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

کا واحد مقصد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات تھا۔حضور انور کے حالیہ دورہ جرمنی کے آغاز میں وقت کم ہونے کے باعث ملاقات کے دوران ان تین بہنوں کے حصہ میں جو وقت آیا اس میں یہ یکدم گھبرا گئیں ۔ نیز کوئی ترجمہ کرنے والا بھی نہ تھا اس لیے ان کی حضور انور سے کوئی بات نہ ہوئی۔

پھر جب حضور انور نے عرب احمدیوں اور مہمانوں کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا تو ان بہنوں نے بھی حضور انور سے بات کرنے کے لیے ہاتھ کھڑا کیا لیکن وقت کی کمی کے باعث ان کی باری نہ آئی۔

اس صورت حال کو دیکھ کر یہ بہت پریشان تھیں کہ شاید اللہ تعالیٰ ہم پر ناراض ہے کیونکہ ہمیں خلیفہ وقت سے ملاقات کا موقع نہیں مل رہا۔ چنانچہ نومبائعات کی حضور انور سے ملاقات ہوئی تو انہیں بھی ان کے ساتھ بیٹھنے کا موقع مل گیا۔ اس مجلس کے آخر پر حضور انور نے انہیں ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔جس میں انہوں نے حضور انور سے بات بھی کی اور درخواست دعا بھی کی ۔ اس کے بعد اس قدر جذباتی ہوئیں کہ زار وقطار روئے جا رہی تھیں۔

انہوں نے بتایا: جلسہ جرمنی میں شامل ہونا ہمارے لیے کسی معجزہ سے کم نہ تھا۔لیکن دعا اور توکل علی اللہ سے باوجود اسباب کی کمی کے بھی اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری کر دی ۔ اس مرحلہ سے گزرنے کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس کے دل میں خلیفہ وقت سے ملاقات کی سچی خواہش ہے اور وہ اس کے لیے کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تمام مشکلات کو راہ سے اُٹھا دیتا ہے۔شروع میں جب خلیفہ وقت سے ہماری ملاقات ہوئی تو ہمارا خیال تھا کہ ہمارے پاس خاصا وقت ہوگا لیکن یہ تو بہت ہی کم وقت تھا جو پلک جھپکتے ہی گزر گیا اور ہم اپنے دل میں حضور انور سے بات نہ کرنے کا ارمان لیے واپس آئے۔

ہماری حالت ناگفتہ بہ تھی کیونکہ ہمیں احساس ہونے لگا تھا کہ شاید خدا تعالیٰ ہم سے ناراض ہے اس لیے اس کے خلیفہ سے ہم ملاقات میں کوئی بات نہیں کر سکے۔ بلکہ ہم تو حضور انور سے اپنا تعارف بھی نہیں کروا پائے۔ چنانچہ ہم اگلے دنوں میں روتی رہیں اور توبہ استغفار کرتی رہیں اور خدا تعالیٰ سے حضور انور کے ساتھ ملاقات ہونے کی دعا کرتی رہیں ۔ الحمد للہ کہ دو روز بعد معجزانہ طریق پر ہماری ملاقات ہو گئی جس میں ہم نے حضور انور سے اپنے دل کی اکثر باتیں کرلیں ۔ یہ ملاقات ایسی محبت بھری گھڑیوں پر مشتمل تھی کہ ہمارا گزشتہ احساس جاتا رہا اور دل خوشی کے جذبات سے بھر گیا۔

سماح صاحبہ کہتی ہیں: میں نے خلیفہ وقت کو نہایت خاکسار اور بَاخِعٌ عَلٰى نَفْسِہٖ پایا۔حضور کی یہ کیفیت دیکھ کر میرے دل کی گہرائیوں سے خلیفہ وقت کے لیے بہت دعائیں نکلیں۔

سحر محمود صاحبہ کہتی ہیں: میں نے دعا کی تھی خدایا مجھے خلیفہ وقت کے ساتھ ملاقات کے دوران کوئی ایسا نشان دکھانا جس سے میرا دل مطمئن ہو جائے ۔ چنانچہ دوران ملاقات میں نے حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک خاص نور دیکھا جس سے میرا دل سکینت سے بھر گیا۔

امل صاحبہ کہتی ہیں: میں نے دعا کی تھی کہ خلیفہ وقت سے پہلی ملاقات میں مجھے یہ احساس ہو کہ میں زمین پر خدا تعالیٰ کے نمائندے سے مل رہی ہوں ۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک تو حضو انور بہت خاکسار اور بَاخِعٌ عَلٰى نَفْسِہٖ ہیں ۔ دوسرے حضور انور نے ہماری پریشانی کو دیکھ کر بڑے پیار سے ہمارا خوف دور کرنے کے لیے بہت ہی پُر لطف طریق پر ہم سے باتیں کیں اور اس کا یہ اثر ہوا کہ ملاقات کے آخر پر ہم سب ہنس رہے تھے۔

حضور انور کی اقتدا میں نماز کا احوال بیان کرتے ہوئے سماح صاحبہ کہتی ہیں: نماز کے دوران سورۃ فاتحہ اور دیگر تلاوت کی جانے والی آیات کے معانی سمجھ آتے تھے۔ مجھے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول کی اس جلسہ میں جا کر سمجھ آئی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذکر کی مجالس کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں ۔ اسی طرح حضور انور کی محبت اور شفقت کو دیکھ کر رؤف اور حلیم کے معانی بھی سمجھ میں آئے۔حضرت آپا جان سے بھی ہماری ملاقات ہوئی ۔آپ اپنے شوہر کی صفات کی تصویر ہیں ۔ جلسہ کے دوران ہم کوشش کر کے گرین ایریا میں وہاں بیٹھے جہاں سے حضور انور کو قریب سے دیکھا جا سکتا تھا۔ بیت السبوح سے حضور انور کی روانگی کے وقت لوگ باہر جمع ہو چکے تھے ان کو دیکھ کر مجھے اہل یثرب یاد آگئے جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے انتظار میں شہر سے باہر کھڑے تھے۔اس جلسہ نے عموماً ہمارے ذہنوں میں عہد نبوی اور اخلاق محمدی کی یاد تازہ کر دی۔

جلسہ ہر لحاظ سے منظم تھا اور ڈیوٹیوں والے خدام ہر لحاظ سے بہترین لوگ تھے۔ہمیں کسی طور کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

اس جلسہ میں ان کی چوتھی غیر احمدی بہن لمیس عبدالجلیل صاحبہ بھی ان کی دعوت پر آئی ہوئی تھیں ۔ اس نے استونیا کے ایک نومسلم سے شادی کی ہے اور وہیں پر رہائش پذیر ہے۔ اس کے بارہ میں امل عبدالجلیل بیان کرتی ہیں کہ میں نے جب اپنی بہن لمیس کو دیکھا تو اس نے حجاب نہیں پہنا تھا۔ اس حالت میں اسے دیکھ کر مجھے شدید دھچکا لگا۔ میں نے کہا کہ یہ تو بڑی مودب اور متدین تھی۔ پھر میں نے دعا کی کہ خدایا تو اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا اور لمیس جیسوں کو بھی ایمان کی دولت عطا فرما۔

جلسہ کے دوسرے روز جب ہم حضور انور کا خطاب سننے کے لیے گرین ایریا میں بیٹھے تو لمیس کو بھی ہمارے ساتھ بیٹھنے کا موقع مل گیا۔ اور جب حضور انور تشریف لے گئے تو ہماری اس بہن نے کہا کہ میرے اندر بہت سی تبدیلیاں ہوئی ہیں جن کی بنا پر میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ یہ سنتے ہی میں رو پڑی اور اسے بتایا کہ میں نے تمہارے لیے بہت دعا کی تھی الحمد للہ اس نے بیعت بھی کرلی اور حجاب بھی اوڑھ لیا۔

اس کے بعد استونیا کے وفد میں اس کی حضور انور سے ملاقات بھی ہو گئی ۔ الحمد للہ۔ انہوں نے بعد میں رؤیا میں دیکھا کہ وہ ایک بڑی جماعت کے درمیان کھڑی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ تمہیں بہت زیادہ مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس کے بعد اس نے جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ پہلی کتاب جو اس نے پڑھنی شروع کی ہے وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ بہت اعلیٰ درجے کی کتاب ہے۔

نومبائعین کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سات بج کر 40 منٹ پر نومبائع مرد حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ ان نومبائعین کی تعداد 22 تھی۔ جن میں جرمنی، عرب، ترکی، پولینڈ اور افغانستان سے تعلق رکھنے والے نومبائع شامل تھے۔

☆افغانستان سے تعلق رکھنے والے نومبائع نے عرض کیا کہ وہ فارسی اردو، جرمن اور پشتو زبان بول سکتے ہیں ۔ یہاں جرمنی میں مجھے ساڑھے تین سال ہو گئے ہیں ۔ ابھی میرے انٹرویو کا جواب نہیں آیا۔ اسی طرح ابھی شادی بھی نہیں ہوئی ۔ 27 سال عمر ہے۔ موصوف نے دعا کی درخواست کی ۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے شادی بھی ہو جائے گی۔

☆ایک دوست نے اپنی تکالیف اور پریشانیاں دور ہونے کے لیے دعا کی درخواست کی ۔ اس پر حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ آپ کی تکالیف دور فرمائے ۔ آپ کی تمام مشکلات دور فرمائے۔

☆ملک سیریا سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع نے عرض کیا۔ میرے چار بھائی تھے جو سیریا کے فسادات میں مارے جا چکے ہیں ۔ اب والدہ اکیلی ہیں اور اردن میں مقیم ہیں ۔ دعا کریں کہ والدہ یہاں میرے پاس آ جائیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میرا تعلق ترکی سے ہے۔ میں نے بیعت کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ آپ کے ایمان، ایقان میں مضبوطی پیدا کرے۔

☆ایک عرب نومبائع نے عرض کیا کہ مجھے ظاہری طور پر جلد کی بیماری کی تکلیف ہے ۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

☆ایک نومبائع نے عرض کیا کہ حضور انور دعا کریں کہ شام اور پوری دنیا میں امن قائم ہو جائے ۔ اس پر حضور انور نے فرمایا میں نے اپنے خطابات اور خطبہ جمعہ میں اسی پر بات کی ہے اور توجہ دلائی ہے۔

☆ایک جرمن نومبائع نے سوال کیا کہ ملاقات کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، آپ اپنی انتظامیہ سے رابطہ کریں ۔ اطلاع دے دیں، آپ کی ملاقات ہو جائے گی۔

☆ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میرے ہاں دو ماہ کے بعد بچہ پیدا ہونے والا ہے بچے کے لیے اور میری ہدایت کے لیے دعا کریں ۔ میں نے بیٹے کا نام احمد رکھا ہے ۔ پہلے بیٹے کا نام محمد ہے ۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ایک نومبائع نے سوال کیا کہ اطاعت کی تعلیم دی جاتی ہے ۔ اطاعت کی حد کیا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: معروف کی اطاعت کی تعلیم ہے ۔ جو بھی معروف فیصلہ ہو اس کی اطاعت ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ نے شریعت اتاری، شریعت کی تعلیم اور احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا اطاعت ہے ۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میری اطاعت کرو تو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق عبادت کرنا ہی اطاعت ہے۔ قرآن کریم نے جو احکامات دیئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشادات فرمائے ہیں اور احکامات دیئے ہیں، خلیفۃ المسیح اس کے علاوہ کچھ کہہ ہی نہیں سکتا تو یہی اطاعت کا حکم ہے ۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا۔ اس پر ایک شخص کو حاکم مقرر کیا گیا تا کہ لوگ اس کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں ۔ اس شخص (حاکم) نے ایک موقع پر آگ جلوائی اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ آگ میں کود جائیں ۔ بعض نے اس کی بات نہ مانی اور کہا کہ آگ سے بچنے کے لیے مسلمان ہوئے ہیں لیکن کچھ افراد آگ میں کودنے کے لیے تیار ہو گئے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپ ؐ نے فرمایا اگر یہ لوگ کود پڑتے تو ہمیشہ ہی آگ میں رہتے ۔ تو اس طرح کھلی معصیت والے کاموں میں اطاعت واجب نہیں ۔ حضور انور نے فرمایا آج کل طالبان، داعش جو ظالمانہ احکام جاری کرتے ہیں کہ یہ کرو، کود جاؤ، چھلانگ لگا دو تو یہ اطاعت نہیں ہے۔ اس کے نتیجہ میں تو جہنم ہے۔

☆ایک جرمن مہمان نے عرض کیا کہ میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں ان کے لیے دعا کی درخواست ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں نے 27/اپریل 2017 کو بیعت کی تھی میں اپنے لیے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں تو اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ میں احمدی ہوں ۔ میں نے آج ہی بیعت کی ہے۔ سیریا میں ہمارا گھر تباہ ہو چکا ہے ۔ میرے والدین وہاں گاڑی میں سو رہے ہیں ۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ میں یہاں آ گیا ہوں ۔ ان کے لیے مدد اور دعا کی درخواست ہے ۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ایک سیرین نومبائع نے عرض کیا کہ ہم دو بھائی یہاں ہیں ۔ دو بھائی ترکی میں ہیں ۔ والدین میں سے ایک لبنان میں ہیں اور ایک سیریا میں ہیں دعا کریں کہ ہم سب اکٹھے ہو جائیں ۔ اس پر حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

نومبائعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بج کر پانچ منٹ تک جاری رہی ۔ آخر پر تمام نومبائعین نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی اور شرف مصافحہ بھی پایا۔

اب پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ کارلسروہے سے بیت السبوح (فرنکفرٹ) کے لیے روانگی تھی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ یہاں سے فرنکفرٹ کے لیے روانہ ہوا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

جلسہ گاہ کے احاطہ سے باہر نکل رہی تھی تو راستہ کے دونوں اطراف کھڑے ہزار ہا لوگ مرد و خواتین اور بچیوں نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ احباب جماعت مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔ بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔

قریباً ایک گھنٹہ 45 منٹ کے سفر کے بعد دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دس بج کر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیعت کرنے کے بعد مہمانوں کے تاثرات

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 33/افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق 11 مختلف اقوام سے تھا۔ بیعت کی سعادت پانے والے احباب کی خوشی ناقابلِ بیان تھی۔ بعض احباب نے بیعت کے بعد اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا جو درج ذیل ہے۔

☆ پرتگال میں رہائش پذیر گنی بساؤ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست صالح گانو صاحب کو جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کرنے کی توفیق ملی، وہ بیان کرتے ہیں: یہاں آنے سے پہلے بالکل مطمئن نہیں تھا اور میرے دل و دماغ میں کئی شکوک و شبہات تھے لیکن یہاں کے ماحول اور خلیفۂ وقت کے خطابات کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا اور میں نے یہ مشاہدہ کیا کہ خلیفہ وقت اپنے خطابات کو قرآنِ کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔ حضور انور کے خطابات سن کر میرا دل اب مطمئن ہو گیا اور مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارہ میں آگاہی ہوئی۔ چنانچہ مجھے بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے۔ موصوف نے کہا: ہماری گنی بساؤ کی قوم غفلت کی نیند سو رہی ہے اسے بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ اس سچائی کو تسلیم کر سکیں۔

☆ پرتگال میں رہائش پذیر مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک دوست محسن زہدی صاحب کو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت اور بیعت کرنے کی سعادت بھی عطا ہوئی۔ واپسی کی جلد ٹکٹ کی وجہ سے ان کی پرتگال کے وفد کے ساتھ حضور انور سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ جانے سے پہلے انہوں نے آڈیو پیغام میں جماعت اور خلیفہ وقت سے اپنے پیار اور محبت کا اظہار کچھ اس طرح کیا: ’’السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں جماعت احمدیہ کا انتہائی شکر گزار ہوں جس نے مجھے سچے، حقیقی اور مطہر اسلام کی راہ دکھائی جو میں نے کہیں اور نہیں پائی۔ میں نے احمدیت میں سچی اخوت اور مل جل کر کام کرنے کی روح دیکھی جو شاذ و نادر ہی کہیں نظر آتی ہے۔ میں اس وقت کے لیے جو میں نے ان دنوں یہاں گزارا ہے شکر گزار ہوں کیونکہ میں نے اسلام کے بارہ میں یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر خلیفہ وقت سے ملاقات کا موقع تو نہیں مل سکا لیکن میں ان کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگلی دفعہ ضرور ملاقات ہو گی۔ شکریہ احمدیہ۔ مع السلام‘‘

☆ بلجیم سے Akjoua Somia صاحبہ جن کا تعلق مراکش سے ہے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئیں۔ ایک سال زیر تبلیغ رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئی ہیں۔ موصوفہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ: حضور انور کا خطاب بڑا ایمان افروز تھا۔ حضور انور کے خطابات اور ہدایات نے میرے اندر تبدیلی پیدا کی۔ میری ساری پریشانی اور ڈر جاتا رہا اور میں نے اپنے اندر ایک نئی تبدیلی محسوس کی اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

☆ البانیا سے آنے والے ایک مہمان Dalip Gjergji صاحب جو گزشتہ سال بھی جلسہ جرمنی پر آئے تھے۔ حضور انور نے ان سے پچھلے سال اور اس سال کے جلسہ میں فرق کے بارہ میں پوچھا۔ موصوف نے کہا: دونوں دفعہ جلسہ سے بہت متاثر ہوئے اور حضور انور کے خطابات نے ان کے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے جس کی وجہ سے موصوف نے جلسہ کے آخری دن بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی جبکہ ان کے بیٹے جو کہ اس ملاقات میں موجود تھے، نے پچھلے سال بیعت کی۔ حضور نے ان کو ایمان و استقامت کی دعا دی۔

☆ لتھوانیا سے آنے والے ایک مہمان Tomas-Rachmanovas صاحب بیان کرتے ہیں: میں لتھوانیا سے اپنی اہلیہ اور دو بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوا۔ میں نے جلسہ کو یوٹیوب پر دیکھا ہوا تھا۔ لیکن میں نے خود یہاں آکر جو کچھ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا اسے بیان کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ یہ جماعت بہت اچھی پیاری اور پُرامن ہے اور خوشی کی بات یہ ہے کہ میں نے اسے اپنی فیملی کے ساتھ دیکھا ہے۔ جو آدمی بھی اس جلسہ میں شامل ہوا ہے اس کے لیے میری نیک تمنائیں ہیں۔

☆ تھامس صاحب نے خود 2013 میں بیعت کی تھی جبکہ ان کی اہلیہ نے اپنے دونوں بچوں کے ساتھ حضور انور سے شرفِ ملاقات کے بعد احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کیا اور بیعت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہوئیں۔ تھامس صاحب کی اہلیہ نے کہا کہ میں جماعت میں شامل ہو کر اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ ایک بہتر زندگی کا آغاز کر رہی ہوں۔

جلسہ میں شامل ہونے والے مہمان اور نومبائع احباب کے تاثرات

جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والے غیر از جماعت دوست اور بعض نومبائعین حضور انور کے خطابات اور جلسہ کے انتظامات اور ماحول سے غیر معمولی متاثر ہوئے اور اس پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ ان میں سے چند مہمانوں کے تاثرات درج ذیل ہیں:

☆ ایک عربی النسل مسلمان دوست خالد میاز صاحب جو ریڈ کراس تنظیم کیساتھ کام کرتے ہیں وہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں جب اپنے غیر مسلم دوستوں کو اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سنتا تھا تو مسلمانوں کی باہمی منافرت اور جھگڑوں کی وجہ سے میں اسلام کا دفاع نہیں کر پاتا تھا۔ آج اس جلسے میں آپ کی جماعت کے اجتماعی اور انفرادی امن و محبت اور باہمی یگانگت کو دیکھ کر اور آپ کے افراد میں خلیفہ کے لیے محبت اور اطاعت کا مشاہدہ کر کے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے کہ میں نے ایک ایسی جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے جس کے افراد پر امن ہیں۔ جن کا اجتماع منظم ہے اور جن کا لیڈر خدا رسیدہ وجود ہے۔ اب میں آپ کی مثال بڑے اعتماد سے اپنے غیر مسلم دوستوں کو پیش کر کے ان کے اسلام پر اعتراضات کا دفاع کر سکتا ہوں۔ اور میں نے خلیفہ وقت کی فوٹو بھی کھینچی ہے جو میں اپنے عرب رشتہ داروں کو دکھاؤں گا کہ خدا کا خلیفہ یہ ہے۔

☆ ایک جرمن دوست مشائیل فیشر صاحب جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اس جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے اخبار میں پڑھتا رہتا تھا کہ احمدی امن پسند لوگ ہیں۔ لیکن میرے دل میں آتا تھا کہ امن کا دعویٰ تو اور بھی بہت سے لوگ کرتے ہیں اب یہاں آکر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ امن کے دعوے اور عملی مطابقت کی گواہی صرف اس جلسہ میں ہی مل سکتی ہے جہاں لوگ پیار محبت سے خود بھی وقت گزار رہے ہیں اور آنے والے دیگر لوگوں کو بھی خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ اتنا بڑا اجتماع اتنا پُرامن ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ورنہ تو کہیں پانچ سو آدمی بھی اکٹھے ہوں تو لڑائی ہو جاتی ہے۔ میں جلسہ میں شامل ہو کر اور آپ کے اس پُرامن ماحول کو دیکھ کر آپ کے امن کے دعوے کی تصدیق کرتا ہوں۔

☆ ایک خاتون ماریا جوزے صاحبہ جن کا اصل تعلق جنوبی امریکہ سے ہے اور برلن میں طالبہ علم ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرا اس سے پہلے اسلام یا احمدیت سے کوئی تعارف نہیں تھا۔ پیرا گوئے کے مربی سلسلہ کی بیگم کے ذریعہ مجھے جماعت کے بارہ میں علم ہوا اور مجھے پتا لگا کہ جرمنی میں جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوتا ہے۔ چنانچہ میں جلسے میں شرکت کیلئے آ گئی۔ یہاں آکر میں بہت حیران ہوئی کہ اتنی قوموں، نسلوں اور رنگوں کے لوگ ایسی یگانگت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ہر طرف امن اور سکون کی فضا ہے۔ سب لوگ مطمئن ہیں۔ کسی کو بھی کوئی خوف نہیں۔ میرے لئے ایسے پُرامن اجتماع میں شرکت ایک نیا تجربہ ہے اور میری خواہش ہے کہ میں برلن واپس جا کر جماعت احمدیہ کی مسجد سے رابطہ کروں اور اس جماعت کیساتھ تعلق مزید مضبوط کروں۔ مجھے آپ لوگوں میں شامل ہو کر ایک دلی اطمینان ملا ہے۔

☆ ایک جرمن خاتون ماراسی اگالا جماعت کیساتھ مستقل رابطہ میں ہیں۔ وہ جلسہ کے دوران بیعت کے پروگرام میں شامل ہوئیں۔ اس کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے سوال تو تقریباً ایک ایک کر کے سارے حل ہو گئے ہیں اور بیعت میں آپ کے خلیفہ کے وجود میں ایسی کشش اور روحانیت محسوس کی ہے کہ اب مجھے لگتا ہے کہ میں اب زیادہ دیر مہمان بن کر نہیں آؤں گی بلکہ اب میری خواہش ہے کہ میں خود بھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ موصوفہ کہنے لگیں: حضور کے خطاب کے ہر لفظ کی میرا دل اور دماغ تصدیق کرتا ہے اور جب دل اور دماغ میں اس قدر اتفاق ہو تو پھر بیعت کر لینی چاہئے۔

☆ میسیڈونیا کی ایک سوشل ویلفیئر کی تنظیم میں کام کرنے والی تین خواتین نتالیا صاحبہ، اولی کک لیوا صاحبہ اور ماریجا صاحبہ جلسہ میں شامل ہوئیں۔ ان خواتین نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہمارے اردگرد وہاں بہت سے مسلمان رہتے ہیں مگر اسلام کی یہ قسم اور اس کا ایسا معاشرتی مظاہرہ ہمارے لئے بالکل غیر متوقع ثابت ہوا۔ ہم نے آپ کے افراد اور آپ کی تعلیمات اور آپ کی لیڈر شپ کو دیکھا ہے اور ہم اس احساس کے ساتھ واپس جائیں گی کہ وہاں کے مسلمانوں کو آپ کی جماعت کا تعارف کروا سکیں۔ یہ جماعت اور اس کے جلسے دیگر مسلمانوں کیلئے نمونہ ہیں اور ایسی پُرامن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہے کہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے۔ اس دفعہ تو ہم کسی کی دعوت پر یہاں آئے ہیں مگر ہمیں امید ہے کہ آئندہ ہم مہمانوں کو ساتھ لے کر آئیں گی اور آپ کی جماعت کا تعارف میسیڈونیا کے مسلمانوں کو ہم جا کر خود کرائیں گے۔

☆ لاٹویا سے ایک عیسائی دوست مائیکولس صاحب جو کہ طالب علم ہیں اور مذاہب پر تحقیق میں دلچسپی رکھتے ہیں انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں مذہب میں گہری دلچسپی رکھتا ہوں اور اسی وجہ سے آپ کی جماعت کی تعلیمات کو پڑھا اور اب اس کا عملی اظہار دیکھ رہا ہوں۔ مجھے آپ کی تعلیمات اور آپ لوگوں کا طرز عمل مثبت اور پرکشش ہی لگتا ہے۔ میں نے جلسے میں شامل ہونے والے لوگوں میں ایک روحانی لگن محسوس کی ہے۔

☆ لاٹویا سے ایک جرنلسٹ خاتون اگسٹین صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں گزشتہ چھ ماہ سے اسلام کے مختلف فرقوں پر ایک پروجیکٹ پر کام کر رہی ہوں۔ میں استنبول بھی گئی تھی اور وہاں مختلف اسلامی فرقوں سے ملی ہوں۔ لیکن یہاں امام جماعت احمدیہ کو دیکھ کر میرے دل کی جو کیفیت ہوئی اس کو بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ میں نے خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے دوران پوچھا کہ اس وقت ملائیت اور انتہا پسندی کا کیا علاج ہے؟ تو انہوں نے دو لفظوں میں ہی اس مشکل سوال کا مکمل جواب دے دیا۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا ایسے مسائل کا واحد حل Right Education ہے۔ واقعی ان مسائل کا صحیح تعلیم ہی حل ہے۔

☆ لاٹویا سے قرطبہ یونیورسٹی کی پروفیسر لولی ڈیاز صاحبہ نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں زندگی میں پہلی بار مسلمانوں کے اتنے بڑے جلسے میں شامل ہوئی ہوں۔ میں نے امام جماعت احمدیہ کو پہلی مرتبہ جب قریب سے دیکھا تو وہ لمحہ میرے لئے ایک روحانی تجربہ تھا جس کی کیفیت تو مجھے زندگی بھر یاد رہے گی مگر میں اس کو بیان کرنے لگوں تو الفاظ اور جذبات میرا ساتھ نہیں دیتے۔ میرا یقین ہے کہ یہ جماعت اور اس جماعت کے خلیفہ دیگر مسلمانوں سے بالکل مختلف وجود ہیں

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

اور میں اس فرق کو اپنی روح میں محسوس کرسکتی ہوں۔

☆جلسہ میں ایک 13 سال کے بچے نے اپنی والدہ، بھائی، خالہ اور اپنی والدہ کی ایک دوست کے ساتھ شرکت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ: میں جلسہ پر اکیلا جانا چاہتا تھا لیکن میری والدہ نے میری کم عمری کی وجہ سے مجھے اکیلا بھیجنے سے انکار کردیا۔ کیونکہ وہ جلسہ اور جماعت کے بارہ میں کچھ نہیں جانتی تھیں۔ پھر ہمارے ساتھ جماعت احمدیہ کے ایک عرب احمدی نے رابطہ کیا اور میری والدہ سے بات کی اور ان کو اطمینان دلایا اور جلسہ اور جماعت کے متعلق بتایا۔ میں نے جلسہ میں بہت کچھ سیکھا۔ اخلاق، سچائی، احمدیوں کی وحدت......میں نے کوئی غلط بات نہیں دیکھی اور میں نے عربوں کے اجتماع میں احمدیوں کی اپنے خلیفہ سے محبت ملاحظہ کی اور جب خلیفہ احمدیوں کے سامنے سے گزرتے ہیں تو بعض خوشی کی وجہ سے رونا شروع ہوجاتے تھے۔ ان کی اپنے خلیفہ سے اس محبت کا نظارہ میں نے دیکھا۔ ان کی والدہ کہتی ہیں: انشاء اللہ یقیناً میں اگلے سال بھی آؤں گی۔ ہماری خدمت بہت اچھے انداز سے کی گئی۔ بعض اوقات جب شادیوں یا پارٹیوں میں جن میں صرف چند سو لوگ شامل ہوتے ہیں تو وہاں کے باتھ رومز اور پارٹیوں کی جگہ انتہائی گندی ہوتی ہے لیکن جلسہ میں اس قدر لوگوں کی تعداد کے باوجود ہم نے ہر چیز باتھ رومز، کھانے کی ٹیبلز، یہاں تک کہ صحن مستقل صاف پایا۔ جہاں تک احمدی مردوں اور احمدی خواتین کی بات ہے میں نے ان میں سچائی اور انسانیت پائی۔ خصوصاً اس جنگ کے بعد جس میں ہم اپنے ملک میں رہ رہے تھے اس جنگ نے ہمیں یہ سکھا دیا ہے کہ اچھے اور برے میں تمیز کرسکیں۔ میں آپ کی شکرگزار ہوں کہ آپ نے ہمارے گھروں سے روانہ ہونے سے لے کر واپس پہنچنے تک ہمارا بہت خیال رکھا۔

☆ایک سیرین دوست مکرم اکرم الدومانی صاحب بیان کرتے ہیں: مجھے جماعت احمدیہ کا تعارف تقریباً ایک ماہ قبل احمدیوں کی ایک تبلیغی میٹنگ میں ایک دوست کے ذریعے سے ہوا۔ وہاں میں نے پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کے متعلق سنا۔ پھر میں اپنی فیملی کے ساتھ جلسہ پر آگیا۔ لوگ بہت اچھے اور مہمان نواز تھے۔ جماعتی عقائد کے متعلق بہت محبت اور شفقت سے بات چیت کرتے تھے۔ ایک چیز جسے میں جلسے میں معجزہ خیال کرتا ہوں، وہ یہ کہ اتنی بڑی تعداد ہونے کے باوجود تینوں دن ایک مرتبہ بھی آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ حج میں بھی کبھی کبھار لوگ آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ لیکن یہاں میں نے کسی کو ایک دوسرے کے خلاف اونچی آواز میں بھی بات کرتے ہوئے مشاہدہ نہیں کیا۔ ایک اور بات بھی جسے میں معجزہ ہی سمجھتا ہوں وہ یہ کہ احمدی مہمان عورتوں کی طرف اخوت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ میری بیوی نے بھی مجھے کہا کہ میں نے کسی کو گندی نظر سے دیکھتے ہوئے نہیں پایا۔ جب خلیفہ عربوں سے ملے تو میں چاہتا تھا کہ میں ان سے شام میں لاپتا اپنے بھائی کے متعلق دعا کی درخواست کروں۔ کیونکہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ خلیفہ ایک صالح انسان ہیں اور انکی دعا اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوتی ہے۔

☆ایک شامی خاتون رھاف الیوسف بیان کرتی ہیں کہ جلسہ بہت اچھا تھا۔ میں نے فیس بُک پر جماعت کا تعارف حاصل کیا۔ پھر میں نے جلسہ پر آنے کا ارادہ کیا تا کہ میں جماعت کے بارہ میں مزید جان سکوں۔ میں نے خطابات سنے اور بعض سوالات بھی پوچھے جن میں سے بعض جوابات حقیقت پر مبنی تھے اور بعض کے متعلق مجھے مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ آپ لوگ حقیقت میں بہت سچے ہیں اور آپ کے پاس ہی حقیقی تقویٰ اور ایمان ہے۔ میں نے آپ لوگوں میں محبت اور امن پایا اور ہمیں یہاں بہت محبت اور احترام ملا۔

☆ایک عرب نومبائع نور الدین الجمعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کچھ عرصہ پہلے جامعہ احمدیہ جرمنی میں عربوں کی ایک میٹنگ کے بعد بیعت کی۔ میرا یہ پہلا جلسہ تھا۔ میں اتنی بڑی تعداد کی توقع نہیں کر رہا تھا۔ اس چیز نے مجھے اندر سے بدل کر رکھ دیا۔ میرے لئے بہت خوش کن سرپرائز اس وقت ہوا جب مجھے علم ہوا کہ بیعت کے وقت میں سب سے آگے بیٹھوں گا اور مجھے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ میرا ہاتھ امیر المومنین کے ہاتھ مبارک میں ہو گا۔ جب امیر المومنین ہال میں داخل ہوئے تو وہاں موجود لوگوں نے نعرے لگانے شروع کردیئے تو میں کانپنے لگ گیا اور خوف محسوس کرنے لگا۔ لیکن جب امیر المومنین وہاں پہنچ گئے تو میرا خوف جاتا رہا......جلسہ کے اختتام پر اب میں کہہ سکتا ہوں کہ زندگی میں مَیں نے پہلی مرتبہ حقیقی اسلام دیکھا اور نماز کی پابندی پہلے سے زیادہ کرنے لگا ہوں اور اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی پاتا ہوں۔

☆ایک سیرین نومبائع نوجوان ابراہیم الخلف بیان کرتے ہیں: جلسہ میں ہر چیز ہی پیاری تھی۔ گویا ہم کسی اور ہی دنیا میں ہیں۔ جب امیر المومنین عربوں سے ملے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے امیر المومنین کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لینے کا موقع دیا۔ میرے لئے یہ ایک بہت بڑی بات تھی۔ جلسہ کے بعد امیر المومنین نے نومبائعین سے ملاقات کی اور میں بھی وہاں موجود تھا۔ میرے لئے اس وقت سب سے اہم چیز یہ تھی کہ میں امیر المومنین کے ساتھ ہوں۔ صرف ایک چیز جس کا جلسہ کے دوران مجھے بہت غم تھا وہ یہ کہ میری بیوی میرے ساتھ نہیں تھی وہ بھی حضور کے ہاتھ پر بیعت کرتی۔ اُس کی بھی جلسہ پر آنے کی شدید خواہش تھی مگر حاملہ ہونے کی وجہ سے سفر کرنا مشکل تھا۔ اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں۔ ہم نے تین دن مسلسل جماعت احمدیہ کے روحانی دسترخوان سے روحانی کھانا کھایا۔ الحمدللہ۔

☆ایک اور سیرین دوست محمد العلی بیان کرتے ہیں: میں دوسری مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ اس سال جلسہ کے انتظامات زیادہ منظم تھے۔ مبلغین اور کام کرنے والے پہلے سے زیادہ چست نظر آئے یہاں تک کہ صبح ہوٹل سے لے کر جلسہ گاہ تک اور شام کو جلسہ گاہ سے ہوٹل جانے تک احمدی بس میں مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیتے رہے اور جماعت کے عقائد بیان کرتے رہے۔ امسال سب سے خوبصورت اور منفرد چیز خلیفہ کی عرب احمدیوں اور مہمانوں سے ملاقات تھی۔ میں تمام منتظمین اور خدمت کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

☆اسامہ ابومحمد حلبی بیان کرتے ہیں کہ جلسہ میں اتنی زیادہ حاضری کے باوجود تنظیم سازی بہت اچھی تھی اور امن کیلئے تمام احتیاطی تدابیر بروئے کار لائی گئیں اور اتنی کثیر تعداد کے باوجود ان کی خدمت مثالی تھی۔ ہمارے احمدی بھائیوں نے ضیافت اور رہائش میں بہت خوبصورت انداز سے ہماری خدمت کی۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان کے ہر قول اور فعل میں وہ سچائی نظر آئی جو ہم بہت سے اسلامی فرقوں میں معدوم پاتے ہیں۔ میں احمدی تو نہیں لیکن آپ لوگوں کے تمام کاموں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

☆بلجیم سے Akjoua Somia صاحبہ جن کا تعلق مراکش سے ہے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئیں۔ ایک سال زیر تبلیغ رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئیں ہیں۔ موصوفہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ حضور انور کا خطاب بڑا ایمان افروز تھا۔ حضور انور کے خطابات اور ہدایات نے میرے اندر تبدیلی پیدا کی۔ میری ساری پریشانی اور ڈر جاتا رہا اور میں نے اپنے اندر ایک نئ تبدیلی محسوس کی اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

☆بلجیم کے ایک دوست مکرم یوسف الغنی صاحب نے بیان کیا: جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت میرے لئے بہت انوکھا تجربہ تھا کیونکہ اس جلسہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور باقی مقررین کی تقاریر بھی بہت عمدہ تھیں۔ میرے بچے بھی میرے ساتھ آئے تھے۔ بچے بھی اس جلسہ سے بے حد محظوظ ہوئے۔ جب ہم جلسہ کے بعد واپس جانے لگے تو بچے کہنے لگے کہ کیا ہم یہاں مزید نہیں ٹھہر سکتے۔ یہی جلسہ کی خاصیت ہے کہ جو اس میں شامل ہوتا ہے اس کا دل کرتا ہے کہ یہ مبارک ایام کبھی بھی ختم نہ ہوں۔ جماعت کے تمام لوگ بہت اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر رہے تھے جو کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملتا۔

☆فرانس میں مقیم آئیوری کوسٹ کے ایک احمدی جماندے آدما جن کے والد احمدی تھے لیکن ان کا اپنا رابطہ جماعت سے ٹوٹ گیا تھا وہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: جرمنی جلسہ کے تین دن جو میں نے محسوس کیا وہ ناقابل بیان ہے۔ گویا مجھے نئ زندگی مل گئی۔ میں اپنے حقیقی خاندان سے ملا۔ مجھے اس روحانی وراثت کا شعور ہوا جو میرے والد مرحوم نے میرے لئے چھوڑی تھی۔ جب میں نے اپنے بھائیوں کو بتایا تو وہ بھی بے حد خوش ہوئے اور میری جلسے کی تصاویر دیکھ کر رشک کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کیساتھ دوبارہ رابطہ ہونے پر میری آنکھوں میں شکر کے آنسو ہیں۔

☆الجزائر کے ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ کی بہترین مہمان نوازی پر بہت شکرگزار ہوں۔ جماعت احمدیہ کے گھر کی زیارت کا تجربہ بہت حسین تھا۔ آپ سب نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس روز، جب نہ اولاد کسی کے کام آئے گی اور نہ ہی مال کسی کے کام آئے گا سوائے اس کے جو قلب سلیم لیکر خدا کے حضور حاضر ہوا، نیکیاں آپکے پلڑے میں ڈالے۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کیساتھ بھی میری ملاقات بہت زبردست رہی۔ ان میں مجھے ایک روحانی قائد نظر آیا جو مرشد، مربی، ہمدرد اور انسانی اقدار کا حامل اور امن وسلامتی سے پیار کرنے والا ہے۔

☆مشرقی جرمنی کی صوبائی پارلیمنٹ سے تعلق رکھنے والی گرین پارٹی کی ممبر آسٹریڈ ورٹھے بائنلیش صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: سب سے پہلے میں تو اس جلسہ کی دعوت پر آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جب اس جلسہ میں شامل ہوئی جہاں لوگوں کی اتنی بڑی تعداد تھی تو مجھے لگا کہ شاید میں عیسائیوں کے کسی اجتماع میں ہوں لیکن یہ تو مسلمانوں کا جلسہ تھا۔ وہ بھی ایسے مسلمان جن سے مجھے عزت، اخوت اور بھائی چارہ جیسے جذبات دیکھنے کو ملے۔ سب سے زیادہ میرے دل پر اس بات کا اثر ہوا کہ جلسہ میں مختلف اقوام کے لوگ شامل تھے اور سب ایک دوسرے کیساتھ پیار اور محبت کا سلوک کر رہے تھے۔ میں اگلے سال بھی اس جلسہ میں شامل ہونا چاہوں گی اور کوشش کروں گی کہ زیادہ سے زیادہ وقت جلسہ میں گزاروں اور جلسہ کے مختلف پروگراموں سے مستفیض ہوسکوں۔ امام جماعت احمدیہ کا یہ خطاب سننے کا بھی موقع ملا۔ ان کی روشن خیالی، فراست اور دور بینی نے میرا دل مرعوب کردیا ہے۔ ایک بات جس کا مجھ پر سب

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سے زیادہ اثر تھا وہ ایک خدا کا تصور ہے جو مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں اور ساری کائنات کا خدا ہے اور پھر یہ کہ انسان دنیا میں جس مرضی رنگ ونسل کا ہو لیکن تمام انسان برابر ہیں اور تمام انسانوں کے حقوق بھی برابر ہیں۔ انہوں نے جس انداز سے دہشت گردی اور انتہا پسندی کا ذکر کیا اس سے میرے دل میں ایک سکون پیدا ہوا۔ اس حقیقی اخوت اور اخلاص سے بھرپور امن پسند مسلمانوں کے اجتماع میں شمولیت میں کبھی نہیں بھول سکتی۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک جماعت احمدیہ کی پُرامن تعلیمات کا پیغام پہنچے اور اس سلسلہ میں مَیں آپ کی ہر ممکن مدد کروں گی۔

☆آسٹریا کے ایک نومبائع نوجوان عزیزم ابوبکر رحیمی صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف کو قبول احمدیت کی وجہ سے اپنے والدین کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا ہے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ میں شرکت سے پہلے مجھے اس بات کا احساس تو تھا کہ جلسہ سالانہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے لیکن جلسہ میرے اندازے اور توقعات سے بڑھ کر برکات اور روحانی فوائد اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔ اگر مجھے پہلے سے پتا ہوتا کہ جلسہ کا ماحول اتنا مقدس اور روحانی ہے تو پہلے سے ہی اس میں شرکت کیلئے میں اپنے آپ کو روحانی طور پر تیار کرتا۔ وہ لوگ جو اندرونی تیاری کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے انہوں نے اس سے زیادہ فیض حاصل کیا۔ اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے۔ اگلے سال میں روحانی تیاری کے ساتھ آؤں گا اور پورا سال اس کیلئے اپنے آپ کو تیار کروں گا تا کہ اگلے سال میں بھی زیادہ سے زیادہ جلسہ کی برکات سے مستفیض ہوسکوں۔ موصوف نے جب پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دیدار کیا تو کہنے لگے کہ حضور تو مجسم نور ہیں۔ آپ سے نکلنے والی نور کی شعاعیں سورج کی شعاعوں کی طرح اپنے اندر انتہائی طاقت رکھتی ہیں۔ جب آپ چل رہے تھے تو ایسے لگا کہ روشنی کا ایک دائرہ ہے جو اپنے ماحول کو منور کرتے ہوئے بڑی تیزی کیساتھ چل رہا ہے۔ آپ کی نظر میں بھی بڑی قوت ہے۔ آپ جب پاس سے گزرے تو مجھے لگا کہ حضور انور نے مجھ پر بھی نظر کرم فرمائی ہے۔ یہ لمحہ میرے لئے بہت قیمتی تھا۔ میں اس کو کبھی بھول نہیں سکتا۔

☆ایک مہمان Mirko Walter صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: باوجود اتنے رش اور گرمی کے ہر جگہ لوگ ایک دوسرے کی عزت کرتے ہی نظر آئے۔ میں نے بے شمار لوگوں سے ہاتھ ملایا اور ان سے تعارف ہوا۔ یہ لوگ جس انداز سے عزت سے پیش آئے اس میں کہیں بھی بناوٹ یا مبالغہ نہیں تھا بلکہ اس میں ایک سچائی نظر آئی۔ جماعت احمدیہ کے امام عورتوں کی طرف بھی گئے اور وہاں عورتوں کو خطاب کیا اور ان عورتوں کو جنہوں نے پڑھائی میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی تھی انہیں انعامات سے بھی نوازا۔ انہوں نے بتایا کہ عورتیں اگر کام کرتی ہیں تو یہ پیسہ ان کا اپنا ہے اور اگر مرد کام کرتا ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ سب کا خیال رکھے۔ عورتیں زیادہ طاقتور ہیں اس لئے ان پر بچوں کو سنبھالنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، نہ کہ اس وجہ سے کہ وہ کمزور ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مرد اتنا مشکل کام کر ہی نہیں سکتے۔ پھر دوسرے روز امام جماعت احمدیہ نے جس رنگ میں اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کی وہ بھی حیران کن تھا۔ کہیں بھی مجھے یہ نہیں لگا کہ وہ اپنے مؤقف کو نرمی کیساتھ پیش کرنے کیلئے تکلف سے کام لے رہے ہیں۔ یہاں جلسہ میں شامل ہو کر اور خلیفہ کو دیکھ کر مجھے اب علم ہوا ہے کہ احمدی اپنے خلیفہ کی اتنی عزت کیوں کرتے ہیں۔ یقیناً وہ ایک ہی متاثر کرنے والی شخصیت ہے۔ ایک نیک اور محترم انسان ہیں۔ ان کی باتوں سے ہی ان کی خوبیاں واضح ہوجاتی ہیں۔ وہ اپنا عقیدہ نہایت واضح اور آرام سے بیان کرتے ہیں خواہ موضوع کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ احمدی تعلیم پر بہت زور دیتے ہیں اور جو لوگ جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں انہیں بھی کہتے ہیں کہ پہلے جماعت کے بارہ میں تفصیل کے ساتھ مطالعہ کریں اور اس کے بعد جماعت میں شامل ہوں۔ اسی طرح ایک بڑی تعداد میں لوگ مل کر جب اپنے خدا کو پکار رہے ہوتے ہیں تو یہ منظر بھی بہت خوبصورت اور دل کو ہلا دینے والا ہوتا ہے۔ اس کا بیان ممکن ہی نہیں۔

☆سویٹزرلینڈ کے ایک مہمان جیمز لنڈنر جن کا عیسائی فرقہ The Church of Jesus Christ of Latter Day Saints کے ساتھ تعلق ہے انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سنے تو ایک احمدی دوست کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں آپ کے خلیفہ سے آٹوگراف لینا چاہتا ہوں۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ کے دل میں آٹوگراف لینے کا خیال کیسے آیا تو کہنے لگے کہ اس آدمی کے اندر واقعی کچھ خاص بات ہے۔ جو کچھ اس نے کہا بالکل سچ کہا۔ جب میں ان کا خطاب سُن رہا تھا تو مجھے لگ رہا تھا کہ ان کے اندر سے روح القدس کی آواز آرہی ہے۔

☆دو زیر تبلیغ مہمان Hrtem-Selutin صاحب اور Oner Ozdenir صاحب کو جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کا شیڈول بتایا گیا تو بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے: امام جماعت احمدیہ صرف قیام امن کی باتیں ہی نہیں کرتے بلکہ عملی طور پر امن پھیلانے کیلئے کوشاں ہیں۔ ان کی تقریر سے بھی بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ ان کے چہرے پر بہت زیادہ نور اور امن نظر آتا ہے۔

جب انہیں جلسہ گاہ میں وقار عمل کا بتایا گیا تو بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اس مادی دور میں کون اپنا مال اور وقت خرچ کرتا ہے۔ یہاں ہر ایک والنٹیئر عاجزی اور انکساری کی زندہ تصویر ہے۔ ہم نے مسلمانوں کے بہت سے فرقے دیکھے ہیں لیکن جماعت احمدیہ سے بہتر اور اچھا کوئی فرقہ نہیں ہے۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کی میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جرمنی کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بڑے وسیع پیمانے پر کوریج ہوئی۔ جلسہ کے پہلے دن نماز جمعہ کے بعد پریس کانفرنس ہوئی جس میں انٹرنیشنل، نیشنل اور لوکل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹ اور نمائندے شامل ہوئے۔

انٹرنیشنل میڈیا میں اٹلی، میسڈونیا، آسٹریا، برازیل اور بلجیم کے TV اور اخبارات کے نمائندے تھے۔ نیشنل لیول پر جرمنی کے 4 ٹی.وی سٹیشن اور 3 پرنٹ میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔ لوکل لیول پر ایک TV، ایک ریڈیو اور 4 پرنٹ میڈیا کے نمائندے تھے۔

مجموعی طور پر جرمنی میں جلسہ سالانہ کے تینوں ایام کی کوریج ہوئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 5 ٹی وی چینل، 3 ریڈیو چینل اور 61 اخبارات اور دیگر پرنٹ میڈیا کے ذریعہ 5 کروڑ 92 لاکھ 56 ہزار 513 افراد تک پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ انٹرنیشنل میڈیا میں آئندہ ہفتہ تک جو کوریج متوقع ہے اسکے ذریعہ انکے viewership کے مطابق 4 کروڑ 13 لاکھ 12 ہزار افراد تک پیغام پہنچے گا۔

ماضی کے برعکس امسال میڈیا نے اس مرتبہ محض معلومات نہیں دیں بلکہ چند ایک رپورٹرز نے جلسہ گاہ میں گھوم پھر کے مختلف لوگوں سے انٹرویو کئے ہیں اور شعبہ امور خارجہ کے کارکنان، لجنات، پارکنگ، رجسٹریشن وغیرہ پر موجود عام احمدیوں سے بھی انٹرویو کئے اور ان کا ذکر کیا ہے۔ کم وبیش تمام نمائندے جو حضور انور کے ساتھ پریس کانفرنس میں شریک تھے کم ازکم 3 گھنٹے جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ مختلف جگہوں پر جا کر انٹرویو کرتے رہے۔ گو آرٹیکل کی جگہ محدود ہو لیکن ان جرنلسٹ نے تفصیلی نوٹس لئے۔ ایک رپورٹر نے کئی گھنٹے کی آڈیو ریکارڈنگ کی۔ اردو تقاریر اور تلاوت بھی ریکارڈ کی۔

☆ZDF+TV نے خبر دیتے ہوئے حضور انور کے اس جملہ اور اس کا ترجمہ پیش کیا ہے کہ ''میں آپ سے مذہبی طریق کے مطابق ہاتھ تو نہیں ملاتا لیکن جب بھی آپ کو ضرورت ہوگی یا کوئی مسئلہ آئے گا تو آپ مجھے اپنی مدد کیلئے صف اول میں پائیں گے۔'' یہی جملہ متعدد دیگر اخبارات مثلاً KA-Nachrichten نے بھی لکھا۔ اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عورتوں سے خطاب کا بھی خلاصہ درج کیا۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دوسرے روز کے خطاب میں سے بھی بعض امور کا ذکر کیا۔

☆جرمنی کے Baden-TV نے انٹرنیٹ پر جلسہ کی منفی خبروں پر منفی comments لکھنے والوں کو ایک ویڈیو تبصرہ کے ذریعہ بہت اچھا جواب دیا ہے جس میں انہوں نے جماعت کے ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

☆جرمنی کے ایک اور مشہور اخبار Tagesspiegel میں کافی لمبا آرٹیکل شائع ہوا۔ اس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تبلیغی مہمانوں کیساتھ خطاب کو بھی quote کیا۔ نیز عورتوں کے حوالہ سے لکھا کہ عورتوں کو وہاں ہدایت کی گئی تھی کہ غیر ضروری طور پر اِدھر اُدھر نہ گھومیں بلکہ پردہ کا خیال رکھیں۔ اگر کوئی عورت چہرہ نہیں ڈھانپ سکتی تو وہ میک اَپ وغیرہ نہ کرے۔

☆میڈیا کی بھاری اکثریت نے جماعت کے امن پسند ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اخبار Sueddeutsche Zeitung نے لکھا: مرزا مسرور احمد نے قرآن کی پُرامن تشریح پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جنگیں کرنا کبھی بھی اسلام کا مطمح نظر نہیں رہا۔ ہم جنس پرستی کے متعلق انہوں نے کہا کہ قرآن ایسے تعلقات کی ممانعت کرتا ہے لیکن ہم جنس پرستوں پر ظلم نہیں کرنا چاہئے۔ یہی بات دیگر اخباروں اور پرنٹ میڈیا نے بھی لکھی۔

☆ایک رپورٹر نے بتایا: مجھے سب سے اچھی بات یہ لگی کہ خلیفہ نے ہر سوال کا سیدھا اور براہ راست جواب دیا۔ سیاستدانوں کی طرح اِدھر اُدھر کی باتیں نہیں کیں۔ اپنی توجہ سوال پر قائم رکھی۔

☆الاسلام ویب سائٹ پر جلسہ کی کوریج: جلسہ سالانہ کی کارروائی MTA جرمن سٹوڈیو کے تعاون سے مسلسل اَپ لوڈ کی جاتی رہی۔ سنٹرل پریس اینڈ میڈیا آفس کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز بھی اَپ لوڈ کی گئی۔

☆ سوشل میڈیا پر بھی جلسہ کی کوریج کے حوالے سے کارروائی کی گئی۔ جس میں فیس بُک پر 32 پوسٹ شائع ہوئیں جو 4 لاکھ 20 ہزار لوگوں نے دیکھیں اور 36 ہزار لوگوں نے ان posts کو پسند کیا اور ان پر تبصرہ وغیرہ کیا۔ اسی طرح Twitter پر بھی جلسہ کے حوالہ سے 5 لاکھ 36 ہزار لوگوں نے جلسہ کے tweets دیکھے اور 5 ہزار 800 لوگوں نے retweet کیا۔

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

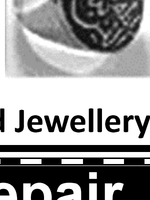

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 اگست 2017 کو صبح 11 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب مرحوم، بالہم، یو.کے)

27 اگست 2017 کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم مولانا محمد شریف صاحب مرحوم (سابق مبلغ سلسلہ بلاد العربیہ) کی بھانجی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی اور انہیں بہترین تعلیم دلوائی۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ شاہدہ حامد صاحبہ (اہلیہ مکرم زین الدین حامد صاحب، سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

26 جولائی 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش قادیان مرحوم کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، غریب پرور، بہت کفایت شعار اور نیک خاتون تھیں۔ لجنہ کی طرف سے آپ کو جو بھی ڈیوٹی سونپی جاتی انتہائی خوش دلی اور خندہ پیشانی کے ساتھ اسے بجالاتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے تینوں بچے تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ جن میں سے بڑے بیٹے مکرم ناصر الدین حامد مربی سلسلہ ہیں اور نظارت تعلیم مین خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) مکرمہ سعید فاطمہ صاحبہ

(اہلیہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مرحوم، قادیان)

21 اگست 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوبہ یوپی کے پرانے احمدی مکرم بابو عبدالرزاق صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ جنہوں نے 1934 میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ مرحومہ نصرت گرلز ہائی اسکول کی سینئر ٹیچر تھیں اور وہیں سے ریٹائر ہوئی تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، اعلیٰ اخلاق کی مالک، چندوں میں باقاعدہ اور ہر دینی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کی سچی وفادار اور نظام جماعت کی اطاعت گزار تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا لطیف احمد خالد یادگار چھوڑا ہے جو نظارت تعلیم کا کارکن ہے۔

(3) مکرمہ نوال الحصنی صاحبہ

(اہلیہ مکرم نصوح المسکی صاحب، سکندرون، ترکی)

9 اگست 2017 کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم منیر الحصنی صاحب سابق امیر جماعت بلاد عربیہ کی بھتیجی، مکرم عبدالرؤف الحصنی صاحب سابق صدر جماعت سیریا کی بیٹی اور مکرم عمار المسکی (واقف زندگی ایم.ٹی.اے، لندن) کی والدہ تھیں۔ زمانہ طالب علمی سے تبلیغ کا بیت شوق تھا۔ اساتذہ کو اختلافی مسائل بالخصوص وفات مسیح پر لاجواب کر دیا کرتی تھیں۔ جب حضرت مصلح موعودؓ دمشق تشریف لے گئے تو آپ نے خاندان کی خواتین مبارکہ کی ترجمانی کی توفیق پائی۔ جب ایم.ٹی.اے کا آغاز ہوا اور آپ کو پتا چلا کہ اس پر دو گھنٹے عربی پروگرام ''لقا مع العرب'' آتا ہے تو اپنا زیور بیچ کر ڈش لگوائی جو اس وقت بہت مہنگی آتی تھی۔ پروگرام ''لقا مع العرب'' کی ریکارڈنگ کر کے غیر احمدیوں کو دیا کرتی تھیں اور تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتی تھیں۔ اپنے بچوں کی بڑی اچھی تربیت کی اور انہیں مکرم منیر الحصنی صاحب کا درس سننے کیلئے ساتھ لے جایا کرتی تھیں۔ بہت صابرہ، سخی اور ہر دلعزیز شخصیت کی مالک تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آخر دم تک اپنے چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتی رہیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم بشیر احمد شیدا صاحب (گرین فورڈ، یو.کے)

14 اگست 2017 کو 81 سال کی عمر میں ہمبرگ (جرمنی) میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 1962 میں پاکستان سے یو.کے شفٹ ہوئے اور مڈل سیکس میں جماعت کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ اس کے بعد یو.کے میں مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ جلسہ سالانہ پر بہت محنت اور شوق سے مہمانوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ چندہ جات اور دیگر مالی تحریکات میں دل کھول کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کا مطالعہ کرنے کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ ڈاکٹر فاطمہ زہراء صاحبہ

(اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بدر، قادیان)

24 اگست 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ برہمن بڑھیا (بنگلہ دیش) کے ایک پرانے احمدی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ نور ہسپتال میں ہفتہ میں ایک یا دو دن ڈیوٹی کرتی تھیں۔ وفات سے کچھ دن قبل بھی نور ہسپتال میں آکر متعدد OPD مریضوں کو دیکھا۔ باحیا، پردہ دار، تہجد گزار اور خلافت سے اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والی بہت نیک فطرت خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے تینوں بیٹوں کی اچھی تربیت کی اور انہیں نظام وصیت میں شامل کروایا۔

(6) مکرم شاہد اقبال گورایہ صاحب

(ابن مکرم اقبال احمد ناصر گورایہ صاحب، وان، کینیڈا)

30 جولائی 2017 کو جھیل میں ڈوبنے سے 28 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے بہت مخلص نوجوان تھے۔ لوکل مجلس میں قائد کے طور پر خدمت کی توفی پائی۔ اسی طرح جلسہ سالانہ 2015 یوکے پر وقف عارضی کر کے وائنڈ اَپ کے کام میں معاونت کرنے کے علاوہ حضور انور کے دورہ کینیڈا 2016 کے دوران سیکورٹی کی ڈیوٹی بھی بجالاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

(7) مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب (بلیک برن، یو.کے)

13 اگست 2017 کو مانچسٹر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ٹاؤن شپ لاہور میں زعیم انصار اللہ اور جماعت ہیلی فیکس (یو.کے) میں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اولاد کی بہترین تربیت کی اور انہیں اچھی تعلیم دلوائی۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح فرمودہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 ستمبر 2015ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ فارعہ نورین بنت مکرم ندیم عالم صاحب کا ہے جو عزیزم فرخ احمد ارشد متعلم جامعہ احمدیہ یوکے کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا لڑکا جامعہ احمدیہ یوکے کا طالب علم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلدی مربی بن کے نکلیں گے۔ شادی بیاہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے عمومی طور پر ہر فریق کو تقویٰ پہ چلنے کی طرف توجہ دلائی ہے جیسا کہ ان آیات سے ثابت ہے۔ پھر ایک دوسرے کے رِحمی رشتوں کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ سچائی پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آئندہ کے اپنے اعمال کو دیکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ کس طرح تم نے آپس میں بھی زندگی گزارنی ہے اور پھر بچوں کی تربیت کس طرح کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کس طرح حاصل کرنی ہے۔

پس ایک عام مسلمان کے یہ فرائض ہیں جن کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، لڑکے کو بھی، لڑکی کو بھی۔ ان کو دیکھتے ہوئے وہ شخص جو اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کر رہا ہو، جس نے جا کے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد تعلیم وتربیت کے فرائض سر انجام دینے ہوں، تبلیغ کرنی ہو اس کو خاص طور پر ان باتوں کو سامنے رکھنا چاہئے کہ یہ تربیتی پہلو سب سے پہلے گھر سے شروع ہوتے ہیں۔ جہاں اپنے اعمال کی طرف نظر رکھے، اپنی بیوی کی تربیت کی طرف توجہ دے اور پھر آئندہ پیدا ہونے والی نسل کی تربیت کی طرف توجہ دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ اگر مرد تمام اسلامی احکام کا پابند ہو اور ان کو بجا لا رہا ہو اور پھر وہ عورت کو نصیحت کرے یا کسی کو بھی نصیحت کرے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔ لیکن خاص طور پر جب اپنی بیوی کو نصیحت کرے تو اس نصیحت کا اثر ہوگا۔ اگر خود عمل نہیں کر رہا تو بیوی الٹا آگے کہہ سکتی ہے کہ یہ یہ خامیاں اور کمزوریاں تمہارے میں ہیں پہلے اپنی اصلاح کرو۔

پس اس لحاظ سے ایک مربی کی بہت بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ اس نے اپنے گھر سے تربیت شروع کرنی ہے اور ایک نمونہ بننا ہے۔ اسی طرح جو لڑکی مربی سے شادی کے لئے تیار ہوتی ہے اس کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف مربی کا کام ہی دین کی خدمت کرنا نہیں، ایک واقف زندگی کا کام ہی دین کی خدمت کرنا نہیں، صرف اس نے ہی قربانی نہیں دینی بلکہ جو اس رشتہ میں منسلک ہو رہی ہے، جو بیاہ کر ایک مربی اور ایک واقف زندگی کے گھر آرہی ہے اس کا بھی کام ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور ایک واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے جہاں اپنی تربیت کی طرف توجہ دے وہاں اپنے آپ کو دوسروں کے لئے نمونہ بنائے اور ان کی تربیت کی طرف بھی توجہ دے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ایک واقف زندگی کی بھی اور اس کی بیوی کی بھی، کیونکہ افراد جماعت اس سے توقع رکھتے ہیں۔ عورتیں اس سے توقع رکھیں گی کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا، رہن سہن اسلامی طریق کے مطابق ہو۔ اس کی بات چیت میں ایک رکھ رکھاؤ ہو، سنجیدگی ہو۔ سنجیدگی سے یہ مراد نہیں کہ مذاق کرنا منع ہے بلکہ ایسی باتیں ہوں جو اسلامی روایات کے مطابق ہوں۔ مذاق بھی کیا جا سکتا ہے، ہلکے پھلکے لطائف بھی ہوتے ہیں، لیکن کبھی ایسی باتیں نہیں ہونی چاہئیں جہاں یہ اظہار ہو رہا ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کی بدخوئی کر رہی ہے، اس سے بدظنی کر رہی ہے۔ پس اگر یہ چیزیں ہمارے اندر قائم ہو جائیں، ہمارے مربیان میں، ہمارے واقفین زندگی میں قائم ہو جائیں، ہمارے گھروں میں قائم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دنیا بھی ہمارے لئے ایک جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ اللہ کرے یہ رشتہ جو آج قائم ہو رہا ہے، جن کے نکاح کا مَیں اعلان کرنے لگا ہوں یہ ہر لحاظ سے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ اور ہر لحاظ سے ایک واقف زندگی شوہر اور ایک واقف زندگی شوہر کی بیوی بننے کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اب مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 18 اگست 2017)

......☆......☆......☆......

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop.MirAhmedAshfaq
Cell: 9701226686, 7702164917,7702164912
A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

جماعتی رپورٹیں

جلسہ تعلیم القرآن

جماعت احمدیہ شولا پور صوبہ مہاراشٹر میں ماہ اگست میں مختلف جماعتوں میں جلسہ تعلیم القرآن منعقد کیا گیا۔ جماعت مالوئڈی میں مورخہ 2 اگست 2017 کو جلسہ تعلیم القرآن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کورفالے، گولپلی، سورڈی، چینچولی، شولا پور اور اچھل کونجی میں بھی جلسہ تعلیم القرآن منعقد ہوا۔
(شیخ اسحٰق، مبلغ انچارج شولا پور)

جماعت احمدیہ آدی پور ضلع کچھ کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مورخہ 5 اگست 2017 کو آدی پور شہر کے مرکز میں فلیکس بورڈ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ورلڈ کرائسز اینڈ دِی پاتھ وے ٹو پیس کا تعارف اور ٹول فری نمبر لگایا گیا جس سے وسیع پیمانے پر جماعت کی تبلیغ ہوئی۔ بہت سے دوستوں نے اپنی دکانوں پر ایم.ٹی.اے. انٹرنیشنل لگا کر اس کے پروگرام دیکھے۔ اس تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مسلم تنظیموں کی طرف سے شدید احتجاج بھی ہوا اور انہوں نے سڑک پر اُتر کر مخالفت کی۔ اس مخالفت کے ذریعہ دور دراز تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ مورخہ 28 اگست 2017 کو احمدیہ مسجد گاندھی دھام حلقہ کارگو میں مکرم مولانا احسان خان صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم کے بعد مکرم احسان خان صاحب نے نماز کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 29 اگست 2017 کو تولانی کالج آف آرٹس اینڈ سائنس میں ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی۔ جس میں خاکسار کو بھی Peace and Justice provided in different Scriptures کے موضوع پر لیکچر کی دعوت دی گئی تھی۔ اس لیکچر کو سننے کیلئے بی.اے اور بی.ایس.سی تھرڈ ایئر کے طلباء اور کالج کے لیکچرار، پروفیسر صاحبان اور ڈاکٹر سوشیل دھرمانی پرنسپل کالج موجود تھے۔ کالج کے ایک پروفیسر نے خاکسار اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ بعدہ خاکسار نے اپنا لیکچر پیش کیا۔ اس کے بعد ایک مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ خاکسار نے حضور انور کی کتاب ورلڈ کرائسز کا تعارف کرایا۔ نیز جماعت احمدیہ کا ٹول فری نمبر بھی دیا۔ اس تقریب میں مکرم احسان خان صاحب مبلغ انچارج بھاؤنگر بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے دُور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔
(نوید الفتح، مبلغ انچارج کچھ صوبہ گجرات)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ممبئی

مورخہ 27 اگست 2017 بروز اتوار مجلس انصار اللہ ممبئی کا لوکل اجتماع ممبئی مشن میں منعقد ہوا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ صبح 9 بجے افتتاحی پروگرام کا آغاز زیر صدارت مکرم مبشر احمد صاحب زعیم انصار اللہ ممبئی ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شمیم احمد خان صاحب نے کی۔ عہد زعیم انصار اللہ ممبئی مکرم مبشر احمد صاحب نے دہرایا۔ نظم مکرم عبادت الحق خان صاحب نے پڑھی بعدہ خاکسار نے اجتماع کی غرض و غایت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ ظہر و عصر کی نماز کے بعد اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم مبشر احمد صاحب زعیم انصار اللہ ممبئی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید منور الدین صاحب ظہیر نے کی۔ عہد صدر اجلاس نے دہرایا۔ نظم مکرم عبادت الحق خان صاحب نے پڑھی بعدہ مکرم مولوی عطاء المجیب لون صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ تقسیم انعامات اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع کی خبریں درج ذیل سات اخبارات میں شائع ہوئیں۔ دینک وِدربھ، اخبار نامہ، وِدربھ کی لہریں، ہند سماچار، روزانہ سچ دی پٹاری، اکالی پترکا، پنجاب ٹائمس۔
(سید عبد الہادی کاشف، مبلغ انچارج ضلع ممبئی)

یوم تبلیغ

جماعت احمدیہ نلگنڈہ میں مورخہ 18 اگست 2017 کو جماعتی عہدے داران پر مشتمل ایک وفد نے تحصیل ترملہ گیری اور اروا پلی کا دورہ کر کے علاقہ کے حکومتی افسران کو جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا اور لیف لیٹس دیئے گئے۔ اسی طرح مورخہ 19 اگست 2017 کو ضلع کھمم کی تحصیل اینکور اور کاماپلی و ضلع ہیڈ کوارٹر کوتہ گودم کے سرکاری افسران سے مل کر انہیں جماعت کا پیغام پہنچایا اور لیف لیٹس دیئے۔
(شبیر احمد یعقوب، مبلغ انچارج کھمم و نلگنڈہ)

جماعت احمدیہ شموگہ میں مورخہ 11 ستمبر 2017 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ صبح 11 بجے دعا کے ساتھ تبلیغی وفد روانہ ہوا۔ سکرے بیل پہنچ کر گھر گھر لٹریچر تقسیم کئے گئے اور جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا۔ اسی طرح گاؤں کے اردو اور کنڑ میڈیم اسکولز میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ گجنور ڈیم کے قریب کالج کے پرنسپل اور اساتذہ سے ملاقات کی گئی اور انہیں احمدیہ مسلم جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔
(عبد الواحد خان، مبلغ سلسلہ شموگہ)

اعلان دعا

مکرم قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری صاحب امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ صوبہ کرناٹک و نمائندہ اخبار بدر چند دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ موصوف کی مکمل صحت یابی کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔
(محمد جاوید احمد، انسپکٹر اخبار بدر)

میری اہلیہ محترمہ ڈاکٹر فاطمہ زہرا صاحبہ مرحومہ!

(ڈاکٹر عبد الرشید بدر قادیان)

افسوس! خاکسار کی اہلیہ ڈاکٹر فاطمہ زہرا صاحبہ مرحومہ لیڈی ڈاکٹر نور ہسپتال قادیان مورخہ 24 اگست 2017 کو صبح اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ 1957 میں سلہٹ بنگلا دیش میں انتہائی نیک احمدی خاندان میں مکرم چوہدری عبد المتین صاحب اور مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ آف برہمن بڑیہ کے گھر پیدا ہوئیں اور مکرم مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب درویش قادیان کی بڑی بہو بنیں۔ آپ نے MBBS اور GYNE کی ٹریننگ بطور فارن سٹوڈنٹ دہلی کے لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج سے 1980 میں حاصل کی۔ آپ موصیہ، باحیا، پردہ دار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار نیک خاتون تھیں۔ توکل علی اللہ اور خلافت سے وفاداری کا اعلیٰ نمونہ تھیں۔ پرائیویٹ پریکٹس کرتیں مگر معمولی فیس سے مریضوں کی بہترین کیئر اور خدمت کرتیں اور خندہ پیشانی اور ہمدردی سے پیش آتیں۔ 2006 میں حضور انور قادیان آمد کے موقع پر جب ہمارے گھر تشریف لائے تو آپ کی آمد کا سن کر دوڑتی ہوئی حضور کی خدمت میں پہنچیں۔ دمہ کا عارضہ تھا جو بڑھتے بڑھتے دل پر اثر کر گیا تھا، مگر کسی پر اس کا اظہار نہ ہونے دیا۔ 2006 میں حضور انور کے ارشاد پر نور ہسپتال میں ایک دو روز ہر ہفتہ میں وقت دیتی رہیں۔ پھیپھڑوں کی تکلیف کے باعث اکثر آکسیجن پر رہنے کی وجہ سے پرائیویٹ پریکٹس تو بند کر دی تھی مگر نور ہسپتال سے بہت پیار تھا اور آخر دم تک ہر سوموار نور ہسپتال میں مریض دیکھتیں۔ یہاں تک کہ بیماری کے تشویش ناک ہونے کے ایک سوموار پہلے تک بہت خوش تھیں کہ اس دن انہوں نے 40 مریض دیکھے مگر گھر جا کر رنگ نیلا پڑ گیا۔ آکسیجن لگائی گئی مگر اس کے بعد آہستہ آہستہ طبیعت بگڑتی گئی۔ امرتسر میں ICU میں VENTILATOR پر مصنوعی سانس دلایا گیا مگر پانچویں دن گردے، ہارٹ اور سانس فیل ہونے اور SEPTICEMIA کی وجہ سے 24 اگست 2017 کی صبح کو اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ عجیب حسن اتفاق تھا کہ اسی تاریخ 24 اگست کو 35 سال پہلے حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک میں خاکسار کے ساتھ ان کے نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔

آپ کو دوسروں کو تعلیم دلانے اور سکھانے کا بہت شوق تھا۔ وقف نو کی ڈاکٹر کو اپنے ساتھ رکھتیں اور خوب پیار سے سکھاتیں اور اکثر کہتیں کہ میرے بعد یہ مریض دیکھا کریں گی۔ بچوں کی اعلیٰ تربیت کی اور خوب تعلیم دی۔ بڑا بیٹا سڈنی میں انجینئر، دوسرا امریکہ میں سرجن اور تیسرا انڈیا میں انجینئرنگ کے آخری سال میں ہے۔ تینوں بیٹوں کی وصیت بھی کروائی۔ خود بھی موصیہ تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ باوجود بنگالی ہونے کے بڑی محنت سے اردو سیکھی۔ اکثر کہا کرتی تھیں کہ جو مزا حضورؑ کی اردو کتابیں پڑھنے کا ہے وہ ترجمہ میں کہاں! اس لیے بچوں اور بنگالی احباب کو کہتیں کہ اردو امام مہدی کی زبان ہے، ضرور سیکھو نہیں تو انگریز سیکھ کر تم سے آگے نکل جائیں گے۔

قادیان میں آپ کا رشتہ ہونا بھی بہت ایمان افروز تھا جو آپ کے سسر مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب کی ایک رویا کی بناء پر ہوا۔ خود ان کے لیے بھی یہ واقعہ کسی معجزہ سے کم نہ تھا۔ 1980 میں MBBS کے آخری سال انہوں نے وطن واپس جانے سے پہلے قادیان کی زیارت کا فیصلہ کیا اور اپنے ساتھ ایک زیر تبلیغ ایرانی ہم کلاس لیڈی ڈاکٹر کو بھی امام مہدی کے مقام اور ان کے پوتے مرزا وسیم احمد صاحب سے ملاقات کروانے کے لیے قادیان پہنچیں۔ مرزا وسیم احمد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ بہشتی مقبرہ، مساجد اور بیت الدعا میں بھی دونوں دعا کے لیے گئیں۔ ان کی ایرانی سہیلی نے بتایا کہ انہوں نے اپنے بھائی کی جیل سے رہائی اور امتحانوں میں کامیابی کے لیے دعا کی ہے۔ اور میری اہلیہ سے پوچھا کہ تم نے کیا دعا کی ہے؟ میری اہلیہ نے جواب دیا کہ میں تو قادیان دار الامان امام مہدی کی بستی میں خاص سکون محسوس کر رہی ہوں۔ میں نے دعا کی ہے کہ خدایا تو مجھے یہیں بسا دے گو کہ میں بنگلہ دیش کی ہوں۔ سہیلی نے کہا کہ تم تو کہا کرتی تھی کہ سرجن سے شادی کروں گی، اس چھوٹے سے گاؤں میں سرجن تو کیا تمہیں گریجوئیٹ بھی مشکل سے ملے گا۔ ڈاکٹر فاطمہ نے جواب دیا، قادیان کے لیے میں کسی عام احمدی سے بھی شادی کے لیے تیار ہوں پر یہاں کی ہو کر رہنا چاہتی ہوں۔ چنانچہ کچھ عرصہ میں ہی ان کی ایرانی سہیلی کے بھائی کی جیل سے رہائی ہو گئی اور امتحانوں میں بھی کامیابی مل گئی۔ اور ان کی ہم کلاس ایرانی ڈاکٹر یہ دیکھ کر حیران ہوئیں کہ ڈاکٹر فاطمہ کی شادی بھی ایک ایسے سرجن سے ہوئی جو قادیان میں پیدا ہوا، پلا بڑھا یعنی خاکسار ابن مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش سابق ایڈیٹر بدر۔

ڈاکٹر فاطمہ نے اس کے بعد بنگلہ دیش کو بھلا کر قادیان کی درویشانہ زندگی اختیار کر لی اور قادیان کی ہی ہو کر رہ گئیں اور 35 سال میں صرف دوبار ہی میکے گئیں۔ قادیان سے ان کے پیار کو اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح نوازا کہ آج وہ مسیح پاک کی تربت پاک والے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت 31 اگست 2017 کو صبح گیارہ بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر دیگر مرحومین کے ساتھ آپ کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا۔

اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے سوگوار وارثین پر رحمت اور مغفرت کی نظر ڈالے اور اپنی رضا و خوشنودی کی آغوش میں ہمیشہ ہمیش کے لیے رکھے آمین۔

......☆......☆......☆......

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

وصــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگرکسی صاحب کوکسی وصیت پرکوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کومطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8416: میں فیروز بی.ایم ولد مکرم علی کویا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42سال تاریخ بیعت 2009، ساکن 15/247بی.ایم ہاؤس، موگا تھر صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/اپریل 2017وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/25,000روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگرکوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد ایم.پی العبد: فیروز بی.ایم گواہ: ایس.وی.شبیل احمد

مسل نمبر 8417: میں محی الدین کویا ٹی.وی ولد مکرم بیرن کویا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 62سال تاریخ بیعت 1981، ساکن ٹی.وی ہاؤس ڈاکخانہ حلوہ بازار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگرکوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد ایم.پی العبد: محی الدین کویا گواہ: اے.پی محی الدین کویا

مسل نمبر 8418: میں محمد سعد یو.کے ولد مکرم موسیٰ یو.کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26سال تاریخ بیعت 2013، ساکن Unniram Kandi House ڈاکخانہ Kottappally (Vatakara) صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/جون 2017وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگرکوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ٹی حمزہ رشال العبد: محمد سعد یو.کے گواہ: سائل احمد پی.پی

مسل نمبر 8419: میں آصف علی ولد مکرم احسان علی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن نزد مدینہ مسجد، چمداگھر، مدن گنج، کشن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/جولائی 2017وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگرکوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: احسان علی العبد: آصف علی گواہ: واجد علی

مسل نمبر 8420: میں یاسمین ناز زوجہ مکرم منور علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26سال تاریخ بیعت 2013، ساکن WCL 83/2 کالونی، بلّارپور، چندراپور، صوبہ مہارشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/جون 2017وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 112 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 24 تولہ، حق مہر: -/2,51,000روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگرکوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منور علی الامۃ: یاسمین ناز گواہ: ایس ایچ علی

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s: 9906928638
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا: شیخ سلطان احمد ایسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly BADAR Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 5-October-2017 Issue No. 40

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

انصار اللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 ستمبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ یو.کے کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے اس حوالے سے میں انصار کو ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں اور وہ ہے نماز۔ نماز ہر مؤمن پر فرض ہے لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہونا چاہئے کہ ہر دن کے بڑھنے سے میری زندگی کے دن کم ہو رہے ہیں ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ وقت تیزی سے آ رہا ہے جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں ہمارے ہر عمل کا حساب کتاب ہونا ہے۔ پس ایسی حالت میں ایک مؤمن کو ہر اس شخص کو جس کو مرنے کے بعد کی زندگی اور یوم آخرت پر ایمان ہے فکر ہونی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے بندوں کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں جب اپنی کوشش کے مطابق یہ حقوق ادا کر رہے ہوں۔ نماز کے پڑھنے کی طرف جب بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے تو اس طرف توجہ دلائی کہ نماز میں باقاعدگی بھی ہو، تمام نمازیں وقت پر ادا ہوں اور باجماعت ادا ہوں۔ نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے۔ اور نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی نماز کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنا ہے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ باوجود اس کے کہ انصار کی عمر ایک پختہ اور سنجیدگی کی عمر ہے نماز باجماعت کی طرف اس طرح توجہ نہیں ہے جس طرح ہونی چاہئے۔ پس انصار اللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو بلکہ ہر ناصر کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کا عادی ہو۔ سوائے بیماری اور معذوری کی صورت کے نماز باجماعت ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر قریب کوئی مسجد اور نماز سینٹر نہیں ہے تو علاقے کے لوگ کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں اگر یہ سہولت بھی نہیں تو گھر کے افراد مل کر نماز باجماعت پڑھیں اس سے بچوں کو بھی نوجوانوں کو بھی نماز اور باجماعت نماز کی اہمیت کا احساس ہوگا۔ پس انصار اللہ حقیقی رنگ میں انصار اللہ تبھی بن سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے اور اس پر عمل کرنے اور کروانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

نمازوں کو باقاعدگی سے اور بالالتزام پڑھنے کے بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب ہی کچھ نہیں اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔

پھر نماز کی حقیقت اور اہمیت اور اس کی ضرورت اور نماز کی کیا کیفیت ہونی چاہئے ان باتوں کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: نماز کیا ہے؟ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے اس کے غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا تسبیح اور تحلیل میں مصروف ہو بلکہ اس میں انسان کا اپنا فائدہ ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ عبادت میں جس قسم کا مزہ آنا چاہئے وہ مزہ نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ اب انسان جب عبادت کے لئے ہی پیدا ہوا ہے تو پھر ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اعلیٰ درجے کا لذت اور سرور بھی ہونا چاہئے۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ نے صرف پیدا کیا اور کوئی مقصد نہیں اس کا یا اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے یا سرور نہیں اس میں حاصل ہو رہا تو کس طرح انسان کر سکتا ہے وہ کام۔ مثلاً دیکھو اناج اور کھانے پینے کی تمام چیزیں انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا۔ کیا اس ذائقے اور مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں ہے۔ خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں ہے اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔ جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے اسی طرح پر ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کمبخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پاتا۔ پس ہمیں ہم میں سے جو بھی ہیں ایسے ان کو فکر کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ارکان نماز جو ہیں قیام ہے، رکوع ہے، سجدہ ہے، قعدہ ہے، یہ ساری حالتیں نماز میں اس لئے رکھی گئی ہیں کہ اس مقصد کو حاصل کیا جائے اس روح کو حاصل کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمال آداب اور کمال تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں صرف ہاتھ باندھ لئے رکوع میں چلے گئے سجدے میں چلے گئے بیٹھ گئے اگر صرف نقال کی طرح اٹھک بیٹھک ہی کرنی ہے نقل ہی اتارنی ہے اور فرمایا اسے ایک بار گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جائے تو تمہی بتاؤ اس میں کیا لذت اور حظ آ سکتا ہے اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی؟ نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پرتو اس پر نہیں پڑتا اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوا اللہ سے اسے انقطاع تام ہو جاتا ہے اس وقت خدائے تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام صلوۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوۃ ہے جو سیئات کو بھسم کر جاتی ہے۔ اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستے کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے اور ہر ایک قسم خس و خاشاک و ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے۔ اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ میں نہیں اس کے دل میں ایک روشن چراغ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کی حفاظت کیوں کی جائے اور نماز کیوں پڑھی جائے کیا اللہ تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی ضرورت ہے اکثر لوگوں کے ذہنوں میں یہ بھی سوال اٹھتے ہیں آجکل کے دہریت کے اثر کی وجہ سے اٹھتے رہتے ہیں۔ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں وہ تو غنی عن العالمین ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اسی لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اسکی ہلاکت کے درپے رہے تو اسکا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کے بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اگر تم اپنی نماز کو باحلاوت اور پرذوق بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اپنی زبان میں کچھ نہ کچھ دعائیں کرو مگر اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ نمازیں تو ٹکر مار کر پوری کر لی جاتی ہیں پھر لگتے ہیں دعائیں کرنے۔ اس سے ظاہر تو یہی لگتا ہے کہ نماز تو ایک ناحق کا ٹیکس ہوتا ہے اگر کچھ اخلاص ہوتا ہے تو نماز کے بعد میں ہوتا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ نماز خود دعا کا نام ہے جو بڑے عجز انکسار خلوص اور اضطراب سے مانگی جاتی ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی صرف دعا ہی ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دعا ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: فرائض نمازوں کے ساتھ تہجد کی تاکید بھی آپ نے فرمائی اور انصار اللہ کو تو خاص طور پر اس کا بھی التزام کرنا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا۔ تہجد میں خاص طور پر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بباعث ملازمت کے ابتلا آ جاتا ہے۔ دنیاوی کاموں میں بھی تکلیفیں اٹھا رہے ہوتے ہیں اگر نماز کے لئے تھوڑی سی تکلیف اٹھا لو تو کیا حرج ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بدوں مشقت و محنت کے دکھائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ حقیقی توحید کس طرح پوری ہوتی ہے فرمایا۔ توحید تبھی پوری ہوتی ہے کہ کل مرادوں کا معطی تمام امراض کا چارہ اور مدار وہی ذات واحد ہو۔ جب تک انسان کامل توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی اور نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک برے ارادے ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلم اور افضل ترین نظریہ نماز ہی ہے۔ فرمایا میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی توحید پر قائم ہونے اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے اور پرسرور نمازیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ غیر اللہ کو اپنا معبود بنانے کی بجائے ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی معبود بنانے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad